ٹائیٹل پیج بار اوّل

حجۃ اللہ

مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام

قادیان دارالامن والامان

۲۴؍ذی الحجۃ

سنہ ۱۳۱۴ھ

الاعلان فاسمعوا یا اهل العدوان

ایها الناظرون اعلموا رحمکم الله ورزقکم رزقا حسنا من التفضلات الجلیة والالطاف المخفیة ان هذه رسالتی قد تمت بالعنایة الالٰہیة محفوفة بالاسرار الانیقة الربانیة۔ ومشتملةً علٰی محاسن الادب۔ و الملح البیانیة فکانہا حدیقة مخضرّةٌ تغرد فیہا بلابل علٰی دوحته الصفا۔ وتصبی ثمراتہا قلوب الأدباء۔ ومن امعن فیہا باخلاص النیّة وصدق الطویّة۔ فلا شک انه یقر بفصاحة کلمتہا۔ و براعة عباراتہا۔ ویقر بانہا اعلٰی و املح من التدوینات الرسمیّة۔ و علیہا طلاوة اکثر من المقالات الانسانیة۔ واما الذی جُبل علی سیرة النقمة والعناد۔ فیجحد بفضلہا و یترک متعمدًا طریق القسط و السّداد ولو کانت نفسه من المستیقنین فنحن نقبل الاٰن علٰی زمر تلک المنکرین۔ ولقد وعیت اسماءهم فیما سبق من ذکر المکفرین و المکذبین۔ اعنی شیخ البطالة و امثاله من المفسقین المفسقین۔ فلینا ضلونی فی هذا اولو متظاهرین بامثالهم۔ و لیبرهنوا علٰی کمالهم و الاکشفتُ عن سبہم و اخزیتہم فی اعین جہالهم ومن یکتب منہم کتابا کمثل هٰذه الرسالة۔ الٰی ثلثة اشہر او الی الاربعة فقد کذّبنی صدقًا وعدلًا و اثبت اننی لستُ من الحضرة الاحدیة فہل فی الحی حیّ یقضی هذه الخطة۔ وینجی من التفرقة الامة۔ ولیستظہر بالادباء ان کان جاهلا لا یعرف طرق الانشاء۔ ولیعلم انه من المغلوبین۔ وسیذهب الله ببصره ببرق من السماء۔ فیغشیه کما یغشی الاحجار عین الحرباء ویطفیء وطیس المفترین۔ ایہا المکذبون الکذابون۔ مالکم لا تجیئون ولا تناضلون وتدعون ثم لا تبارزون ویل لکم ولما تفعلون یمعشر الجٰہلین۔

المعلن غلام احمد القادیانی

۲۶ مئی ۱۸۹۷ء

ضمیمہ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — حجۃ اللہ

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَکْفَرَہٗ

ایّھا النّاظرون۔ والادباء المنقدون۔ انتم تعلمون۔ انّی کتبتُ من قبل
اے بینندگان وادیبان درمغشوش وغیرمغشوش فرق کنندگان شما می دانید کہ من پیش ازیں چند کتابہا
اے دیکھنے والو اور کلام کے کھوٹے اور کھرے میں فرق کرنیوالو تم جانتے ہو کہ مَیں نے پہلے اس سے چند کتابیں

ھٰذا کتبًا فی العربیّۃ۔ وزیّنتھا کالبُیُوت المشیّدۃ المُزدانۃ۔ ورئیتم انّھا تحکی
درعربی نوشتہ ام وآں کتاب ہا را چناں زینت دادم کہ خانہ ہا زینت دادہ و بلند کردہ میشوند
عربی میں لکھی تھیں اور اُن کتابوں کو مَیں نے ایسی زینت دی تھی جیسا کہ گھروں کو زینت دیا جاتا اور بلند

الدُّرر العمّانیۃ۔ وتحسی الدرر العرفانیۃ۔ وکنتُ اتوقع انّ العلماء یعدّونھا من
وشما دیدہ اید کہ آں کتابہا در ہائے عمانی را میمانند و شیرہ ہائے معرفت مینوشانند و من توقع میداشتم کہ علماء آں تالیفہا را از جملہ نشانہا
کیا جاتا ہے۔ اور تم نے دیکھا ہے کہ وہ کتابیں عمانی موتیوں سے مشابہت رکھتی ہیں اور معرفت کا دودھ پلاتی ہیں اور مَیں امید رکھتا تھا کہ مولوی لوگ

الاٰیات۔ ویعقدون لزوری حُبُک المنطاق بصحۃ النیّات۔ ومَا زلتُ
خواہند شمرد۔ و برائے دیدن من ازار بند یا رچہ کمر خود بصحت نیت خواہند بست ومن ہمیشہ دل خود
ان کتابوں کو منجملہ نشانوں کے شمار کرینگے اور میرے دیکھنے کیلئے اپنی کمر کو صحت نیت کے ساتھ باندھینگے اور مَیں ہمیشہ اسی امید

اُسلّی بالی بھٰذا الامل۔ حتّٰی وجدتُّھُم فاسد النیّۃ والعمل۔ وبدا انّ فراستی قد اخطأت
را بدیں امید بے غم میکردم۔ تا آنکہ اوشاں را نیت وعمل تباہ یافتم وظاہر شد کہ فراست من خطا کرد
کے ساتھ دل کو تسلّی دیتا تھا۔ یہانتک کہ مَیں نے انکو نیّت اور کام میں خراب پایا۔ اور ظاہر ہوگیا کہ میری فراست

واعین العلماء ما انفتحت۔ وترٰی الیاس وآثار الرجاء انقطعت۔ وبلغ الامر
وچشمہائے علماء کشادہ نشدند ونومیدی ظاہر شد ونشان امید منقطع شدند۔ وکار بجائے رسید
خطا گئی۔ اور مولویوں کی آنکھیں نہیں کھلیں اور نومیدی ظاہر ہوگئی اور امید کی نشانیاں منقطع ہوگئیں اور اس حد تک

الیٰ حین انّ الشیخ الذی ھو للطالبین کسدّ۔ زریٰ علیٰ مقالی۔ و

کہ شیخ بٹالہ کہ برائے طالبان مثل دیوار مانع است ۔ بر کلام من عیب جوئی کرد۔ و

نوبت پہنچ گئی کہ شیخ بٹالہ جو طالبوں کے لئے ایک روک ہے میری کلام پر اُس نے نکتہ چینی کی

تکلم فی اقوالی۔ وقال ان ھو الّا قول رقیق وما ھو بکلام جزل۔ بل

در سخن من کلام کرد۔ وگفت شک نیست کہ آں قول زشت است و کلامے خوب نیست۔ بلکہ

اور کہا کہ وہ قول رکیک ہے اچھا نہیں بلکہ

کسقط وھزل۔ ولیس من غرر البیان۔ ولا من محاسن الکنایات

سخن بے فائدہ وبیہودہ است و بیانے واضح ومحاسن کنایات نیست

غلط اور بیہودہ ہے اور بیان واضح اور عمدہ کلام نہیں ہے

والتبیان۔ وکلما رصّعتُ فی کتبی من جواھر العربیّۃ۔ والنوادر

وآں تمام جواہر عربیہ ونوادر ادبیہ

اور وہ تمام جواہر عربیہ اور نوادر ادبیہ اور لطائف

الادبیّہ۔ واللطائف البیانیۃ۔ والنکات المبتکرۃ المصیبۃ۔ اراد

ولطایف بیانیہ ونکات دلکش کہ در کتاب خود نشاندہ بودم۔ این

بیانیہ اور دلکش نکتے کہ میں نے اپنی کتابوں میں لکھے اس مُفسد نے

المفسد المذکور انْ یُطفی نورھا۔ ویمنع ظھورھا۔ ویجعل الناس

مفسد خواست کہ آں ہمہ نور را منطفی کند و از ظاہر شدن باز وارد ومردم را از

چاہا کہ اُن کے نُور کو بجھادے اور ظاہر ہونے سے روکے اور لوگوں کو

من المنکرین۔ او المرتابین۔ ومع ذالک ادّعی انّہ فی الادب رحیب

منکراں یا شک کنندگان کند و باایں ہمہ دعویٰ کرد کہ او در علم ادب فراخ دست

منکروں یا شک کرنیوالوں میں سے کردے۔ اور پھر اسکے ساتھ یہ دعویٰ بھی کیا کہ وہ علم ادب میں

الباع۔ خصیب الرباع۔ ومن المتفردین۔ وکذالک خدع الناس

وبسیار مالدار است واز آناں ہست کہ متفرد ہستند وہمچنیں بہ تلبیس ہائے خود

فراخ دست اور بہت مالدار ہے اور ان لوگوں میں سے ہے جو یگانہ ہوتے ہیں اور اسی طرح اپنی حق پوشی سے

بتلبیساته - واضحك الاطفال بخزعبلاته - وجاء بمین ور
مردم را فریب داد و بکارہائے باطل خود اطفال را بخندانید و دروغ صریح
لوگوں کو دھوکہ دیا اور اپنے باطل کاموں سے لڑکوں کو ہنسایا اور صریح جھوٹ
مبین - وجئنا بلولوء رَطب فما استجاد - ونفضنا علیه عجمات
آورد و ما مروارید تازہ آوردیم پس جید و خوب ندانست و برو درختہائے خرما فشاندیم
لایا - اور ہم تازہ موتی لائے پس اُس نے انکو اچھا نہ سمجھا اور ہم نے درخت کھجور
فما استحلا ثمارنا وما اری الوداد - بل زاد بخلا وعنادا کالمستکبرین
پس بر ما را شیریں ندانست و دوستی ننمود بلکہ در بخل و عناد ہمچو متکبراں زیادہ شد
اس پر جھاڑی پس اُس نے انکو شیریں خیال نہ کیا بلکہ متکبروں کی طرح بخل اور عناد میں
وقال ان کتب هذا الرجل مملوّة من الاغلاط والاغلوطات - ومبعّدة
وگفت کہ کتابہائے ایں شخص از غلطی ہا پُر ہستند واز لطائف
بڑھ گیا - اور کہا کہ اس شخص کی کتابیں غلطیوں سے پُر ہیں اور لطائف
من لطائف الادب ومُلَح المحاورات - ولیست کماء معین - فما حکم
ادب و نمکینی محاورات دُور داشتہ شدہ اند و ہمچو آب رواں نیستند پس بچیزے
ادب اور نمکینی محاورات سے خالی ہیں اور صاف پانی کی طرح نہیں ہیں - پس
بما وجب بل اخفی الحق ومنع وحجب - وتصدّی لخداع العوام
حکم نکرد کہ واجب بود بلکہ حق را پوشیدہ کرد واز مردم باز داشت و برائے فریب دادن عوام پیش آمد
وہ بات نہ کی جو واجب تھی بلکہ سچ کو چھپایا اور لوگوں کو روکا اور عوام کو دھوکہ دیا
بعد ما شُغف بالکلام - وکان یعلم ان کتم الشهادة ماثمة - وتکذیب
بعد ز انکہ بکلام من فریفتہ شد واو میدانست کہ گواہی پوشیدہ کردن گناہ است - و تکذیب
بعد اِس کے کہ میری کلام پر فریفتہ ہُوا - اور وہ خوب جانتا تھا کہ گواہی کا پوشیدہ کرنا گناہ ہے اور
الصادق معصیة - ولکنه آثر الدنیا علی الاخرة - والنفس الامّارة
صادق معصیت است مگر او دُنیا را بر آخرت اختیار کرد و نفس امّارہ را
صادق کی تکذیب معصیت ہے - لیکن اُس نے آخرت کو چھوڑا اور دُنیا کو اختیار کیا - اور نفس امّارہ کو

عَلَی الحضرۃ الاحدیّۃ - و اراد اللہ ان یرفعہ فاخلد الی الارض
برحضرت احدیت مقدم داشت - و خدا تعالیٰ خواست کہ او را بردارد پس او ہمچو فاسقاں سوئے
حضرت احدیت پر مقدم رکھا - اور خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اُس کو اُٹھاوے پس وہ فاسقوں کی طرح
کالفاسقین - ولیس فی نفسہ جوھر من غیر تصلف کالنسوان - و
زمین میل کرد و در ہر نفس او بجز لاف زنی ہمچو زناں و
زمین کی طرف جھک گیا - اور اس میں بجز لاف زنی کے اور بغرض دھوکہ زبان آرائی
خدع الناس بتزویق اللسان - وانّہ من المزوّرین - یرید ان یُطفأ
آراستن زبان برائے فریب دادن مردم ہیچ جوہرے نیست و او از دروغ آرایان است ارادہ میکند کہ از ظلم
کرنے کے اور کوئی جوہر نہیں اور وہ جھوٹ کو آرایش دینے والوں میں سے ہے - ارادہ
نورًا - ظلمًا وزورًا - و یزید الناس زھقا وکفورا - و یصرف عن
و زور نور را بمیراند و مردم را در ظلم و کفر زیادہ کند و جاہلاں را ز حق
کرتا ہے کہ نور کو بجھا دے - اور لوگوں کو ظلم اور کفران میں زیادہ کرے - اور حق سے
الحق قومًا جاھلین - وواللہ انّہ لایعلم ما البلاغۃ وافنانھا - وکیف
باز گرداند وبخدا کہ او نمی داند کہ بلاغت چیست و شاخہائے آں چیست و چگونہ
جاہلوں کو پھیر دے - اور بخدا وہ نہیں جانتا کہ بلاغت کسے کہتے ہیں اور اسکی شاخیں
یحق اداءھا و بیانھا - وما وصل مقامًا من مقامات فہم الکلام - و
حق بیان او ادا می تواند شد و از مقامات فہم کلام بہ ہیچ مقامے نرسیدہ - و
کیا ہیں - اور کیونکر اُسکے بیان کا حق ادا ہوتا ہے اور فہم کلام کے مقامات میں سے کسی مقام تک
انْ ھو کالانعام - ومن المحرومین -
صرف مانند چارپایاں و محروماں است -
وہ نہیں پہنچا - اور صرف چارپایوں اور محروموں کیطرح ہے -
فالامر الذی ینجی الناس من غوائل تزویراتہ - وھباء
پس امرے کہ مردم را از دروغ گوئی او رہائی بخشد -
پس وہ بات جو لوگوں کو اُسکے جھوٹ سے نجات دے گی یہ ہے کہ

ص ۵

مقالاتہ۔ ان نعرض علیہ کلامًا منا و کلامًا آخر من بعض العرب
این است کہ ما برو کلام خود و کلام دیگران از عرب عربا پیش کنیم
ہم اُس پر اپنا کلام اور بعض دوسرے ادیب عربوں کا کلام پیش کریں۔ اور
العرباء۔ و نلبس علیہ اسمنا و اسم تلک الادباء۔ ثم نقول انبئنا
و برو نام خود و نام آں ادیباں پوشیدہ داریم۔ باز بگوئیم کہ مارا خبردہ
اپنا اور اُن کا نام اُس پر پوشیدہ رکھیں۔ اور پھر اُس کو کہیں کہ ہمیں بتلا
بقولنا و قول ھٰؤلاء۔ ان کنت فی زرایتک من الصّادقین۔
کہ قول ما کدام است و قول ایناں کدام اگر در عیب گیری راست گو ہستی۔
کہ ان میں سے ہمارا کلام کونسا ہے اور اُن کا کلام کونسا ہے اگر تُو سچا ہے
فان عرف قولی و قولھم و اصاب فیما نویٰ۔ و فرّق کفلق الحبّ
پس اگر قول مرا و قول اوشاں را شناخت و در شناختن خطا نکرد۔ و چوں دانہ و خستہ آں
پس اگر اُس نے میرا قول اور اُن کا قول شناخت کرلیا اور گٹھلی اور دانہ کی طرح فرق کرکے
من النویٰ۔ فنعطیہ خمسین ر وپیۃ صلۃ
جُدا کردہ نمود پس ما او را پنجاہ روپیہ بطور انعام یا
دکھلا دیا پس ہم اُس کو پچاس روپیہ بطور انعام یا
منًا او غرامۃً۔ و نحسب منہ ذالک کرامۃً و نعدہ
تاوان خواہیم داد و دریں کرامت او خواہیم شمرد و از ادباء
تاوان دیں گے۔ اور یہ اُس کی کرامت سمجھی جائے گی۔ اور ہم اُسکو ادباء
من الادباء الفاضلین۔ و نقبل انہ کان فی ازریٰ من الصّادقین
فاضل او را خواہیم شمرد و قبول خواہیم کرد کہ او در عیب گیری راست گو بود
فاضلین میں سے شمار کریں گے اور قبول کریں گے کہ وہ عیب گیری میں راست گو تھا
فان کان راضیًا بھذا الاختبار۔ و متصدیًا لھذا المضمار۔ فلیخبرنا
پس اگر بدیں آزمایش راضی باشد و برائے ایں میدان طیار باشد پس باید کہ
پس اگر اس آزمایش کے ساتھ راضی ہو اور اُس میدان کے لئے طیار ہو تو

بنيةٍ صالحة كالابرار۔ وليشع هٰذا العزم فى الجرائد والاخبار۔

مارا ہمچو نیکوکاران خبر دہد وایں عزم را در اخبار ہمچو یقین کنندگان

بھلے مانسوں کی طرح ہمیں خبر دے۔ اور چاہیئے کہ اس قصد کو اخباروں میں یقین کرنیوالوں کی طرح

كاهل الحق واليقين۔

شائع کناند۔

شائع کردے۔

واما انا فبعد اطلاعى على ذالك الاشتهار۔ سارسل اليه

مگر من پس بعد از اطلاع بریں اشتہار چند ورق برائے امتحان

مگر میں پس میں اشتہار پر اطلاع پانے کے بعد چند ورق امتحان کے لئے

اوراقًا للاختبار۔ ليحكم الله بينى وبين هٰذا الكفّار۔ وهو احكم

سوئے او خواہم فرستاد تاکہ خدا تعالیٰ در من و او فیصلہ فرماید و خدا احکم

اسکی طرف بھیجدوں گا۔ تاکہ خدا تعالیٰ مجھ میں اور اس میں فیصلہ کر دیوے اور وہ احکم

الحاكمين۔ وانى ارىٰ مُذ اعوام انّ هٰذا الرجل لا يمتنع من الهذيان

الحاکمین است ومن از چند سال مے بینم کہ ایں شخص از بیہودہ گوئی باز نے آید۔

الحاکمین ہے اور میں کئی برس سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ شخص بیہودہ گوئی سے باز نہیں آتا

ولا يتقى اخذ الله الديّان۔ فالجأنى بخله الىٰ هٰذا الامتحان۔

و از مواخذہ خدا تعالیٰ نمی ترسد پس بخل او مرا برائے ایں امتحان بے قرار کرد

اور خدا تعالیٰ کے مواخذہ سے نہیں ڈرتا۔ سو اُس کے بخل نے اس امتحان کے لئے مجھے مجبور کیا۔

فان جاء المضمار واثبت ما ادّعىٰ۔ ومَاز كلمى من كلمات اُخرىٰ۔

پس اگر در میدان آمد و آنچہ دعویٰ کرد ثابت نمود و کلمات مرا از کلمات دیگراں جُدا کرد

پس اگر میدان میں آیا اور جو دعویٰ کیا تھا اُسکو ثابت کر دکھلایا اور میرے کلموں کو دُوسروں کے کلموں سے

فله ما سمع منّا ووعىٰ۔ وان شمّر ذيله وانثنىٰ۔ وما طالبنا ما وعدنا

پس او را آں انعام خواہیم داد کہ از ما شنیدہ است و یاد داشتہ است و اگر دامن خود پیچید و برگشت و مطالبہ وعدہ ما نکرد

علیحدہ کر کے دکھلادیا سو ہم اُسکو وہ انعام دیں گے جو ہم سے سُن چکا ہے اور اگر اپنا دامن سمیٹ لیا اور پھر گیا اور ہمارے وعدہ

ص۵

وَمَا انبری۔ بل انساب ودخل جحرہ وانزوی۔ وما ترک التکذیب
وپیش نیامد بلکہ برفت و داخل سوراخ خود شد و پوشیدہ گشت و تکذیب را ترک نکرد
کا مطالبہ نہ کیا اور اپنے سوراخ میں داخل ہوگیا اور چھپ گیا اور تکذیب سے باز نہ آیا۔
وما انتھی۔ فانّ لہ جہنّم لا یموت فیہا ولا یحیی۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ
و باز نیامد۔ پس برائے او جہنم است کہ درون نہ زندہ خواہد ماند و نہ خواہد مرد۔ وسلام برآنکہ پیروی ہدایت کرد
پس اُسکے لئے وہ دوزخ ہے کہ جس میں وہ نہ مرے گا نہ زندہ رہ سکے گا۔

اَلْمُعْلِنْ

مِیرزا غلام احمد القادیانی

۲۶ مئی ۱۸۹۷ء

ایک گواہی

مفصلہ ذیل اشتہار ایک فقیر مجذوب نے جو سیالکوٹ میں قریب بارہ سال سے مقیم ہو ہمارے پاس شائع کرنے کیلئے بھجوایا ہی لہذا ہم اسجگہ اسکی نقل مطابق اصل بلفظہٖ کردیتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ ✢

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اشتہار واجب الاظہار

خدا کے فضل اور الہام سے۔ رُوح جناب رسُول مقبول صلعم سے۔ رُوح کل شہدا سے۔ رُوح کل ابدالوں سے رُوح کل اولیا سے جو زمین پر ہیں۔ اور اُن رُوحوں سے جو چودہ طبقوں کی خبر رکھتی ہیں۔ میں نے ان سب سے الہام اور گواہی پائی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو اللہ جل شانہ نے بھیجا ہی۔

✢ اِس مجذوب کی اِس نواح میں بہت عظمت اور شہرت ہے۔

رسول مقبولؐ کے دین میں سخت فتنے برپا ہوگئے۔ وہ حد درجہ کا ضعیف ہوگیا۔ ہزاروں ملعون فرقے
جیسے نصاریٰ اور رافضی پیدا ہوکر لوگوں کی گمراہی کا باعث ہوئے۔ اسلئے مسیح موعود کو بھیجنے کی
ضرورت ہوئی۔ اسوقت یہ جو خوفناک فتنے پیدا ہوئے انکی اصلاح ایک بھاری نبی کا کام تھا۔
مگر چونکہ رسول مقبول کے بعد کوئی نبی نہیں آنا تھا خداتعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو جو
رسول مقبول کی دستار مبارک میں بھیجا۔ جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ اس جسم سے زندہ
آسمان پر اٹھائے گئے وہ جھوٹے ہیں کوئی آسمان پر موت کا مزہ چکھے بغیر اور جسم کے ساتھ
نہیں گیا۔ اے علما گدی نشینو! اے فقرا گدی نشینو! اے اہل بیت گدی نشینو! سُن رکھو!
عنقریب آسمان سے بڑی بھاری جلالی گواہی اس سلسلہ کی سچائی کی ظاہر ہونے والی ہے!
خود خدا بڑے زور سے گواہی دے گا۔ پھر تم اس مخالفت میں بڑے ذلیل اور شرمندے ہوگے۔
یہ میرا اشتہار سچا ہے۔ یہ لوح محفوظ کی نقل ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں۔ اس مخالفت سے
خداتعالیٰ تم پر سخت ناراض ہے۔ رسُول مقبول تم سے حد درجہ بیزار ہے۔

المشتہر

فقیر محمد۔ سیالکوٹ۔ برلب ایک۔ باغ بستی والا

۲۸ رمئی ۱۸۹۷ء

ایک عُمدہ تجویز

ارادہ ہے کہ حضرت اقدس جناب مسیح موعود کے وہ مضامین جو متفرق ہیں مثلاً اشتہارات مطبوعہ۔ قلمی خطوط اور
وُہ مضامین جو کسی غیر کے رسالہ یا کسی اخبار میں طبع ہوئے۔ ایک جگہ جمع کرکے کتاب کی صُورت میں طبع کئے جائیں پس
جس صاحب کے پاس ۱۸۹۶ء سے پہلے کا جو کوئی اشتہار (مطبوعہ) ہو اُسکے عُنوان۔ تاریخ۔ خلاصہ مضمون اور تعداد صفحہ سے
اطلاع دیں تاکہ اگر دفتر میں وہ نہ ہو تو اُن سے عاریتاً طلب کیا جائے۔ اور جس صاحب کے پاس حضرت اقدس کا کوئی خط جو نجی
کے معاملہ کی نسبت نہ ہو اور مفید عام ہو اُسکی ایک نقل بلکہ وہ اصل خط ہی عاریتاً چند روز کیلئے بھیج دیں بعد نقل انشاء اللہ
وہ صاحب کو واپس کیا جائیگا۔ یہ بھی واضح رہے کہ خریداران کی کافی درخواستیں بہم پہنچنے پر اس کتاب کی طبع کا انتظام
ہوگا پس شائقین ساتھ ہی درخواست خریداری ارسال فرمادیں۔ خط و کتابت صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی
کے نام ہونی چاہیئے۔ فقط المشتہر منظور محمد مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس۔ مقام قادیان دارالامان۔ یکم جون۔

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان

صـ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

سخن نزدم مراں از شہر یارے / کہ ہستم بر درے امّید وارے
خداوندے کہ جاں بخشِ جہان است / بدیع و خالق و پروردگارے
کریم و قادر و مشکل کشائے / رحیم و محسن و حاجت برارے
فتادم بر درش زیرا آنکہ گویند / بر آید در جہاں کارے ز کارے
چو آں یارِ وفادار آیدم یاد / فراموشم شود ہر خویش و یارے
بغیرِ او چساں بندم دلِ خویش / کہ بے روئیش نمے آید قرارے
دلم در سینہ ریشم مجوئید / کہ بستیمش بدامانِ نگارے
دلِ من دلبرے را تخت گاہے / سرِ من در رہِ یارے نثارے
چگویم فضلِ او بر من چگون است / کہ فضلِ اوست ناپیدا کنارے
عنایتہائے او را چوں شمارم / کہ لطفِ اوست بیروں از شمارے
مرا کاریست باآں دلستانے / ندارد کس بجز زاں کار و بارے
بنالم بر درش زانساں کہ نالد / بوقتِ وضعِ حملے باردارے
مرا با عشقِ او وقتے ست معمور / چہ خوش وقتے چہ خرم روزگارے
ثنا ہا گویمت اے گلشنِ یارم / کہ فارغ کردی از باغ و بہارے

ذبّ المفترین

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَنِیْ لَا یُحَارِبُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ فَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۝

بُردباری می کند زور آورے ‌ ‌ ‌ جاہلے فہمد کہ ہستم برترے

اسوقت میرے سامنے وہ کاغذ پڑے ہیں جن میں نام کے مُسلمانوں نے مجھ کو گالیاں دی ہیں۔ چنانچہ اُن میں سے ایک عبدالحق غزنوی ہے جو اپنے اشتہار میں مجھے دجّال ٹھہرا کر اپنے اشتہار کے عنوان میں لکھتا ہے کہ ضَرْبُ النِّعَال عَلٰی وَجْہِ الدَّجَّال یعنی اُس دجّال کے مُنہ پر جُوتی مارتا ہوں۔ سو یہ تو اُس نے سچ کہا کیونکہ درحقیقت وہ خود دجّال ہے اور آسمان سے اُسی کے مُنہ پر جُوتی پڑی نہ کسی اور کے مُنہ پر۔ ابھی معلوم نہیں کہ کہاں تک اُس کا سرزخم کیا جائے گا۔ ابھی تو جلسہ مذاہب سے اسوقت تک صرف دو آسمانی جُوتے اُسکے سر پر پڑے ہاں ضرب شدید سے پڑے جس سے کچھ ہڈیاں ٹوٹی ہونگی۔ معلوم نہیں کہ کس وقت اُس بدبخت نے یہ کلمہ مُنہ سے نکالا تھا کہ دُعا کی طرح اُس کے حق میں قبول ہوگیا۔ پھر اُسی اشتہار میں یہ نادان میری نسبت لکھتا ہے کہ لعنت کا طوق اُسکے گلے میں ہے۔ مگر اب اُسے پُوچھنا چاہیئے کہ ذرا آنکھیں کھولکر دیکھے کہ کس کے گلے میں ہے؟ ذرہ سمجھ کر بولے کہ مذہبی جلسہ کے الہامی اشتہار نے کس کے مُنہ کو سیاہ کیا۔ لیکھرام کی موت نے کس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالدیا بار بار یہ شخص آتھم کی پیشگوئی کی نسبت اعتراض کرتا ہے۔ جاہل کو اب تک سمجھ نہیں آتی کہ آتھم کی پیشگوئی ؎ جیسا کہ الہام کے الفاظ اور الہام کی شرط تھی کامل صفائی سے پُوری

؎ آتھم کے حالات کے بارے میں جو کچھ انوار الاسلام میں چھپا تھا وہ پھر بطور مختصر فائدہ عام کیلئے لکھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔

یہ بات بالکل سچ اور یقینی اور الہام کے مطابق ہے کہ اگر مسٹر عبداللہ کا دل جیسا کہ پہلے تھا ویسا ہی توہین اور تحقیر اسلام پر قائم رہتا اور اسلامی عظمت کو قبول کرکے حق کی طرف

صـ۳ہو گئی۔ شرط کے موافق خدائے کریم نے اُسکی موت میں تاخیر ڈالدی اور پھر الہام کے موافق اُسکو سات مہینہ کے اندر مار دیا۔ چونکہ آتھم ڈرا اسلئے خدا نے اُسکے معاملہ میں اپنی صفت رحم کو دکھلایا اور لیکھرام نہیں ڈرا اسلئے خدا نے اُسکے معاملہ میں اپنی صفت قہر کو دکھلایا۔ سو خدا نے ان دونوں پیشگوئیوں سے اپنی جمالی اور جلالی صفات کا نمونہ دکھلا دیا۔ اور ہر ایک کی حالت کے موافق معاملہ کیا۔ آتھم پیشگوئی کو سُنکر تمام شوخیوں سے کنارہ کش ہو گیا۔ مگر لیکھرام نہ ہوا۔ آتھم نے تمام مباحثات مسلمانوں سے چھوڑ دیئے۔ مگر اُس نے ہرگز نہ چھوڑے۔ آتھم اُسدن تک جو میعاد کے دن پورے ہوئے مُردہ کیطرح پڑا رہا اور روتا رہا۔ مگر یہ ہنستا اور ٹھٹھے کرتا رہا۔ اُس نے شرم دکھلائی مگر لیکھرام نے بے شرمی اور شوخی ظاہر کی۔ اور اُسنے اپنا مُنہ بند کر لیا۔ اور لیکھرام نے گالیوں سے اپنا مُنہ کھولا اور خدا نے آتھم کی نسبت مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اِطَّلَعَ اللّٰہُ عَلٰی ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۔ یعنے خدا نے دیکھا کہ آتھم کا دل ہم و غم سے بھر گیا۔ اسلئے اس رحیم خدا نے تاخیر ڈالدی۔ اور پھر فرمایا کہ یہ کبھی نہیں ہوگا کہ خدا اپنی عادتوں کو بدل لے۔ یعنی وہ ڈرنے والے کے ساتھ سختی نہیں کرتا۔ مگر لیکھرام نہ ڈرا اور اسکی بدقسمتی سے آتھم کا ڈرنا اُسکو دلیر کر گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آتھم کی نسبت خدا نے نرمی سے معاملہ کیا کیونکہ وہ نرم رہا۔ اور لیکھرام سے سختی سے کیونکہ اُس نے سختی دِکھلائی۔ اور یہی وجہ ہے کہ آتھم کی نسبت صرف ایکدفعہ الہام ہوا اور وہ بھی شرط کے ساتھ۔ اور لیکھرام کے عذاب کے بارے میں بار بار قہری الہام ہوئے غرض آتھم

حاشیہ: رجوع کرنے کا کوئی حصہ نہ لیتا تو اُسی میعاد کے اندر اُسکی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے الہام نے مجھے جتلا دیا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اُسکے رُعب کو تسلیم کر کے حق کی طرف رجوع کرنے کا کسی قدر حصہ لے لیا۔ جس حصہ نے اُسکے وعدہ موت اور کامل طور کے ہاویہ میں تاخیر ڈالدی۔ اور ہاویہ میں تو گرا لیکن اُس بڑے ہاویہ سے تھوڑے دِنوں کیلئے بچ گیا جس کا نام موت ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ الہامی لفظوں اور شرطوں میں سے کوئی ایسا لفظ یا شرط نہیں ہے جو بے تاثیر ہو۔ یا جس کا کسی قدر موجود ہو جانا اپنی تاثیر پیدا نہ کرے۔ لہذا ضرور تھا کہ جس قدر مسٹر عبداللہ آتھم کے دِل نے حق کی عظمت کو قبول کیا اُس کا فائدہ اُس کو پہنچ جائے۔ سو خدا تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ اور

کی نسبت جو پیشگوئی کیگئی وہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی ہے جو سترہ برس پہلے اسوقت سے براہین میں بھی اُس کا ذکر موجود ہی۔ اور نیز آثار نبویہ میں بھی اُس کا ذکر پایا جاتا ہی۔ اس پیشگوئی کے دونوں پہلوؤں کے رُو سے تکمیل ہو چکی اور آتھم ایک مُدّت سے مر چکا۔ پھر کیا ابتک وہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِين۔ کیا آتھم باکرہ لڑکی تھا جو بغیر کسی سبب قوی کے مقابل پر آنے سے شرم کی۔ آخر کوئی تو سبب تھا۔ وہ یہی سبب تھا کہ پیشگوئی کو سُنتے ہی اسلامی ہیبت اُسکو کھا گئی وہ اندر ہی اندر گداز ہوگیا اور کسی جرأت کے لائق نہ رہا نہ قسم کے لائق اور نہ نالش کے لائق۔ جب قسم کیلئے بلایا جاتا تھا تو اُس کا کلیجہ کانپ جاتا تھا۔ جب نالش کیلئے اُبھارا جاتا تھا تو اُس کا کانشنس اُسکے مُنہ پر طمانچے مارتا تھا۔ مسیح نے خود قسم کھائی۔ پولوس نے کھائی۔ اُس نے کیوں اشد ضرورت کے وقت نہ کھائی۔ اگر حملے ہُوئے تھے تو نالش کرتا اور سزا دلاتا۔ اُس کا حق تھا۔ اُس نے کیوں نالش نہ کی۔ اے غزنوی لوگو! کس قدر تمہیں سچائی سے دشمنی ہے۔ کیا کوئی حد بھی ہے؟ کیا تمہارا یہی تقویٰ ہے جسکو لیکر تم پنجاب میں آئے؟!! ایک مسلمان کو کافر بناتے ہو اور خدا کے صریح اور کُھلے کھلے نشانوں کا انکار کرتے ہو۔ اور پادریوں کو اپنی دجّالی باتوں سے مدد دیتے ہو۔ کیا تمہیں ایسا کرنا رَوا تھا؟ کیا خدا ایک دجّال اور کذّاب کی عظمت اور قبولیت کو زمین پر پھیلا رہا ہے؟ اور تم جیسے نیک بختوں کو ذلیل کر رہا ہے۔ یا اُس کو دھوکہ لگ گیا ہے۔ کیا وُہ دِلوں کے بھیدوں کو جاننے والا نہیں؟ کیا تم سچائی کو نابود کر دوگے؟ کیا وہ نور جو آسمانی

مجھے فرمایا اطلع اللہ علیٰ ھمّہٖ وغمّہٖ۔ وَلَنْ تجد لسُنّة اللہ تبدیلا ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔ بعزتی وجلالی انک انت الاعلٰی۔ ونمزق الاعداء کل ممزق۔ ومکر اولٰئک ھُو یبور۔ انا نکشف السرّ عن ساقہ یومئذٍ یفرح المؤمنون۔ ثلة من الاولین و ثلة من الاٰخرین وھٰذہٖ تذکرة فمن شاء اتخذ الیٰ ربّہٖ سبیلا۔ ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُس کے ہمّ وغم پر اطلاع پائی اور اُس کو مُہلت دی جبتک کہ وہ بیباکی اور سخت گوئی اور تکذیب کی طرف میل کرے اور خدا تعالیٰ کے احسان کو بُھلا دے (یہ معنے فقرہ مذکورہ کے تفہیم الٰہی سے ہیں) اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی یہی سُنّت ہے اور تو ربّانی سُنّتوں میں تغیّر اور تبدل

سے اُترا ہے تم اُسکو مُنہ کی پھونکوں سے بجھا دو گے؟ اگر تم نیک انسان کی ذریت ہو تو بدی میں اپنے تئیں مت ڈالو! سمجھ جاؤ اور سنبھل جاؤ! کہ ابھی وقت ہے۔ اور آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۵ کو غور سے پڑھو۔ آگے تمہارا اختیار ہے۔!

پھر اسی اشتہار میں اسی بزرگ عبدالحق نے اور بھی گالیاں دی ہیں۔ چنانچہ صفحہ ۲ و ۳ و ۴ میں میری نسبت لکھتا ہے" بدکار شیطان لعنتی۔ لعن و طعن کا جُوت اُس کے سر پر ذلیل خوار خستہ خراب اللہ عزّ وجل کا دشمن۔ خدا کے ولی عبدالحق کا دشمن" پھر اخیر اشتہار میں پیشگوئی کرتا ہے کہ "عنقریب اللہ کا غضب تیرے پر اُترے گا" مَیں کہتا ہوں کہ اے نا اہل نادان تو نے یہ اچھا نہیں کیا کہ خدا پر افترا کیا۔ اب دیکھ! کہ وہ غضب تیرے پر اُترا یا کسی اور پر؟ کیا تیرے گلے میں لعنت کا رسّہ پڑا یا کسی اور کے گلے میں؟ تُو نے اُسی اپنے اشتہار میں دعویٰ کیا تھا کہ مَیں آگ میں جا سکتا ہوں اور نہیں جلونگا۔ اور دریا پر چلنے کیلئے حاضر ہوں اور نہیں ڈوبوں گا۔ اور ایک مہینہ تک کوٹھڑی میں بند رہنے کیلئے موجود ہوں اور نہیں مرونگا۔ لیکن اے نابکار! انہیں شوخیوں کی وجہ سے اسوقت خدا نے تیرا مُنہ کالا کیا۔ خُدا کے کُھلے کُھلے نشان نے تجھے عذاب کی آگ میں ڈالا اور تُو جل گیا اور بچ نہیں سکا۔ تیرے لئے یہ عذاب تھوڑا نہیں ہوا کہ تمام قوموں میں اس نشان کی عظمت ظاہر ہوئی۔ اُس آگ نے بیشک تجھے جلا کر راکھ کر دیا۔ تُو ندامت کے دریا میں بھی ڈوب گیا اور اُس پر چل نہ سکا اور تُو خذلان کی

حاشیہ در حاشیہ: نہیں بلائے گا اس فقرہ کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہیں کرتا جبتک ایسے کامل اسباب پیدا نہ ہو جائیں جو غضب الٰہی کو مشتعل کریں اور اگر دل کے کسی گوشہ میں بھی کچھ خوف الٰہی مخفی ہو اور کچھ دھڑکہ شروع ہو جائے تو عذاب نازل نہیں ہوتا اور دُوسرے وقت پر جا پڑتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ کچھ تعجّب مت کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہیں کو ہے اگر تم ایمان پر قائم رہو۔ یہ اس عاجز کی جماعت کو خطاب ہے۔ اور پھر فرمایا کہ مجھے میری عزّت اور جلال کی قسم ہے کہ تُو ہی غالب ہے (یہ اس عاجز کو خطاب ہے) اور پھر فرمایا کہ ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے۔ یعنی اُن کو ذلّت پہنچے گی اور اُن کا مکر ہلاک ہو جائے گا۔ اس میں یہ تفہیم ہوئی کہ تم ہی فتحیاب ہو نہ دشمن۔ اور خدا تعالیٰ بس نہیں کریگا اور نہ باز آئے گا

۵ بنی اسرائیل : ۳۷

اندھیری کوٹھڑی میں بند کیا گیا اور وہیں مرگیا۔ دیکھ! خدا کی غیرت نے تجھے کیا کیا دکھلایا۔ ذرا آنکھ کھول اور دیکھ کہ تیرا تکبر کیسا تجھے پیش آگیا۔ تو مجھے کہتا تھا کہ تو آگ میں جلے گا اور دریا میں غرق ہوگا اور کوٹھڑی میں مریگا۔ اے بدقسمت اب دیکھ! کہ یہ تینوں باتیں کس پر وارد ہوئیں؟ تجھ پر یا مجھ پر۔ سچ کہہ! کیا اس عذاب کی آگ نے تجھے نہیں جلایا؟ کیا تو قسم کھا سکتا ہی کہ اس آگ سے تیرا دل کباب نہیں ہوا؟ اور کیوں نہ ہوا جبکہ ایسی کھلی کھلی پیشگوئی پوری ہوئی جس میں تمام ہندوؤں کو خود اقرار ہی کہ یہ وہ اعلیٰ درجہ کی پیشگوئی ہی جس میں پیش از وقت سارے پتے بتلائے گئے تھے۔ میعاد بتلائی گئی۔ موت کا دن بتلایا گیا۔ صورتِ موت بتلائی گئی۔ اور آیت لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ایسی کھلی کھلی پیشگوئی صرف خدا کے مرسلوں کو دی جاتی ہے۔ نہ منجموں سے ہوسکتی ہے نہ دجالوں سے۔ پس کیا یہ وہ آگ نہیں جس نے تیرے دل کو جلا دیا؟ کیا تو اب خدا کے کلام سے انکار کریگا؟ یا خودکشی کرکے مر جائیگا؟ کیا تو قسم کھا سکتا ہے کہ اب تک تو ندامت کے دریا میں غرق نہیں ہوا۔ کیا تجھ پر اور تمام لوگوں پر اب تک نہیں کھلا کہ تو خذلان کی اندھیری کوٹھڑی میں بند کیا گیا؟ اور تیری دعاؤں اور تیرے اس شیطانی الہام کے برخلاف جو تو نے اشتہار کے آخر میں لکھا تھا ظہور میں آیا؟ اے تیرہ بخت! کیا تو اب تک جیتا ہے؟ نہیں نہیں! تیری فضولیوں نے تجھے ہلاک کر دیا۔ تو ان تین عذابوں میں آپ ہی پڑ گیا جن کے ذریعہ سے میری موت تجویز کرتا تھا!!! فاعتبروا یا اولی الابصار۔!!

جبتک دشمنوں کے تمام مکروں کی پردہ دری نہ کرے اور اُنکے مکر کو ہلاک نہ کردے یعنی جو مکر بنایا گیا اور مجسم کیا گیا اُسکو توڑ ڈالیگا اور اُسکو مُردہ کرکے پھینک دے گا۔ اور اُسکی لاش لوگوں کو دکھاویگا۔ اور پھر فرمایا کہ ہم اصل بھید کو اُسکی پنڈلیوں میں سے ننگا کرکے دکھا دینگے یعنی حقیقت کو کھول دینگے۔ اور فتح کے دلائل بیّنہ ظاہر کر دینگے ✣۔ اور اُس دن مومن خوش ہونگے پہلے مومن بھی اور پچھلے مومن بھی۔ اور پھر فرمایا کہ وجہ مذکورہ سے عذابِ موت کی تاخیر ہماری سُنّت ہے جس کو ہم نے ذکر کر دیا۔ اَب جو چاہے وہ راہ اختیار کر لے جو اُس کے ربّ کی طرف جاتی ہے۔ اِس میں بدظنی کرنے والوں پر زجر اور ملامت ہے۔ اور نیز اِس میں یہ بھی تفہیم ہوئی ہے کہ جو سعادتمند لوگ ہیں اور جو خُدا ہی کو چاہتے ہیں اور کسی بخل اور تعصب یا جلد بازی یا سوءِ فہم

✣ یہ لیکھرام کی موت کیطرف اشارہ تھا۔ منہ

پھر عبد الحق نے لکھا ہے کہ "آتھم کی پیشگوئی کے نہ پوری ہونیکے وقت میں کس قدر عیسائیوں اور مسلمانوں نے تم پر لعنتیں کیں۔ یہی سزا دجّال کذّاب کی تھی"۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حکم خوا تیم پر ہے نافہموں اور نادانوں نے نبیوں اور رسولوں سے بھی اوائل حال میں ایسا ہی کیا ہے۔ پھر آخر اپنی ناسمجھیوں پر روئے۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا۔

یہ بھی یاد رہے کہ اس عبد الحق اور اس کی جماعت کا ایک قلمی خط بھی رمضان کے مہینہ کے سر پر میرے پاس پہنچا۔ چونکہ وہ گالیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اِسلئے مَیں نے نہ چاہا کہ رمضان میں اُس کا جواب لکھوں مگر وہ خط حضرات غزنوی صاحبوں کا اب تک موجود ہے اور گالیاں جو مجھے دی ہیں وہ یہ ہیں "دس ہزار تیرے پر لعنت۔ لعنت لعنت لعنت لعنت عشرہ الف مائۃ۔ کافر اکفر دجّال شیطان فرعون۔ قارون۔ ہامان۔ اڑڑ پوپو۔ وادی کا وحشی۔ کلب یلہث یعنی جنگلی کتّا"۔ ان افغانوں کی **شیریں زبانی** اور **تقویٰ** کا یہ نمونہ ہے۔

اور ایک اور صاحب جو دُشنام دہی میں عبد الحق کے چھوٹے بھائی یا بڑے بھائی ہیں اپنے پرچہ **دُرّۃ الاسلام** میں بہت سی گندہ زبانی کے ساتھ آتھم کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہیں۔ اَب میں کہاں تک اُنکو بار بار بتلاؤں کہ آتھم تو پیشگوئی کے موافق زندہ بھی رہا اور مرا بھی۔ اُس نے خوف دکھلایا اور بے شرمی ظاہر نہ کی۔ اسلئے خدا نے وعدہ کے موافق اس سے نرمی کی اور کچھ تاخیر کردی اور لیکھرام نے متواتر شوخیاں ظاہر کیں۔ اس لئے قادر قہّار نے

کے اندھیرے میں مبتلا نہیں وہ اِس بیان کو قبول کرینگے اور تعلیم الٰہی کے موافق اُس کو پائیں گے لیکن جو اپنے نفس اور اپنی نفسانی ضد کے پَیرو یا حقیقت شناس نہیں وہ بیباکی اور نفسانی ظلمت کی وجہ سے اس کو قبول نہیں کرینگے۔

الہام الٰہی کا ترجمہ معہ تفہیمات الٰہیہ کے کیا گیا۔ جس کا ماحصل یہی ہے کہ قدیم سے الٰہی سُنّت اسی طرح پر ہے کہ جبتک کوئی کافر اور مُنکر نہایت درجہ کا بیباک اور شوخ ہو کر اپنے ہاتھ سے اپنے لئے اسباب ہلاکت پیدا نہ کرے تب تک خدا تعالیٰ تعذیب کے طور پر اُسکو ہلاک نہیں کرتا اور جب کسی مُنکر پر عذاب نازل ہونے کا وقت آتا ہے تو اُس میں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جنکی وجہ سے اُسپر حکم ہلاکت لکھا جاتا ہے۔ عذاب الٰہی کیلئے یہی قانون قدیم ہے۔ اور یہی سُنّت

اُس کو پکڑ لیا۔ یہ دونوں نمونے آتھم اور لیکھرام کے معرفت کے بھوکوں پیاسوں کیلئے نہایت مفید ہیں۔ ان سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کیسا رحیم و کریم ہے جو نرمی کرنیوالوں سے نرمی کرتا ہے۔ اور کیسا غیور ہے جو چالاکی کرنے والوں کو جلد پکڑتا ہے۔ آتھم کا پیشگوئی کے سُننے سے ٹھنڈا اور سرد ہو جانا اور لیکھرام کا شوخ ہو جانا ضرور چاہتا تھا کہ دو مختلف نتیجے پیدا ہوں۔ اے نادانو! کیا یہ روا تھا کہ خدا کی الہامی شرط پوری نہ ہوتی؟ یا وہ نرمی کے محل پر نرمی استعمال نہ کرتا اور ڈرنے والے کو فی الفور اُٹھا کر پتھر مارتا؟!۔

یہ بھی سُن چکے ہو کہ الہام میں رجوع کی شرط لگا کر آتھم کی فطرتی خاصیت کی طرف اشارہ کر دیا تھا۔ اگر اُس کی فطرت میں خوف قبول کرنے کی قوت نہ ہوتی تو خدا رجوع کی شرط الہام میں ظاہر نہ کرتا۔ اور رجوع ایک فعلِ قلب ہے جس میں ظاہری اسلام شرط نہیں۔ سو آتھم نے اپنے اقوال افعال سے ظاہر کر دیا کہ وہ ضرور اس شرط کا پابند ہو گیا۔ پس وہ رحیم خدا جس نے فرمایا ہے کہ جب کشتی میں بیٹھنے والے غرق ہونیکے وقت میری طرف رجوع کریں تو میں اُن کو اسوقت نجات دے دیتا ہوں۔ گو جانتا ہوں کہ بعد میں پھر اپنی شقاوت کی طرف عود کر آئیں گے۔ اُسی بُردبار خُدا نے آتھم کو الہامی شرط کا اُسکے رجوع پر فائدہ دے دیا! اور پھر آتھم بعد اسکے دینِ اسلام کے ردّ کی تالیفات میں مشغول نہیں ہُوا اور نہ نالش کی اور نہ قسم کھائی۔ یہانتک کہ اس دُنیا سے گذر گیا! اور خوف کا اقرار کیا۔ پس اگرچہ بے ایمانوں کا تو کچھ علاج نہیں مگر ایماندار آتھم کی اِس

مستمرہ اور یہی غیر متبدّل قاعدہ کتاب الٰہی نے بیان کیا ہے۔ اور غور کرنے سے ظاہر ہوگا کہ جو مسٹر عبداللہ آتھم کے بارے میں یعنی سزائے ہاویہ کے بارے میں الہامی شرط تھی وہ درحقیقت اسی سُنّت اللہ کے مطابق ہے کیونکہ اُس کے الفاظ یہ ہیں کہ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے لیکن مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنی مضطربانہ حرکات سے ثابت کر دیا۔ کہ اُس نے اس پیشگوئی کو تعظیم کی نظر سے دیکھا جو الہامی طور پر اسلامی صداقت کی بنیاد پر کیگئی تھی۔ اور خداتعالیٰ کے الہام نے بھی مجھ کو یہی خبر دی کہ ہم نے اُسکے ہم اور غم پر اطلاع پائی یعنی وُہ اسلامی پیشگوئی سے خوفناک حالت میں پڑا اور اُسپر رُعب غالب ہُوا۔ اُس نے اپنے افعال سے دکھا دیا کہ اسلامی پیشگوئی کا کیسا ہولناک اثر اُس کے دِل پر ہُوا اور کیسی اُس پر گھبراہٹ اور دیوانہ پن اور دِل کی حیرت

ص۹

کنارہ کشی اور خاموشی سے ضرور رجوع کا نتیجہ نکالینگے۔ یہ بارِ ثبوت آتھم کی گردن پر تھا کہ وہ اقرارِ خوف کے بعد ہمکو اور ہر ایک منصف کو یہ موقعہ نہ دیتا کہ اُسکے اقوال اور افعال سے ہم رجوع کا نتیجہ نکال سکتے۔ بلکہ چاہیئے تھا کہ وہ قسم سے یا نالش سے یا کسی اور طرح پر اثبات دعویٰ سے اپنی اُس بزدلی کو جو پندرہ مہینہ تک اُس سے برابر ظہور میں آتی رہی اسلامی ہیبت کے وجوہ سے الگ کرکے دکھلاتا۔ پس یہ بڑی بدذاتی ہے کہ یہ خیال کیا جاتا ہو کہ آتھم کے دِل نے پیشگوئی کی عظمت کو ایک ذرہ قبول نہیں کیا تھا اور وہ اپنی سابقہ شوخیوں پر میعاد کے اندر برابر قائم تھا۔ ایڈیٹر درۃ الاسلام لکھتا ہو کہ ایمان کیلئے اقرار باللسان شرط ہے۔ تو اس کا یہی جواب ہے کہ اے نادان الہام میں لفظ رجوع ہی جو درحقیقت فعلِ قلب ہے اور اُسکے لئے اقرار لسان شرط نہیں۔ اقرار لسان معاد کی نجات کیلئے شرط ہی مگر ایسی نجات کیلئے جو صرف دُنیا کیلئے ہو صرف دل کا خوف کافی ہی۔ یہ ضرور نہیں کہ کسی مجمع کو گواہ بنایا جائے بلکہ یکتم ایمانہٗ[۱] بھی تو قرآن میں موجود ہے۔!

پھر یہی شخص لکھتا ہو کہ مارچ ۱۸۸۶ء میں اشتہار دیا تھا کہ لڑکا پَیدا ہوگا۔ یعنی بعد اسکے لڑکی پَیدا ہوئی۔ لیکن اے نادانو! دِل کے اندھو! مَیں کب تک تمہیں سمجھاؤں گا۔ مجھے وہ اشتہار ۱۸۸۶ء دکھلاؤ مَیں نے کہاں لکھا ہو کہ اسی سال میں لڑکا پَیدا ہونا ضروری ہے۔ پھر یہی شخص لکھتا ہو کہ "تمہیں اپنے جھوٹے الہام پر ذرہ شرم نہ آئی"۔ پر مَیں کہتا ہوں کہ اے سیاہ دِل! الہام جھوٹا نہیں تھا۔ تجھ میں خود الٰہی کلام کے سمجھنے کا مادہ نہیں۔ الہام میں کوئی ایسا لفظ

خلاف گئی اور کیسے الہامی پیشگوئی کے رُعب نے اُسکے دِل کو ایک کُچلا ہوا دل بنادیا یہانتک کہ وہ سخت بیتاب ہوا اور شہر بشہر اور ہر ایک جگہ ہراساں اور ترساں پھرتا رہا اور اس مصنوعی خدا پر اُسکا توکل نہ رہا جسکو خیالات کی کجی اور ضلالت کی تاریکی نے الوہیت کی جگہ دے رکھی ہی وہ کتوں سے ڈرا اور سانپوں کا اُسکو اندیشہ ہوا اور اندر کے مکانوں سے بھی اُسکو خوف آیا۔ اُسپر خوف اور وہم اور دِلی سوزش کا غلبہ ہوا اور پیشگوئی کی پُوری ہیبت اسپر طاری ہوئی اور وقوع سے پہلے ہی اس کا اثر اسکو محسوس ہوا اور بغیر اسکے کہ کوئی امر تسر سے اُسکو نکالے آپ ہی ہراساں اور ترساں اور پریشان اور بیتاب ہوکر شہر بشہر بھاگتا پھرا اور خدا نے اسکے دل کا آرام چھین لیا اور پیشگوئی سے سخت متاثر ہوکر سراسیموں اور خوف زدوں کی طرح جابجا بھٹکتا پھرا اور الہام الٰہی کا رُعب اور اثر اُسکے دِل پر ایسا مستولی ہوا کہ اُسکی راتیں ہولناک اور دن بیقراری سے بھر گئے۔ اور حق کی مخالفت کیحالت میں جو جو دہشتیں اور

[۱] المومن : ۲۹

صلا نہ تھا کہ اِس حمل میں ہی لڑکا پیدا ہو جائیگا۔ اب بجز اُسکے میں کیا کہوں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین بیشک مجھے الہام ہؤا تھا کہ موعود لڑکے سے قومیں برکت پائیں گی۔ مگر ان اشتہارات میں کوئی ایسا الہٰی الہام نہیں جس نے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے۔ اگر ہے تو لعنت ہے تجھ پر اگر تو وہ الہام پیش نہ کرے۔ ہاں دُوسرے حمل میں جیساکہ پہلے سے مجھے ایک اور لڑکے کی بشارت ملی تھی لڑکا پیدا ہوُا۔ سو یہ بجائے خود ایک مستقل پیشگوئی تھی جو پُوری ہو گئی جس کا ہمارے مخالفوں کو صاف اقرار ہے۔ ہاں اگر اس پیشگوئی میں کوئی ایسا الہام میں نے لکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہو کہ الہام نے اسی کو موعود لڑکا قرار دیا تھا تو کیوں وہ الہام پیش نہیں کیا جاتا۔ پس جبکہ تم الہام کے پیش کرنے سے عاجز ہو تو کیا یہ لعنت تم پر ہے یا کسی اور پر۔ اور یہ کہنا کہ اُس لڑکے کو بھی مسعود کہا ہے۔ تو اے نابکار مسعودوں کی اولاد مسعود ہی ہوتی ہے اِلّا شاذ نادر۔ کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت اطوار نہیں بلکہ شقاوت اطوار کہتا ہے۔ کیا تمہارا یہی طریق ہے؟ اور بالفرض اگر میری یہی مراد ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں ہے۔ مَیں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو۔ پر مَیں پُوچھتا ہوں کہ وہ خدا کا الہام کونسا ہے کہ مَیں نے ظاہر کیا تھا کہ پہلے حمل میں ہی لڑکا پیدا ہو جائیگا یا جو دُوسرے میں پیدا ہو گا۔ وہ درحقیقت وُہی موعود لڑکا ہوگا۔ اور وہ الہام پُورا نہ ہوُا۔ اگر ایسا الہام میرا تمہارے پاس موجود ہے **تو تم پر لعنت ہے اگر وہ الہام شائع نہ کرو!**

قلق اُس شخص پر وارد ہوتا ہے جو یقین رکھتا ہو یا ظن رکھتا ہو کہ شاید عذاب الہٰی نازل ہو جائے۔ یہ سب علامتیں اُسمیں پائی گئیں اور وہ عجیب طور پر اپنی بے چینی اور بے آرامی جا بجا ظاہر کرتا رہا۔ اور خداتعالےٰ نے ایک حیرتناک خوف اور اندیشہ اُسکے دل میں ڈالدیا کہ ایک پات کا کھڑکا بھی اُسکے دل کو صدمہ پہنچاتا رہا اور ایک کُتّے کے سامنے آنیسے بھی اُسکو ملک الموت یاد آیا اور کسی جگہ اُسکو چین نہ پڑا اور ایک سخت ویرانے میں اُسکے دن گذرے اور سراسیمگی اور پریشانی اور بیتابی اور بیقراری نے اُسکے دل کو گھیر لیا اور ڈرانیوالے خیال رات دن اسپر غالب رہے اور اُسکے دل کے تصوّروں نے عظمت اسلامی کو ردّ نہ کیا بلکہ قبول کیا۔ اس لئے وُہ خدا جو رحیم و کریم اور سزا دینے میں دھیما ہو اور انسان کے دل کے خیالات کو جانچتا اور اُسکے تصوّرات کے موافق اس سے عمل کرتا ہے۔ اسلئے اُسکو اِس صُورت پر نہ پایا جس صورت میں فی الفور کامل ہاویہ کی سزا

صـــــ ۱۱

اور پھر تمہارا دُوسرا اعتراض یہ ہے کہ "احمد بیگ کا داماد اب تک زندہ ہے"۔ سو مَیں کہتا ہوں کہ اسے نابکار قوم! کب تک تو اندھی اور گونگی اور بہری رہیگی؟ اور کب تک تیری آنکھیں اس نور کو نہیں دیکھینگی جو اُتارا گیا؟ سُن اور سمجھ! کہ اُس الہام کے دو ٹکڑے تھے ایک احمد بیگ کے متعلق۔ اور ایک اُسکے داماد کے متعلق۔ سو تم سُن چکے ہو کہ احمد بیگ میعاد کے اندر فوت ہو گیا۔ اور **وہ دن آتا ہے** کہ تم سُن لوگے کہ اُسکے داماد کی نسبت بھی پیشگوئی پُوری ہو گئی۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔! اور یہ اعتراض جو تم کرتے ہو نئے نہیں۔ نوشتوں کو پڑھو کہ پہلے بدفہم لوگوں نے بھی ایسے ہی اعتراض نبیوں پر کئے ہیں۔ تمہارے دِل اُن سے مشابہ ہو گئے۔ اور تمہارا یہ کہنا کہ "میعاد کے اندر وہ کیوں فوت نہیں ہُوا؟" یہ تمہاری بے ایمانی یا ناسمجھی ہے۔ الہام توبی توبی فانّ البلاء علیٰ عقبك میں صاف توبہ کی شرط تھی اور یہ الہام احمد بیگ اور اُسکے داماد دونوں کیلئے تھا۔ کیونکہ عقب لڑکی اور لڑکی کی اولاد کو کہتے ہیں۔ اور یہ احمد بیگ کی بیوی کی والدہ کو خطاب تھا کہ تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر خاوند مرنے کی بلا ہے۔ اگر توبہ کروگی تو تاخیر موت کیجائیگی۔ پس احمد بیگ کی زندگی کے وقت کسی نے اِس الہام کی پرواہ نہ کی۔ اور جب احمد بیگ فوت ہو گیا تو اُسکی بیوہ عورت اور دیگر پس ماندوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ وہ دُعا اور تضرّع کیطرف بدل متوجہ ہو گئے۔ جیساکہ سُنا گیا ہے کہ ابتک احمد بیگ کے داماد کی والدہ کا کلیجہ اپنے حال پر نہیں آیا۔ سو خدا دیکھتا ہے کہ وہ شوخیوں میں کب آگے قدم رکھتے ہیں۔ پس اُسوقت وعدہ اُسکا پُورا ہوگا جب یہ سب کچھ پُورا ہوگا۔ تب نہ مَیں بلکہ ہر ایک دانا تم پر لعنت بھیجے گا۔ **کیونکہ تم نے خدا کا مقابلہ کیا۔!**

حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱

یعنی موت بلاتوقف اُسپر نازل ہوتی اور ضرور تھا کہ وہ کامل عذاب اُسوقت تک تھا رہے جب تک کہ وہ بیباکی اور شوخی سے اپنے ہاتھ سے اپنے لئے ہلاکت کے اسباب پیدا نہ کرے۔ اور الہام الٰہی نے بھی اسی طرف اشارہ کیا تھا کیونکہ الہامی عبارت میں شرطی طور پر عذاب موت کے آنے کا وعدہ تھا نہ مطلق بلاشرط وعدہ لیکن خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنے دل کے تصورات سے اور اپنے افعال سے اور اپنی حرکات سے اور اپنے خوف شدید سے اور اپنے ہولناک اور ہراساں دل سے عظمت اسلامی کو قبول کیا اور یہ حالت ایک رجوع کرنے کی قسم ہے جو الہام کے استثنائی فقرہ سے کسی قدر تعلق رکھتی ہے۔

۱۲

اور پھر ایک اور صاحب اپنا نام شیخ نجفی ظاہر کرکے میرے مقابل پر آئے ہیں۔ اور مجھے کذّاب اور دجّال اور جاہل ٹھیراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "خسوف وکسوف کا نشان قیامت کو ظاہر ہوگا نہ اب"۔ اِس نادان کو یہ بھی خبر نہیں کہ اگر خسوف کسوف بطور نشان مہدی ظاہر ہوگا جیساکہ دارقطنی وغیرہ کتب حدیث میں درج ہے تو قیامت کو اس نشان سے فائدہ کون اُٹھائیگا بلکہ اُسوقت تو مہدی کا آنا ہی لاحاصل ہوگا۔ جب خدا نے ہی نظام شمسی کو توڑ کر خلقت کا خاتمہ کرنا چاہا تو کون مہدی اور کہاں کے اُسکے نشان۔ وہ تو قیامت کا زمانہ آگیا۔ اِسمیں کس کو کلام ہوسکتا ہے کہ مہدی کا زمانہ تجدید کا زمانہ ہے اور خسوف کسوف اسکی تائید کیلئے ایک نشان ہے۔ سو وہ نشان اب ظاہر ہوگیا۔ جسکو قبول کرنا ہو قبول کرے۔ اور جیساکہ حدیث میں لکھا تھا چاند گرہن اس پہلی رات میں ہوا جو چاند کی تین راتوں میں سے پہلی رات ہے، اور سُورج گرہن اُن دنوں کے نصف میں ہوا جو سورج گرہن کیلئے مقرر ہیں۔ اور اس طرح یہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوگئی۔ چونکہ زمانہ کے علماء سُورج اور چاند کیطرح ہوتے ہیں۔ سو اس پیشگوئی میں یہ اشارہ تھا کہ سُورج اور چاند کا کسوف خسوف علماء کے دِلوں کی تاریکی پر شاہد ہے کہ جو کچھ زمین میں ہوتا ہے **آسمان اُسکو دکھلا دیتا ہے۔**

اور پھر یہی صاحب اپنے خط عربی میں جو ژولیدہ زبانی سے بھرا ہوا ہے مجھ کو لکھتے ہیں کہ "اگر تو میرے مقابل پر آوے تو مَیں اپنا علم عربی تجھ کو دکھلاؤں"۔ حالانکہ اُنکے اِسی عربی خط سے اُنکے علم کا بخوبی اندازہ ہوگیا۔ اور معلوم ہوگیا کہ بجز چند چُرائے ہوئے فقروں اور مسروقہ الفاظ کے اُنکی

کیونکہ جو شخص عظمت اسلامی کو ردّ نہیں کرتا بلکہ اُس کا خوف اُسپر غالب ہوتا ہے وہ ایک طور سے اسلام کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اگرچہ ایسا رُجوع عذاب آخرت سے بچا نہیں سکتا مگر عذاب دنیوی میں بیباکی کے دنوں تک ضرور تاخیر ڈالدیتا ہے۔ یہی وعدہ قرآن کریم اور بائیبل میں موجود ہے۔ اور جو کچھ ہم نے مسٹر عبداللہ آتھم کی نسبت اور اُسکے دل کی حالت کے بارے میں بیان کیا یہ باتیں بے ثبوت نہیں۔ بلکہ مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنے تئیں سخت مصیبت زدہ بناکر اور اپنے تئیں شدائد غربت میں ڈالکر اور اپنی زندگی کو ایک ماتمی پیرایہ پہناکر اور ہر روز خوف اور ہراس کی حرکات صادر کرکے اور ایک دُنیا کو اپنی پریشانی اور دیوانہ پن دکھلاکر نہایت صفائی سے اِس بات کو ثابت کردیا ہے کہ اُسکے دل نے اسلامی عظمت اور صداقت کو قبول کرلیا۔ کیا یہ بات جھُوٹ ہے کہ اُس نے پیشگوئی کے **رُعبناک مضمون کو**

گٹھڑی میں اور کچھ نہیں۔ اور ایسا ہی عبد الحق نے بھی اپنے اشتہار مذکورہ بالا میں یہی لاف زنی کی ہے اور میری نسبت لکھا ہے کہ "یہ کتابیں جو وہ شائع کرتا ہے عربی دان لوگوں سے عربی کرا کے چھپواتا ہے اور مجھے یقیناً معلوم ہے کہ اُسکو عربی کی ہرگز لیاقت نہیں اگر اُسکو ضرور لیاقت دی گئی ہے تو مجھ سے عام علماء کی مجلس میں عربی زبان میں بحث کرے دونوں کی عربی قلمبند ہو جائیگی بعدہٗ علماؤں پر پیش کیجائے گی۔ اگر فوقیت لے گیا تو مانا جائیگا کہ یہ رسائل عربی اُس نے بنائے ہیں اور بحث تقریری بالمشافہ ہوگی اگر بحث میں مجھ سے کچھ نہ بنا تو لعنت اللہ علی الکاذبین"۔ اسکے جواب میں ضمیمہ انجام آتھم میں اُسکو لکھا گیا کہ ہم اِس مقابلہ کیلئے طیار ہیں۔ لیکن نہیں یاد ہے کہ ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ یہ عربی کتابیں اِس لئے تالیف نہیں ہوئیں کہ لوگ ہمیں عربی دان سمجھیں اور مولوی خیال کریں بلکہ ان کتابوں میں بار بار یہ جتلایا گیا ہے کہ یہ خدا کا نشان ہے اور بطور معجزہ کے مجھ کو دیا گیا ہے تا میرے دعویٰ پہ یہ بھی ایک دلیل ہو۔ مَیں نے کب اور کہاں لکھا ہے کہ عربی کتابوں سے یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی مغلوب ہو تو مجھے عربی دان مان لے۔ سو یہ اقرار کرنا چاہیئے کہ اگر تم باوجود اتنے دعویٰ فضیلت اور عربی دانی کے میرے جیسے انسان سے صاف شکست کھا جاؤ جس کی نسبت تمہیں اسی اشتہار میں اقرار ہے کہ اس شخص کو عربی دانی کی ہرگز لیاقت نہیں تو یہ نشان تم تسلیم کر لو گے اور یقین دل سے سمجھ لوگے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے اور اُسی وقت توبہ کر کے میری بیعت میں داخل ہو جاؤ گے لیکن دو مہینے کے قریب عرصہ گذر گیا کہ اب تک عبد الحق کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ گویا وہ مر گیا۔

پُورے طور پر اپنے پر ڈال لیا اور جس قدر ایک انسان ایک سچی اور واقعی بلا سے ڈر سکتا ہے اسی قدر وہ اُس پیشگوئی سے ڈرا۔ اُس کا دل ظاہری حفاظتوں سے مطمئن نہ ہو سکا اور حق کے رُعب نے اُس کو دیوانہ سا بنا دیا۔ سو خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ اُس کو ایسی حالت میں ہلاک کرے کیونکہ یہ اُس کے قانون قدیم اور سنّت قدیمہ کے مخالف ہے اور نیز یہ الہامی شرط سے مغائر اور برعکس ہے۔ اور اگر الہام اپنی شرائط کو چھوڑ کر اور طور پر ظہور کرے تو گو جاہل لوگ اس سے خوش ہوں۔ مگر ایسا الہام الہامِ الٰہی نہیں ہو سکتا۔ اور یہ غیر ممکن ہے کہ خدا اپنی قرار دادہ شرطوں کو بھول جائے۔ کیونکہ شرائط کا لحاظ رکھنا صادق کے لئے ضروری ہے۔ اور خدا اصدق الصادقین ہے۔ ہاں جس وقت مسٹر عبد اللہ آتھم اُس شرط کے نیچے سے اپنے تئیں باہر کرے اور اپنے لئے اپنی شوخی اور بے باکی سے ہلاکت کے سامان پیدا کرے تو

۱۲۱ آب منصفین کو سوچنا چاہیئے کہ یہ لوگ حق پوشی کے لئے کیسے دجّالی کام کر رہے ہیں۔ اور کس قدر شیطانی جھوٹوں کو استعمال کر کے لوگوں کو تباہ کرتے ہیں۔ اگر یہ شخص اپنی عربی دانی میں سچّا تھا اور فی الواقعہ مجھ کو محض اُمّی اور ناخواندہ اور جاہل سمجھتا تھا تو اُس کو تو خدا نے موقعہ دیا تھا کہ مَیں مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوگیا تھا اور مَیں نے حتمی وعدہ سے کہدیا تھا کہ اگر مَیں مغلوب ہوگیا تو مَیں اپنے تئیں جھوٹا سمجھونگا۔ لیکن اگر مَیں غالب ہؤا تو مجھے سچّا سمجھنا چاہیئے تو پھر کیا سبب تھا کہ وہ گریز کر گیا۔ کیا یہ انصاف کی بات نہ تھی کہ اگر مَیں مغلوب ہو جاؤں تو مجھے اپنے دعویٰ میں جھوٹا سمجھا جائے۔ لیکن اگر مَیں غالب ہو جاؤں تو مجھے صرف ایک عربی دان سمجھا جائے کیا مَیں نے یہ تمام عربی کتابیں مولوی کہلانے کے شوق سے شائع کی تھیں۔ مجھے تو مولویّت کے لفظ سے قدیم سے نفرت ہے اور بدل بیزار ہوں کہ کوئی مجھ کو مولوی کہے۔ مَیں نے تو ان کتابوں کا تالیف سے صرف خدا کا نشان پیش کیا تھا۔ کیونکہ یہ ولایت کامل طور پر ظلّ نبوّت ہے۔ خدا نے نبوّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات کے لئے پیشگوئیاں دکھلائیں۔ سو اِس جگہ بھی بہت سی پیشگوئیاں ظہور میں آئیں۔ خدا نے دُعاؤں کی قبولیت سے اپنے نبی علیہ السلام کی نبوّت کا ثبوت دیا سو اِس جگہ بھی بہت سی دُعائیں قبول ہوئیں۔ یہی نمونہ استجابت دُعا کا جو لیکھرام میں ثابت ہؤا غور سے سوچو۔!!! ایسا ہی خدا نے اپنے نبی کو شق القمر کا معجزہ دیا سو اِس جگہ بھی قمر اور شمس کے خسوف کسوف کا معجزہ عنایت ہؤا۔ ایسا ہی خدا نے اپنے نبی کو فصاحت بلاغت کا معجزہ دیا سو اِسجگہ بھی فصاحت بلاغت کو اعجاز کے طور پر دکھلایا۔ غرض فصاحت بلاغت کا ایک

وہ دن نزدیک آجائیں گے اور سزائے ہاویہ کامل طور پر نمودار ہوگی اور یہ پیشگوئی عجیب طور پر اپنا اثر دکھائے گی۔

اور توجہ سے یاد رکھنا چاہیئے کہ ہاویہ میں گرائے جانا جو اصل الفاظ الہام ہیں وہ عبداللہ آتھم نے اپنے ہاتھ سے پورے کئے اور جن مصائب میں اُس نے اپنے تئیں ڈال لیا اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹوں کا سلسلہ اُسکے دامنگیر ہوگیا اور ہول اور خوف نے اُسکے دِل کو پکڑ لیا یہی **اصل ہاویہ** تھا۔ اور سزائے موت اُسکے کمال کیلئے ہے جس کا ذکر الہامی عبارت میں موجود بھی نہیں۔ بیشک یہ مصیبت ایک ہاویہ تھا جسکو عبداللہ آتھم نے اپنی حالت کے موافق بھگت لیا لیکن وہ بڑا ہاویہ جو موت سے تعبیر کیا گیا ہے اس میں کسی قدر مہلت دی گئی۔ کیونکہ حق کا رُعب اُس نے

الٰہی نشان ہی۔ اگر اسکو توڑ کر نہ دکھلاؤ تو جس دعویٰ کیلئے یہ نشان ہے۔ وہ اس نشان اور دوسرے نشانوں سے ثابت ہے اور تم پر خدا کی حجّت قائم ہے۔ صفحہ ۱۵

یہ جواب تھا جو عبدالحق کو لکھا گیا تھا۔ لیکن اب چونکہ وقت حد اور اندازہ سے گذر گیا۔ اور اُس طرف سے کوئی جواب نہ آیا اور شیخ نجفی نے بھی چند روز کی مصلحت کیلئے صدیق اکبر اور فاروق اعظم کا پیچھا چھوڑ کر میری طرف اپنے تبرّوں کے تمام فیرونکو جُھکا دیا اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اس لافزن نجدی اور غزنوی کی سرکوبی کیلئے چند مختصر ورق عربی کے بطور نشان لکھے جائیں اور اُنپر اپنے صدق اور کذب کا حصر رکھا جائے۔ کیونکہ اگر خدا میرے ساتھ ہی اور مَیں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ ہی تو وہ اُن لوگوں کو مقابلہ کی طاقت نہیں دیگا۔ اِسلئے مَیں نے لیکھرام کی موت کے بعد ۸ مارچ ۱۸۹۷ء کو اس مضمون کے لکھنے کا ارادہ کیا۔ لیکن بباعث ضروری اشتہارات کے شائع کرنے میں کچھ توقف ہوگیا۔ اب ۱۷ مارچ ۱۸۹۷ء سے لکھنا شروع کیا ہے سو یقین رکھتا ہوں کہ مَیں اس اردو تمہید کے بعد ایک ہفتہ تک اسقدر عربی مضمون انشاء اللہ القدیر اسی کے فضل اور قوت اور توفیق سے لکھ لونگا جو مخالفوں کیلئے بصورت نشان تجلّی کریگا۔ اور مَیں اسوقت وعدہ محکم کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ان دونوں میں سے یعنی نجفی اور غزنوی میں سے اس میعاد کے اندر جو سترہ مارچ ۱۸۹۷ء سے اشاعت کے دن تک ہوسکتی ہی یعنی اُسدن کہ یہ رسالہ اُنکے پاس پہنچ جائے اس مضمون کی نظیر اسی کے حجم اور ضخامت کے مطابق اور اسی کی نظم اور نثر کے موافق بالمقابل شایع کردے اور پروفیسر عربی مولوی عبداللہ صاحب یا کوئی اور پروفیسر جو مخالف تجویز کریں ایسی قسم کھاکر جو موکد بعذاب الٰہی ہو جلسہ عام میں کہدیں کہ یہ مضمون تمام مراتب بلاغت اور فصاحت کے رُو سے مضمون پیش کردہ سے بڑھکر یا برابر ہے اور پھر قسم کھانے والا میری دُعا کے بعد اکتالیس دن تک عذاب الٰہی میں ماخوذ نہ ہو تو مَیں اپنی کتابیں جلاکر جو میرے قبضہ میں ہوں گی۔

اپنے سر پر لے لیا۔ اِس لئے وُہ خدا تعالیٰ کی نظر میں اُس شرط سے کسی قدر فائدہ اُٹھانے کا مستحق ہوگیا جو الہامی عبارت میں درج ہے۔ اور ضرور ہے کہ ہر ایک امر کا ظہور اُسی طور سے ہو جس طور سے خدا تعالیٰ کے الہام میں وعدہ ہو۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اِس ہمارے بیان میں وہی شخص مخالفت کریگا جس کو مسٹر عبداللہ آتھم کے اُن تمام واقعات پر پُوری اطلاع نہ ہوگی۔ اور یا جو تعصب اور بخل اور سیہ دلی سے حق پوشی کرنا چاہتا ہے۔

۱۶؎ اُن کے ہاتھ پر توبہ کرونگا۔ اور اس طریق سے روز کا جھگڑا طے ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد جو شخص مقابل پر نہ آیا۔ تو پبلک کو سمجھنا چاہیئے کہ وہ جھوٹا ہے۔

اور یہ کہنا کہ ممکن ہے کہ تم کسی دوسرے سے لکھوا کر اپنے نام پر پیش کروگے۔ اس کا جواب اسی قدر کافی ہے کہ ایسا دوسرا عربی دان تمھیں بھی مل سکتا ہے۔ بلکہ تم جو ہر وقت لاف مارتے ہو کہ تمہارے ساتھ ہزاروں علماء ہیں اور حسب زعم تمہارے میرے ساتھ صرف جاہلوں یا منشیوں کا گروہ ہے تو اب تمہیں شرم نہیں آتی کہ ایسی باتیں مُنہ پر لاؤ۔ تمہارے پاس تو مدد دینے کے لئے زیادہ سامان ہیں۔ کسی ادیب کے آگے ہاتھ جوڑو۔ یا ضرورت کے وقت اُس کے قدموں پر ہی گر جاؤ۔ آخر وہ رحم کرے گا اور تمہیں کچھ بنا دیگا۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ یہ تحریر گو میری ہو یا تمہارے پاگلانہ خیال سے کسی اور کی۔ اس سے تمہیں کیا غرض اور کیا واسطہ جبکہ میں اسپر حصر رکھتا ہوں کہ اس تحریر کی نظیر پیش ہونے سے مَیں سمجھ لونگا کہ مَیں کاذب ہوں تو تمہاری طرف سے کوشش ہونی چاہیئے کہ اسکی نظیر پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو تو ضرور اپنی کوشش میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیونکہ خدا سچوں کو ضائع نہیں کرتا اور اُسکے عزیز ذلیل نہیں ہوتے۔ اور مَیں مکرر کہتا ہوں کہ اسی میعاد میں تمہیں بالمقابل رسالہ شائع کر دینا چاہیئے جس میعاد میں ابتدائے سترہ مارچ ۱۸۹۷ء سے میرا رسالہ شائع ہو۔ اگر اس میں تخلف ہوگا تو پھر تمہارے بیہودہ عذرات کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔ اب میں عربی رسالہ لکھتا ہوں۔

وَمَا توفیقی الّا باللہ رَبّ انصُرنی من لدُنک رَبّ ایدنی من لدُنک رَبّ انّ قومی طردونی فآونی من لدنک رَبّ انّ قومی لعنونی فارحمنی من لدنک ارحمنی یا ربّ الارض و السّماء۔ ارحمنی یا ارحم الرحماء۔ ولا راحم الّا انت۔ انک انت حِبّی فی الدنیا و الآخرۃ وانت ارحم الراحمین توکلتُ علیک وانت لا تضیعُ المتوکّلین۔

مـــ۱۷

عُذر۔ اس عربی مضمون میں اگر کوئی سخت لفظ ہو تو میاں عبدالحق صاحب غزنوی معذور رکھیں۔
کیونکہ بقول اُنکے اِس عاجز کو عربی لکھنے کی لیاقت نہیں اور لکھنے والے کوئی فاضل ہیں جو عربی کو
لکھتے ہیں۔ پس الزام اُن نامعلوم آدمیوں پر ہے نہ ایسے شخص پر جو عربی نہیں جانتا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحَمْدُ للہ الّذِيْ جَعَلنِي مَظهرَ الاٰیات۔ وَصَیّرنی ظِلّ سیّد الکائنات

اُس خدا کو تمام تعریف ہے جس نے مجھے نشانوں کا جائے ظہور بنایا۔ اور سرور کائنات کا ظلّ مجھے ٹھہرایا

وَجَعَلَ اِسْمِیْ کَاِسْمِہٖ بانوَاعِ التفضلات۔ فاتمّ النِعم علیّ لاحمدہٗ و اکون لہٗ

اور میرے نام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے مشابہ بنا دیا۔ اس طرح پر کہ اپنی نعمتوں کو میرے پر پورا کیا تا میں اسکی

احمد تحت السّمٰوات۔ ونصّرنی ایمانَ النّاس لیُحمّدونی و اکون محمّدًا بَیْنَ المخلوقات۔

بہت تعریف کرکے احمد کے نام کا مصداق بنوں۔ اور میرے سبب سے لوگوں کے ایمان کو تازہ کیا تا وہ میری بہت تعریف کریں اور

فانا احمد وانا محمّد کما جاء فی الرّوایات۔ واعطیتُ حقیقۃ اسمیْ نبیّنا فخر

میں محمد کے نام کا مصداق بنوں۔ پس میں احمد ہوں اور میں محمد ہوں جیسا کہ روایات میں آیا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دونوں

الموجودات۔ کانعکاس الصُّوَر فی المرٰاۃ فنصلّی ونسلّم علٰی ھٰذا النبیّ الامّی

ناموں کی حقیقت عطا فرمائی گئی ہے جیسا کہ آئینہ میں صُورتوں کا انعکاس ہو جاتا ہے۔ پس ہم اس نبی اُمّی پر درُود اور سلام بھیجتے ہیں

الذي تنعکس انوارہ فی الصّالحین وَ الصّالحات۔ وَتفتح باسمہٖ ابواب البرکات

جس کے انوار نیک مردوں اور نیک عورتوں میں چمکتے ہیں۔ اور اُسکے نام کے ساتھ برکتوں کے دروازے

وتتم بنورہٖ حُجّۃ اللّٰہ علی الکافرِیْنَ والکافرات۔ وَعلیٰ آلہ الطّاھرِیْنَ

کھولے جاتے ہیں اور اُسکے نور کے ساتھ کافروں پر خدا کی حُجّت پوری ہوتی ہے اور درُود اور سلام اُسکی آل پر جو پاک مرد

والطّاھرات۔ واصحابہ المحبوبین والمحبوبات۔ وجمیع عباد اللّٰہ الصّالحین

اور پاک عورتیں ہیں۔ اور اُسکے اصحاب پر جو خدا کے پیارے بندے اور پیاری کنیزکیں ہیں۔ اور ایسا ہی تمام نیک مردوں پر

مثل۱

اَمّا بعد فاعلموا ایّھا الطّالبون۔ والاخیار المسترشدون۔ انّ اللہ اتمّ حُجّتی

بعد اسکے اے طالبو اور اچھے لوگو جو رشد کو ڈھونڈنے والے ہو تمہیں معلوم ہو کہ خدا نے میری حجّت کو دشمنوں

علی الاعداء۔ واری لی الخوارق واسبغ من العطاء۔ ورئیتم کیف نزلت الاٰیات

پر پورا کر دیا۔ اور میرے لئے اُس نے نشان دکھلائے اور میرے پر اپنی بخشش کو کامل کیا۔ اور تم نے دیکھا کہ کیونکر آسمان سے

من السماء۔ وکیف فُتحت الابواب للطّلباء۔ ثم الذین بخلوا یُنکرونني لاعنین

نشان اُترے۔ اور کیونکر طالبوں کیلئے دروازے کھولے گئے۔ پھر وہ بخل کرتے ہیں وہ لعنت کرتے ہوئے انکار ظاہر

ویترکونَ الدیانة والدّین۔ جرّدوا من غیر حق سیف العدوان۔ وشھرُوا حسام

کرتے ہیں اور دین کو بھی چھوڑتے ہیں اور دیانت کو بھی۔ انہوں نے ظلم کی تلوار ناحق کھینچ رکھی ہے۔ اور گالی اور زیادہ گوئی کی

السبّ والطغیان۔ ومَا کانوا منتھین۔ انّھم یوذوننی ویسبّوننی۔ ویکفرُوننی

خنجر اُنکے ہاتھ میں برہنہ ہے۔ اور باز نہیں آتے۔ وہ مجھے دُکھ دیتے ہیں اور دشنام دہی کرتے ہیں اور مجھے کافر

ولا اعلم لِمَ یکفرُوننی۔ ایکفرُون رجلاً یقول انّی مِنَ المُسلمین۔ یصرّون علٰی

ٹھہراتے ہیں اور مَیں نہیں جانتا کہ کیوں ٹھہراتے ہیں۔ کیا وہ اُس آدمی کو کافر کہتے ہیں جو مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ گمراہی

سُبُل الضلال والنکوب۔ فاَین خوف اللہ وتقوی القلوب۔ وَاَین سِیَر

اور بے راہی کے طریقوں پر اصرار کرتے ہیں۔ پس کہاں ہے خوف خدا اور دلوں کی پرہیزگاری؟ اور کہاں ہیں صلحاء کی

الصّلحین۔ اِما جاءتھم الاٰیات۔ اما ظھرت البیّنات۔ اما حصحص الحق

خصلتیں؟ کیا انکے پاس نشان نہیں آئے؟ کیا کھلے کھلے خوارق ظاہر نہیں ہوئے؟ کیا حق نہیں کھل گیا؟

ورُفع الشبھات۔ افتعاھدوا علٰی انھم لا یرجعون الی حق مبین۔ اوتقاسموا

اور شبہات نہیں مٹ گئے؟ کیا انہوں نے باہم عہد کر لیا ہے کہ حق کی طرف رجوع نہیں کریں گے؟ یا باہم قسمیں کھالی

علٰی انھم یصرّون علٰی تکذیب وتوھین۔ ایخوّفوننی بالسبّ والشتم والتکفیر

ہیں کہ تکذیب اور توہین پر اصرار کرتے رہیں گے؟ کیا مجھے گالی اور کافر کہنے کے ساتھ ڈراتے ہیں؟

ویتربّصون بی الدوائر بالحیل والتدابیر۔ واللہ یعلم کید الخائنین۔ انّہ یعلم ما

اور تدبیروں اور حیلوں سے میرے پر گردشوں کی اُمید رکھتے ہیں؟ خدا تعالےٰ خیانت کرنیوالوں کے مکر کو خوب جانتا ہے۔ وہ میرے دل کی

فی نفسي ونفسھم وانّہ لا یحب المفسدین۔ وانی عندہ مکین امین۔ وان بیني

باتوں اور انکے دل کی باتوں کو جانتا ہے اور وہ مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور مَیں اسکے نزدیک بامرتبہ اور امین ہوں۔ اور مجھ میں

ص۱۹

وَبینہ سِرّالا یعلمہ الاھو فویل للمعتدین۔ اتحسب الاعداء ان العداوۃ

اور اسمیں ایک بھید ہے جو اُسکو بغیر میرے خدا کے کوئی نہیں جانتا پس حد سے بڑھنے والوں پر واویلا ہو۔ کیا دشمن یہ جانتے

خیرلھم بل ھی شر لہم لوکانوا متفکرین۔ ایظنون انّھم یھدون ما بنتہ انامل

ہیں کہ دشمنی کرنا انکے لئے بہتر ہے؟ نہیں! بلکہ بد ہے اگر وہ سوچیں۔ کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عمارت کو وہ

الرحمٰن۔ او یجوحون ما غرستہ ایدی اللہ ذی المجد و السُلطان۔ کلاّ

مسمار کر دینگے؟ یا اس درخت کو جڑ سے اُکھاڑ دینگے جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا ہے؟ ہرگز نہیں!

بل انّھم من المفتونین۔

بلکہ وہ تو آزمایش میں پڑے ہوئے ہیں۔

یا معشر الجُھلاء وَالسّفھاء۔ وزمر الاعداء والاشقیاء۔ اءنتم تطفئون

اے جاہلوں اور کم عقلوں کے گروہ! اور دشمنوں اور بدبختوں کی جماعتو! کیا تم جناب الٰہی کے

نور حضرۃ الکبریاء۔ او تدوسون الصّادقین۔ اتقوا اللہ ثم اتقوا انکنتم عاقلین

نور کو بجھا دوگے؟ یا سچّوں کو پَیروں کے نیچے کچل دوگے؟ ڈرو خُدا سے ڈرو اگر عقلمند ہو۔

اَیّھا الناس فارقوا فرش الکریٰ۔ فانّ الوقت قد دنیٰ۔ وَانّ اَمرُاللہ اتیٰ۔

اے لوگو خواب کے فرشوں سے الگ ہو جاؤ! کیونکہ وقت نزدیک آگیا۔ اور خدا کا حکم پہنچ گیا۔

وانہ یرید لیحیی الموتیٰ۔ فھل تریدون حیاتا لا نزع بعدہ ولا ردیٰ۔ وَھل تحبّون

اور وہ ارادہ کرتا ہے کہ مُردوں کو زندہ کرے۔ پس کیا تم ایک ایسی زندگی چاہتے ہو جسکے بعد نہ جان کندن ہے نہ موت۔ اور

اَنْ یرضیٰ عنکم ربّکم الاعلیٰ۔ او تُصعّرون خدّکم معرضین۔

کیا تم پسند کرتے ہو کہ خدا تم سے راضی ہو جائے۔ یا مُنہ پھیرنا اور کنارہ کرنا تمہیں پسند ہے۔

واعلموا انّی اُعطیتُ قمیصَ الخلافۃ۔ وتَسَربلتُ لباسھا مِنْ

اور جان لو کہ مجھے قمیص خلافت دیا گیا ہے۔ اور جناب الٰہی سے وہ لباس میں نے

حضرۃ العزّۃ۔ فارحموا انفسکم ولا تعتدوا کل الاعتداء۔ الا ترون الیٰ مَا

پہنلیا ہے۔ پس تم اپنے نفسوں پر رحم کرو اور حد سے زیادہ مت بڑھو۔ کیا تم وہ نشان نہیں دیکھتے

تنزل مِنَ السّماء۔ اَمَا بقی فیکم رَجُل مِنَ المتقین۔ ولو کانَ ھٰذا الامر مِن

جو آسمان سے اُتر رہے ہیں؟ کیا تم میں ایک بھی پرہیزگار باقی نہیں رہا؟ اگر یہ کام بجز خدا کے اور کسی کا

صفحہ ٢٠

غیر الرحمان۔ لمزّقه الله قبل تمزیقکم یا اھل العدوان۔ انظروا کیف عنتم

ہوتا۔ تو تمہارے کاٹنے سے پہلے خدا اِس کو کاٹ دیتا۔ دیکھو تم نے کیسی تکلیف

بل مُتم فی جُھد الصباح والمساء ومددتم الی الله ید المسئلة والدعاء۔ فرددتم

اُٹھائی بلکہ صبح شام کی کوشش میں مَر گئے۔ اور خدا کی طرف سوال اور دُعا کا ہاتھ پھیلایا۔ پس تم

مخذولین فی الحافرۃ۔ وما حصل الا اضاعة الوقت وزفرات الحسرۃ۔ فما لکم

ناکام و نامراد ردّ کئے گئے۔ اور تمہیں بجز وقت ضائع کرنے اور حسرت کی آہوں کے اور کچھ حاصل نہ ہُوا۔

لا تتفکرون فی اقدار تنزل۔ ولا ترغبون فی انوار تستکمل۔ اھذا فعل الانسان

پس کیا سبب کہ تم اُس قضاء و قدر میں فکر نہیں کرتے جو اُتر رہی ہے؟ اور ان نوروں کیلئے خواہش نہیں کرتے جو کامل ہو رہے ہیں؟

اھذا من الکاذب الدجّال الشیطان۔ فلا تھلکوا انفسکم بجھلات اللسان۔

کیا یہ انسان کا فعل ہو؟ اور کیا یہ کاذب اور دجّال اور شیطان کیطرف سے ہے؟ پس تم زبان کی جہالت کے ساتھ اپنے نفسوں کو ہلاک

واستعینوا متضرعین۔ یا حسرۃ علیکم انکم لا تنظرون متوسمین۔ واذا نظرتم

مت کرو۔ اور تضرع کرتے ہوئے خدا سے مدد چاہو۔ تم پر افسوس کہ تم فراست کی نگاہ سے نہیں دیکھتے اور جب دیکھتے ہو

نظرتم لاعبین۔ ولا تمعنون خاشعین۔ اتترکون فی ھذا اللھو واللعب۔ ولا

تو کھیل کے طور پر دیکھتے ہو۔ اور دل کی غربت سے نہیں سوچتے۔ کیا تم اسی لہو و لعب میں چھوڑے جاؤ گے! اور ایک

تقادون الی نار ذات اللھب۔ ولا تسئلون عما عملتم مستکبرین۔ لا تلھکم

بھڑکنے والی آگ کیطرف کھینچے نہیں جاؤ گے۔ اور اُن کاموں سے پوچھے نہیں جاؤ گے جو تکبّر کی حالت میں تم نے کئے۔ تمہارے

اموالکم واولادکم۔ فانّ الحِمام میعادکم۔ ثم قھر الله یصطادکم۔ واین

مال اور تمہاری اولاد تمہیں دھوکہ نہ دے کیونکہ موت تمہارا وعدہ ہے۔ پھر تم قہر الٰہی کے شکار ہو جاؤ گے۔ آسمان اور

المفرّ من ربّ السّمٰوٰت والارضین۔

زمین کے پیدا کرنے والے سے تم کہاں بھاگ سکتے ہو۔

وقد رئیتم آیة الکسوف فنسیتموھا۔ ثم رئیتم آیة الله فی آتھم

تم نے کسوف کا نشان دیکھا اور اس کو بھلا دیا۔ پھر تم نے خدا کا نشان آتھم میں دیکھا اور

فکذبتموھا۔ وتجلّت لکم آیة موت احمد بیک فما قبلتموھا۔ وقرئتم کتب بلاغة

اُسکی تکذیب کی۔ اور تمہارے لئے موت احمد بیگ کا نشان ظاہر ہُوا اور تم نے اسکو قبول نہ کیا۔ اور تم نے اُن کتابوں کو

رائعة فيها آية فصاحةٍ مُعجبة۔ فكانكم ما قرءتموها۔ وظهرت فی ندوة المذاهب

پڑھا جنکی بلاغت تعجب میں ڈالنے والی تھی۔ پس گویا تم نے اُن کو نہیں پڑھا۔ اور جلسہ مذاہب میں کئی نشان

آیات فنبذتموها۔ وقد كانت معها انباء الغيب فما باليتموها۔ وكاين من

ظاہر ہوئے سو تم نے انکو ہاتھ سے پھینکدیا اور اُن نشانوں کے ساتھ غیب کی خبریں تھیں سو تم نے کچھ پروا نہ کی اور کئی اور

آیات شاهدتموها۔ فکانکم ما شاهدتموها۔ وكم من عجائب آنستموها۔ فما

نشان تم نے دیکھے۔ پس گویا نہ دیکھے۔ اور کئی عجائب کاموں کا تم نے مشاہدہ کیا۔

ظلّت لها اعناقكم خاضعين۔ والآن اشرقت آية فی عجل جسد له خوار۔ فهل

پس تمہاری گردنیں اُن کیلئے نہ جھکیں۔ اور اب لیکھرام میں جو گوسالہ بیجان تھا نشان ظاہر ہوا۔ پس کیا

فيكم من يقبلها كالاحرار۔ او تولّون مُدبرين۔ وتقولون انّ آتهم ما مات فی

تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آزادوں کیطرح اسکو قبول کرے یا تم پیٹھ پھیر وگے۔ اور تم کہتے ہو کہ آتھم میعاد کے اندر

الميعاد۔ وتعلمون انه خاف فيه قهر رب العباد۔ ففكروا الم يجب ان تُرعى

نہیں مرا۔ اور تم جانتے ہو کہ وہ خدا کے قہر سے ڈرا۔ پس سوچ لو کہ کیا واجب نہ تھا کہ الہامی

شريطة الالهام۔ ويوخر اجله الى يوم ينكر كاللئام۔ وقد سمعتم انه ما تألّى

شرط کی رعایت کی جاتی۔ اور اُس وقت تک اُسکو مہلت دیجاتی جو انکار کرے۔ اور تم سُن چکے ہو کہ جب وہ قسم کیلئے بلایا

اذا دُعی للاقسام۔ وما ذهب مُستغيثا الى الحكّام۔ فانظروا اما تحقق كذبه

گیا تو اُس نے قسم نہ کھائی اور نہ نالش کی۔ اب غور کرو کہ کیا اُس کا جھوٹ ثابت نہ ہوا۔

اما بلغ امر الى الافحام۔ انه زجّى الزمان فی صمتٍ وسكوت۔ واتم الميعاد كمضطرب

کیا یہ امر اتمام حجت تک نہیں پہنچا۔ اُس نے پیشگوئی کا زمانہ خاموشی میں گذارا۔ اور بیقراری اور سرگردانی میں

مبهوت۔ والقى نفسه فی متاعبٍ وشوائب۔ وتراءى منكسرا كانه رىٔ نوائب۔

میعاد کے زمانہ کو بسر کیا۔ اور اپنے نفس کو طرح طرح کی تکالیف میں ڈالا۔ اور ایسا شکستہ حال اپنے تئیں ظاہر کیا کہ گویا وہ مصیبتوں کا

وما تفوّه بكلمةٍ يخالف الاسلام۔ حتى اكمل الايّام۔ فهذه القرائن تحكم ببداهةٍ

مارا ہوا ہے۔ اور وہ ایک بھی ایسا کلمہ زبان پر نہ لایا جو اسلام کے مخالف ہو۔ یہانتک کہ اُسنے پیشگوئی کی میعاد کو پورا کیا۔ پس یہ تمام

انه خشی عظمة الاسلام بكمال خشية۔ وكان من قبل يجادل المسلمين۔ ويخاصم

قرائن ببداہت حکم کرتے ہیں کہ وہ عظمت اسلام سے ضرور ڈرا۔ اور پہلے اس سے وہ مسلمانوں سے بحث و مباحثہ کیا کرتا تھا اور

۲۲

كالموذيين۔ واما بعد نبأ الالهام۔ فامتنع من النزاع والخصام۔ وصار كقلم

موذیوں کیطرح لڑتا تھا۔ مگر اس پیشگوئی کے بعد وہ چُپ ہوگیا اور تمام بحث و مباحثہ اُسنے چھوڑ دیا۔ اور ایک ناکارہ قلم کیطرح

ردّی۔ وسيف صدی۔ وجهل اوصاف المصاف۔ واخلاف الخلاف۔ وكُنتُ

یا ایک زنگ خوردہ تلوار کیطرح بن گیا۔ اور لڑائی کی تعریف کو بھول گیا۔ اور مخالفت کے پستانوں کو فراموش کر دیا۔ اور

اعطيه اربعة آلاف۔ اذا قمت لاحلاف۔ فما تالّى۔ بل ولّى۔ فانظروا هٰذه

مَیں نے اُس کو قسم کھانے پر چار ہزار روپیہ دینا کیا۔ مگر اُسنے قسم نہ کھائی بلکہ مُنہ پھیر لیا۔ پس دیکھو کیا یہ سچّوں

علامة الصّادقين۔ ثم اذا انقضت اشهر الميعاد۔ فقسى قلبه ورجع الى

کی علامتیں ہیں۔ پھر جب میعاد کے مہینے گذر گئے۔ تو اُس کا دل سخت ہوگیا اور انکار اور عناد کی

الانكار والعناد۔ فلذٰلك مات بَعْدَمَا انكروابى۔ ولو انكر فى الميعاد لمات

طرف اُسنے رجوع کر لیا۔ پس وہ اسی لئے مرگیا کہ اُسنے انکار کرنا شروع کیا۔ اور اگر میعاد کے اندر انکار کرتا تو میعاد کے

فيها وفنى۔ فلاشك انّ هٰذا النبأ سوّد وجوه المنكرين۔ وارغم معاطس

اندر ہی مرجاتا۔ پس کچھ شک نہیں کہ اس پیشگوئی نے منکروں کے مُنہ کو کالا کر دیا۔ اور اُنکی ناک کو خاک کے ساتھ

المكذبين۔ وانّ فيه آيات للطالبين۔ وانّه مكتوب فى كتابى البراهين۔

رگڑ دیا۔ اور اس میں ڈھونڈنے والوں کیلئے نشان ہیں۔ اور یہ پیشگوئی میری کتاب براہین احمدیہ میں لکھی ہوئی ہے۔

وانه يوجد فى اخبار خاتم النّبيّين۔ فامنوا به ان كنتم مؤمنين۔

اور نیز احادیث خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے۔ پس ایمان لاؤ اگر ایمان لا سکتے ہو۔

ومن آياتى انّ الاحرار نافسوا فى مصافاتى۔ وآثروا لعن الخلق

اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ شریف لوگوں نے میری دوستی میں رغبت کی اور میری دوستی کیلئے لعنت خلق

لموالاتى۔ وتركوا انفسهم لنفائس نكاتى۔ وصبوا الى رويتى وجاؤا تحت

کو قبول کیا۔ اور اپنے عزیزوں کو میرے معارف کیلئے چھوڑا۔ اور میرے دیکھنے کیطرف مائل ہوئے اور میرے جھنڈے کے

راياتى۔ انّ فى ذٰلك لاٰيات للمتدبّرين۔ ومن آياتى انّ العدا رغبوا عن معارضتى

نیچے آگئے۔ اس میں تدبر کرنیوالوں کے لئے نشان ہیں۔ اور منجملہ میرے نشانوں کے یہ ہے کہ دشمنوں نے میرے مقابلہ سے کنارہ کیا

بعد ما رأوا عارضتى۔ ووجدوا كالبخيل القالى۔ بعد ما وجدوا عذوبة مقالى۔

بعد اسکے کہ میری قوت کلام کو پایا۔ اور بخیل دشمنی رکھنے والے کیطرح غصہ کیا۔ بعد اسکے جو میری شیریں کلامی کو پایا۔

وَاَلفوا بالحسد كاللئام۔ بعد ما اَلفوا دُرر الكلام۔ انّ في ذالك لاٰيات للمتعمّقين۔ صـ۳۳

اور ناکسوں کیطرح حسد سے اُلفت کی۔ بعد اسکے جو میری کلام کے موتی اُنہیں معلوم ہوئے۔ اسمیں غور کرنیوالوں کیلئے نشانیاں ہیں۔

ومن آياتى انى لبثتُ على ذالك عمرًا من الزمان۔ ولا يمهل مَن افترى على

اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ میں اس دعویٰ الہام پر ایک عمر سے قائم ہوں اور مُفتری کو خدا تعالیٰ کیطرف سے مُہلت

الله الديّان۔ ان فى ذالك لاٰيات للمتوسّمين۔ ومن آياتى انى أُعطيت عقيدةً۔

نہیں دیجاتی۔ اسمیں اہل فراست لوگوں کیلئے نشان ہیں۔ اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ مجھے ایسا عقیدہ دیا گیا

يدرء عن الطالب كل شبهة۔ ويكشف عَنْ بيضة السّر محّ حقيقة۔ انّ

ہوں کہ جو طالب کا ہر ایک شبہ دُور کرتا ہے۔ اور بھید کے انڈے میں سے حقیقت کی زردی ظاہر کرتا ہے۔ اس میں

فى ذالك لاٰيات للمستبصرين۔ ومنْ آياتى انّ الزمان نُظمَ لى فى سلك الرفاق۔

دیکھنے والوں کے لئے نشان ہیں۔ اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ زمانہ میرے رفیقوں میں منسلک کیا گیا۔

وأُنشئ المناسبات فى الانفس والآفاق۔ وكذالك أُرسلتُ عند خفوق

اور نفسی اور آفاقی مناسبات پیدا ہو گئیں۔ اور اسی طرح میں اسوقت بھیجا گیا کہ جب نامرادی کا جھنڈا

راية الاخفاق۔ انّ في ذالك لاٰيات للمتفرسين۔ ومنْ آياتى انّ الله شحذ سَيف

جنبش کر رہا تھا۔ اس میں فراست والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ خدا نے میرے

بيانى۔ وارىٰ جواهرهٗ بغرار بُرهانى۔ انّ فى ذالك لاٰيات للناظرين۔ ومنْ آياتى

بیان کی تلوار کو تیز کیا۔ اور میرے برہان کی تیزی کے ساتھ اسکے جوہر دکھلائے۔ تحقیق اسمیں دیکھنے والوں کیلئے نشان ہیں۔ اور میری نشانیوں

انّ الحق ما استسرّ عنّى حينًا۔ وجُعِل قلبى له عرينًا۔ وَجُعلتُ له مجدّدًا

میں سے ایک یہ ہے کہ ایکدم بھی سچائی مجھ سے پوشیدہ نہیں ہوئی اور میرا دل اسکا نزول گاہ بنایا گیا اور میں اُسکے لئے تازہ کرنیوالا اور

مُبينًا۔ انّ فى ذالك لاٰيات للمتأمّلين۔

کھول کر بیان کرنیوالا مقرر کیا گیا۔ اسمیں فکر کرنیوالوں کیلئے نشان ہیں۔

ايها الناس قد جاءكم لطف رَبّ العباد۔ وتعهد كم فضله تعهد

اے لوگو! تمہارے پاس خدا کی مہربانی آئی۔ اور اُسکے فضل نے تمہاری خبر گیری کی جیسا کہ

العهاد۔ عند امحال البلاد۔ فلا تردّوا نعم الله ان كنتم شاكرين۔ أءَنتم

وقت کی بارش خشک سالی کیوقت خبر گیری کرتی ہے۔ پس اگر تم شکر گذار ہو تو خدا کی نعمتوں کو ردّ نہ کرو۔ کیا تم اِس کی

۲۷

تھدّون ما شاد۔ او تمنعون ما اراد۔ وقد رئیتم انکم لم تستطیعوا آن

بناکردہ کو مسمار کردو گے۔ یا جو کچھ اُسنے ارادہ کیا اُسکو روک دوگے۔ اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہیں طاقت نہیں ہوئی کہ میری کلام

تأتوا بکلام مِن مثل کلامی۔ حتی سکتم وصمتم متندمین من الخامی۔ واشیع

جیسی کلام بنالاؤ۔ یہانتک کہ تم خود شرمندہ ہو کر چپ ہو گئے اور لاجواب ہو گئے! اور وہ کتابیں

الکتب المملوۃ بالنکات النخب۔ ولطائف النظم و بدائع النثر ومحاسن

شائع کی گئیں جو برگزیدہ نکتوں کے ساتھ پُر تھیں۔ اور لطائف نظم اور نثر سے لبالب تھیں۔ اور محاسن ادب سے

الادب۔ فما کان جوابکم الا ان قلتم انہا مِن قوم آخرین۔ فانظروا کیف

مملو تھیں۔ پس تمہارا بجز اسکے کچھ جواب نہ تھا کہ یہ کتابیں اور لوگوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ پس دیکھو تم کس طرح

عجزتم ثم صُرفت قلوبکم عن الحق فصرتم قوماً عمین حتی اذا احتدّ منکم

عاجز ہو گئے۔ پھر تمہارے دل حق سے پھیر دیئے گئے۔ پس تم ایک اندھی قوم ہو گئے۔ یہانتک کہ جب تم تیزی سے

الحجاج۔ و امتد اللجاج۔ و نبح النجفیّ والغزنویّ۔ وقالا انہ جاہل غویّ۔

حجّت بازی کرنے لگے اور تمہاری لڑائی لمبی ہو گئی اور نجفی اور غزنوی نے یاوہ گوئی کی اور کہا کہ یہ ایک جاہل گمراہ ہے۔

کتبتُ رسالتی ھٰذہ لتکون حجّۃ علی المفترین۔ ولیفتح اللہ بینی وبینکم

تب مَیں نے یہ رسالہ لکھا تا افترا کرنے والوں پر حجّت ہو۔ اور تا مجھ میں اور تم میں خدا تعالیٰ فیصلہ کردے

وھو خیر الفاتحین۔

اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

وقال الذی آذانی مِن جماعۃ عبد الجبار۔ ان ھٰذا دجّال و اکفر الکفار۔

اور عبد الجبار کی جماعت میں سے ایک موذی نے کہا۔ کہ یہ شخص دجّال اور اکفر الکفار ہے

وجاہل لا یعلم العربیّۃ ولا شیئاً مِن النکات و الاسرار۔ و اعانہ

اور ایک جاہل ہے جو عربی کو نہیں جانتا اور نہ نکات اور اسرار سے خبر رکھتا ہے۔ اور اس تالیف

علیہ قوم من العلماء المتبحّرین۔ وکذالک ظنّ النجفیّ فانظر کیف

پر بڑے بڑے علماء نے مدد کی ہے۔ اور اسی طرح نجفی نے ظنّ کیا پس دیکھ کہ کیونکر تجاوز کرنیوالوں

تشابہت قلوب المعتدین۔ وما اثبت احد منہم انہم ارضعوا ثدی الادب۔

کے دل باہم مشابہ ہو گئے۔ اور ان میں سے کسی نے ثابت نہ کیا کہ وہ پستان ادب سے دودھ پلائے گئے ہیں۔

اُوا اُعطوا من العلوم النخب۔ وما جاؤنی بالدبیب ولا بالخبیب۔ بل تکلموا

اور علوم برگزیدہ دیئے گئے ہیں۔ اور میرے پاس نہ نرم رفتار میں آئے اور نہ تیز رفتار میں۔ بلکہ عورتوں کی طرح

کالنساء متسترین۔ وما انکروا بصحة النیة۔ بل کبخیل خاطب الدنیا الدنیة۔

چھپی چھپی باتیں کیں اور صحت نیت سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ اس بخیل کی طرح جو دُنیا کا چاہنے والا ہو۔

ونبّھم اللہ فما تنبّھوا۔ وایقظتھم الآیات فما استیقظوا۔ الم یروا آیة کبریٰ

اور انکو خدا تعالیٰ نے خبردار کیا پس خبردار نہیں ہوئے اور نشانوں نے انکو جگایا پس وہ نہیں جاگے کیا انہوں نے ایک بڑا نشان دیکھا

اذا ھراق قاتل دمًا واولغ فیہ المدیٰ۔ وکان المقتول آریة خبیثا ومن العدا۔

جب قاتل نے ایک خونریزی کی اور اُسکے اندر اپنی چھری کو داخل کیا اور مقتول ایک آریہ خبیث اور دشمنوں میں سے تھا۔

فابکی اللہ من سخر من الدین وسبّ وھجا۔ والقاہ فی عذاب لا یتقضیٰ۔ و

پس خدا نے ایک ایسے شخص کو رُلایا جو دین اسلام سے ٹھٹھا کرتا اور گالیاں نکالتا تھا اور اُسکو ایسے عذاب میں ڈالدیا جس کا

نار لا یموت فیھا ولا یحییٰ۔ وضیّع کلما صنع وھدّم کلما علا۔ ان فی ذالک لآیات

کبھی خاتمہ نہیں اور ایسی آگ میں جھونک دیا جسمیں نہ مریگا اور نہ زندہ رہیگا اور اُسکے تمام کاروبار کو ضائع کیا اور اُسکی ہر ایک بلند

لاولی النھیٰ۔ وکان نبأ آتم یحکی السھا۔ بما خفی من اعین العمی وما تجلی۔

کردہ کو مسمار کیا۔ اسمیں عقلمندوں کیلئے نشان ہیں اور آتھم کی نسبت جو پیشگوئی کیگئی تھی وہ خفا میں ستارہ سہا کے مشابہ تھی اور اندھوں کی

فالقت ھذہ الآیات علیہ رداءھا۔ فاشرقا کشمس الضحیٰ۔ واضاء اعقول

نظر سے بہت پوشیدہ تھی اور ظاہر نہ تھی۔ پس اس روشنی نے اسپر چادر ڈالدی۔ پس دونوں دوپہر کے آفتاب کیطرح چمک اُٹھیں۔ اور عقلمندوں کی

العاقلین وجذب الی الحق من اتیٰ وھذہ آیة غذراء۔ وشمس بیضاء۔ فلیھتد

عقلوں کو روشن کیا اور آنیوالے کو حق کیطرف کھینچ لیا۔ اور یہ ایک نشان ہے۔ اور آفتاب روشن ہے۔ پس چاہیئے کہ ہدایت

مَن شاء۔ انّ اللہ یحبّ التوابین ویحبّ المطھّرین۔

قبول کرے جو چاہے۔ خدا توبہ کرنیوالوں اور پاکی طلب کرنیوالوں سے پیار کرتا ہے۔

وانھا تشفی النفس۔ وتنفس اللّبس۔ وتوضح المعمّی وتکشف السرّ

اور یہ لیکھرام کے قتل کا نشان جان کو تسلی دیتا ہے اور شبہ کو دُور کرتا ہے اور معمّٰی کو کھولتا ہے۔ اور بھید کی پنڈلی اور

عن ساقہ والغمّی۔ وتتم الحجّة علی المجرمین۔ فیا حسرة علی المخالفین۔ انھم

امر پوشیدہ کی ساق دکھلاتا ہے۔ اور مجرموں پر حجت پوری کرتا ہے۔ پس افسوس مخالفوں پر کہ وہ

۲۶

يتركون احكم الحاكمين۔ فكانّ الله شرّق وهم غرّبوا۔ ودعا لجمع الثمار

احکم الحاکمین کو چھوڑ جاتے ہیں۔ پس گویا خدا مشرق کی طرف گیا اور یہ لوگ مغرب کیطرف۔ اور اُسنے پھلوں کے جمع کرنیکے

وهم احتطبوا۔ وامران يؤتونی عذبًا فعذّبوا۔ وما اجتنبوا الاذٰی بل كادوا

لئے کہا اور انہوں نے خشک لکڑیاں جمع کیں۔ اور حکم کیا کہ مجھے میٹھا پانی دیں اور انہوں نے عذاب کیا۔ اور دُکھ دینے سے پرہیز نہ کی بلکہ

اَنْ يجتنّبوا۔ فردّ الله نيّاتهم عليهم فانقلبوا مخذولين۔

نزدیک ہوئے کہ پسلی توڑ ڈالیں۔ پس خدا نے اُنکی نیتیں اُنپر ڈالدیں۔ سو انجام اُنکا نامُرادی تھی۔

ومنهم رجل من الغزنيّ يسمّونه عبد الحق۔ وانّه سبّ وشتم

اور اُن میں سے ایک غزنوی شخص ہے جس کو عبد الحق کہتے ہیں۔ اور اُسنے گالیاں دیں اور

ووثب سفاهة كالبقّ۔ وانه فويسقة يذعر الاسود فی جحره بالنقّ۔ وانّ

پشہ کی طرح اُچھلا اور وُہ ایک چوہا ہے شیروں کو اپنے سُوراخ میں آواز سے ڈراتا ہے۔ اور شیطان

الخنّاس زقّه فبالغ فی الزقّ۔ وانّه كذّبَ آية الكسوف كما كُذّب مِنْ قبل

نے اُس کو غذا دی پس پُوری غذا دی۔ اور اُس نے کسوف خسوف کے نشان کی تکذیب کی جیسا کہ کفّار نے

آية القمر المنشق۔ وانّ الشّيطان لقّ عينه فذهب ببصرهٖ باللقّ۔ وَمَا

شق القمر کی تکفیر کی۔ اور شیطان نے اُس کی آنکھ پر مارا پس آنکھ نکال دی۔ اور وہ

نقّ الّا كدجاجة فنذبحه بمُدى الحق۔ ونريه جزاء النقّ۔ فما ينجو منّا بالهرب

مرغی کیطرح آواز کر رہا ہے پس ہم سچائی کی چُھری سے اُسکو ذبح کر دینگے اور اُسکی آواز کی اُسکو جزا چکھائینگے۔ پس ہم سے

والهقّ۔ ولا ينفعه كيد الكائدين۔ وانّه اَرسَلَ اليّ كتابه المملوّ من السبّ

بھاگنے کے ساتھ نجات نہیں پائیگا اور کوئی مکر اسکو فائدہ نہیں دیگا اور اُسنے اپنی وہ کتاب جو گالیوں اور تکفیر سے پُر تھی میری

والتكفير۔ وخدع الناس بانواع الدقارير۔ وذكر فيه كتابی وهذٰی وقال اهٰذا

طرف بھیجی۔ اور طرح طرح کے جھوٹوں سے لوگوں کو دھوکا دیا۔ اور میری کتاب کا ذکر کیا اور بکواس کی اور کہا کیا ایسی

مِنْ هٰذا۔ كلّا بل انه من النوكٰی۔ ولا يكاد يبين۔ وخاطبنی وادّعٰی كعارف

کتاب اس شخص کی تالیف ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ تو جاہل ہے اور بلیغ بات کہنے پر قادر نہیں اور مجھے مخاطب کر کے ایک

الحقيقة۔ وقال انّك لستَ مؤلف هٰذه الكتب الانيقة۔ ولا ابا عذر

حقیقت شناس کی طرح دعویٰ کیا اور کہا کہ تُو اِن عمدہ کتابوں کا مؤلف نہیں ہے۔ اور ان لطیف

تلك الرّسائل الرّشيقة۔ و النكات الدقيقة العميقة۔ بل استمليتها من رجال

رسالوں کا موجد اور نہ ان نکات عمیقہ کا نکالنے والا۔ بلکہ تو نے ان کتابوں کو اس صناعت

هٰذه الصناعة۔ ثم عزوتها الی نفسك لتحمد بالفضل و البراعة۔ و انا نعرف

کے مردوں سے لکھوایا ہو۔ پھر تو نے انکو اپنے نفس کیطرف نسبت دیدی ہو تا بزرگی اور کمال عقلمندی کے ساتھ تعریف کیا جائے

مبلغ علمك وما كنّا غافلين۔

اور ہم تیرا اندازہ علم جانتے ہیں اور ہم غافل نہیں۔

وشابهه فی قوله شیخ طویل اللسان۔ کثیر الهذیان۔ وزعم انّه من

اور ایک شیخ لمبی زبان والا بہت ہذیان والا عبد الحق سے مشابہ ہے۔ اُس نے گمان کیا ہے کہ

فضلاء الزمان۔ و انّه نجفی ومن المتشیعین۔ و انّه أرسل الیّ مکتوبة

وہ زمانہ کے فاضلوں میں سے ہے اور یہ شیخ نجفی ہے اور شیعہ ہے۔ اور اُس نے عربی میں میری طرف ایک خط

فی العربیّة لیخدع الناس بالکلم المُلفّقة۔ ولتحظمه قلوب العامة

لکھا۔ تا اپنے پُر تکلف جوڑے ہوئے فقروں کے ساتھ لوگوں کو دھوکا دے۔ اور تاکہ عوام الناس کے دل

ولیستمیل الیه زُمر الجاهلین۔ وما کان قوله إلّا فُضلة قول الفضلاء۔

اس کی بزرگی کریں اور تاکہ جاہلوں کو اپنی طرف میل دے۔ اور اس کا قول صرف فاضلوں کے قول کا ایک فضلہ تھا۔

وعذرة کلمتهم العذراء۔ فالعجب من جهله انه ما خاف ازراء القادحین۔

اور انکے کلمہ باکرہ کی ایک نجاست تھی۔ پس اسکی جہالت سے تعجب ہے کہ وہ عیب گیروں کی عیب گیری سے نہیں ڈرا۔

ووقف موقف مندمة وما اری الوجه کالمتندمین۔ بل انه مع ذالك

اور ندامت کی جگہ پر کھڑا ہوا۔ اور شرمندوں کی طرح مُنہ نہ دکھلایا۔ بلکہ اُسنے باوجود اسکے

بلّغ السبّ و الشتم الی الکمال۔ وما غادر سبًّا الّا کتبه کالسّفیه

سب اور شتم کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور کسی گالی کو نہ چھوڑا جسکو کمینہ رذیلوں کی طرح نہ لکھا۔

الرزال۔ ولا یعلم ما الایمان وما شِیَم المؤمنین۔ ومثل قلبه المنقبض

اور نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہے اور مومنوں کی خصلتیں کیا ہیں۔ اور اُسکے منقبض دل کی مثال ایسی ہے

کمثل یوم جوّه مُزمهر۔ ودَجنه مکفهر۔ عاری الجلدة۔ بادی الحردة شقی

جیسا کہ وہ دن جو سخت سرد ہو۔ اور اسکا دل تہ بہ تہ جما ہوا ہو۔ برہنہ پوست اور آشکارا برہنگی ایک بدبخت سے

خسر فی الدنیا والدین۔ یسبّنی ویشتمنی بطغواه۔ ولا ینظر الی مآل سابّ

دین اور دنیا میں نقصان اُٹھانیوالا ہے اپنے حد سے گذر جانیکے سبب سے مجھے گالیاں دیتا ہے اور نہیں دیکھتا کہ آریہ گالیاں

من الاریة ومأواه۔ وانّ السعید من اتعظ بسواه۔ وانّی له الرشد والهدی۔

دینے والے کا کیا انجام ہوا۔ اور نیک بخت وہ ہوتا ہے جو دوسرے کے حال سے نصیحت پکڑتا ہے اور اسکو رشد اور ہدایت

وانه لا یعلم ما التقی۔ ولا الادب المنتقی۔ وانه سلك سبل الهالکین۔

کہاں نصیب ہو وہ تو نہیں جانتا کہ پرہیزگاری کس کو کہتے ہیں اور نہ ادب برگزیدہ کی اسکو خبر ہے۔ اور وہ مرنیوالوں کی راہ چلا ہے

لا یبالی الحشر واهواله۔ ولا قهر الله ونکاله۔ وکلما کتب فلیس الا ککید۔

قیامت اور اسکے خوفوں کی پروا نہیں رکھتا۔ اور نہ خدا کے قہر اور وبال سے ڈرتا ہے۔ اور جو کچھ اُس نے لکھا وہ ایک مکر ہے۔

او أحبولة صید۔ اراد ان یفتن قلوب الجماعة۔ بافتنانه فی البراعة۔ وارعف

یا دام صید ہے۔ اُس نے ارادہ کیا کہ اپنی جماعت کے دلوں کو تفنن کلام کے ساتھ فریفتہ کرے۔ اور اُس کے

کفه البراع۔ لیری السفهاء البعاع۔ ولکنه هتك استاره۔ واری فی کل قدم

ہاتھ نے قلم کو رواں کیا تا نادانوں کو اپنی متاع دکھلائے مگر اُسنے اپنے پردے پھاڑ دیئے اور ہر ایک قدم میں اپنی لغزش

عثاره۔ وافضی فی حدیث یفضحه۔ ودخل نارًا تلفحه۔ فمثله کمثل رجل

کھائی اور اس بات کو شروع کیا جو اُسکو رسوا کریگی اور اُس آگ میں داخل ہوا جو اُسکو جلا دیگی پس اُسکی اُس شخص کی مثال

تشهّر خزیه بدقه۔ اوجدع مارن انفه بکفه۔ فلحق بالملومین المخذولین۔

ہے جس نے اپنی رُسوائی کو اپنی دف کے ساتھ مشہور کیا یا اپنی ناک کو اپنے ہاتھ کیساتھ کاٹا۔ پس ملامت اٹھانیوالے اور گمنام لوگوں میں

ومع ذالك سبّنی لیجیر فقدان فضل بیانه۔ بفضول لسانه۔ وانا نحن فلا

جا ملا۔ اور باوجود اسکے مجھ کو گالیاں دیں تا اپنی بیہودہ گوئی سے اپنی ژولیدہ بیانی کو پناہ دیوے۔ مگر ہم اُس کی دشمنی اور قول پر

نتأسف علی ما قلی وقال۔ ولا نطیل فیه المقال۔ فانه من قوم تعودوا السبّ

کچھ تاسف نہیں کرتے۔ اور نہ اسمیں کچھ زیادہ کہنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ ایک ایسی قوم میں سے ہے جن کو گالیاں

والانتصاب للازراءات۔ وحسبوه لانفسهم من اعظم الکمالات۔ فنستکفی بالله

دینے اور عیب گیری کی عادت ہے۔ اور اس عادت کو انہوں نے اپنا کمال سمجھا ہوا ہے۔ پس ہم انکے فتنہ میں مبتلا

الافتتان بمفتریاته۔ ونعوذ به من نیاته وجهلاته۔ وما نعطف الی السبّ

ہونے سے خدا کو اپنے لئے کافی جانتے ہیں۔ اور اسکی نیتوں سے خدا کی پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ اور ہم گالی کی طرف رجوع نہیں کرتے

۲۹

كما عطف هو من العناد ـ ونفوض امرنا الى ربّ العباد ـ وهو احكم الحاكمين ـ

جیساکہ اُس نے عناد سے کیا۔ اور ہم اپنا امر خدا تعالیٰ کو سونپتے ہیں۔ اور وہ احکم الحاکمین ہے۔

وكيف يكذبني مع انه ما نقض براهيني ـ وما دوّن كتد ويني ـ وما تصديت

اور کیونکر یہ شخص تکذیب کرتا ہے حالانکہ اُس نے میرے دلائل کو نہیں توڑا اور میرے مقابلہ پر کچھ لکھ نہیں سکا۔ اور میں نے ایسے دعویٰ کو

لدعوى ما كان معه الدلائل ـ بل عرضت دلائل ازيد ممّا يسئل السائل ـ و

پیش نہیں کیا جس کے ساتھ دلائل نہ ہوں۔ بلکہ میں نے زیادہ سے زیادہ جو لوگ پوچھتے ہیں دلائل پیش کر دیئے ہیں۔ اور

ما كان كلامى بالغيب بضنين ـ

میرا کلام غیب گوئی سے بخیل نہیں ہے۔

وقد ثبت عند جميع الحكّام ـ وولاة الاحكام ـ ان الدعاوى تجب قبولها

اور تمام حکام اور والیان حکم کے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بعد دلائل کے دعووں کا قبول کرنا واجب

بعد الادلة ـ كما تجب الاعياد بعد الاهلة ـ وكنت ادعيت انى انا المسيح

ہو جاتا ہے جیساکہ بعد ہلال عید کے عید کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اور میں نے دعویٰ کیا تھا کہ میں مسیح موعود

الموعود ـ والامام المهدى المعهود ـ فارى الله آياته على ذالك الادعاء ـ

اور مہدی موعود ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس دعویٰ پر اپنے یہ نشان دکھلائے۔

وسكّت وبكّت زمر الاعداء ـ وارى آية تارة فى زىّ الايجاد ـ واخرى فى

اور تمام دشمنوں کو ساکت اور لاجواب کیا۔ اور کبھی نشان کو ایجاد کی صورت پر دکھلایا۔ اور کبھی معدوم کرنے

صورة الاعدام والافناد ـ واعجز الاعداء مرة بخوارق الاقوال ـ واُخرى

کی صورت پر ظاہر کیا۔ اور کبھی قولی نشان کے ساتھ مخالفوں کو عاجز کیا۔ اور کبھی فعلی

أخزاهم بعجائب الافعال ـ وايدنى ربّى فى كل موطن ومقام ـ وما بقو دقيقة

نشان کے ساتھ اُن کو رُسوا کیا۔ اور میرے ربّ نے ہر ایک مقام اور میدان میں میری مدد کی۔ اور کوئی دقیقہ اتمام

من تبكيت وافحام ـ ومُزّقوا كل ممزق من الله مخزى المفسدين ـ ثم قيّض

حجت کا باقی نہیں رہا۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے خوب پارہ پارہ کئے گئے۔ پھر انکی بد تقدیر کی وجہ سے

قدر الله لنصبهم ووصبهم ـ انهم طعنوا فى علمى وفخروا براعتهم

خدا کی مشیّت نے انکو اس طرف کھینچا کہ انہوں نے میرے علم اور لیاقت میں طعن کیا اور اپنی بلاغت اور ادب پر ناز کیا۔

۳۰

ادہم۔ وکانوا علیہا مُصرّین۔ ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔

اس پر اصرار کیا۔ اور انہوں نے مکر کیا اور خدا نے بھی مکر کیا اور خدا سب سے بہتر مکر کرنیوالا ہے۔

فواللہ ما فکرت فی الاملاء والانشاء۔ وما کنت من الادباء والفصحاء

پس بخدا مَیں نے املا اور انشاء میں کچھ فکر نہیں کیا۔ اور مَیں ادیبوں میں سے نہیں تھا۔ اور

وما احتاج یَراعی الی من یُراعی کالرفقاء۔ بل کنت لا اعلم ما البلاغة والبراعة۔

میری قلم کسی مددگار کی محتاج نہیں ہوئی۔ بلکہ مَیں نہیں جانتا تاکہ بلاغت کسے کہتے ہیں۔

ولا ادری کیف تحصل ھٰذہ الصناعة۔ فبینما انا فی حیرة من ھٰذہ الازراء۔

اور نہیں جانتا تھا کہ یہ صناعت کیونکر حاصل ہوتی ہے۔ پس اس حالت میں کہ مَیں اس نکتہ چینی سے حیرت میں تھا۔

وقد تواتر طعنھم کالسُفہاء اذ صُبّ علی قلبی نورٌ من السماء۔ ونزل علیّ

اور اُنکا طعن سفیہوں کی طرح تواتر تک پہنچ چکا تھا۔ پس یکدفعہ ایک نُور میرے دل پر ڈالا گیا۔ اور ایک چیز

شیٔ کنزول الضیاء۔ فصرت ذا مقول جرّیّ۔ وقول سحبانیّ۔ فتبارک اللہ

روشنی کی طرح اُتری۔ پس مَیں صاحب زبان رواں اور صاحب قول سحبان وائل ہوگیا۔ پس مبارک ہے وہ خُدا

احسن الخالقین۔ ولکن ما تسلت بہ عمایات ھٰذہ العلماء۔ وظنّوا انّ رجلا

جو احسن الخالقین ہے۔ لیکن اسکے ساتھ ان علماء کی نابینائی دُور نہ ہُوئی۔ اور گمان کیا کہ ایک شخص نے

اعاننی او جمعًا من الفضلاء۔ وانہا ثمرة شجرة الاٰخرین۔ ثم بدا لھم

میری مدد کی ہے یا ایک گروہ نے فضلاء میں سے مدد کی ہے اور وہ فصاحت اوروں کے درخت کا پھل ہے۔ پھر انکو یہ سُوجھی کہ

اَن یعارضونی مشافہین۔ فاذا قمتُ فکانھم کانوا من المیتین۔ والاٰن ما

دو بدو مجھ سے مقابلہ کریں۔ پس جب مَیں کھڑا ہُوا تو گویا وہ میّت تھے۔ اور اب اُن کے

بقی فی کفھم الّا الرفث والایذاء۔ وکذالک سبّنی النجفی وما یدری ما الحیاء۔

ہاتھ میں بجز گالیوں اور ایذا کے کچھ باقی نہیں رہا۔ اور اسی طرح نجفی نے مجھے گالیاں دیں اور نہیں جانتا کہ حیا کیا چیز ہے۔

ولکنّا لا ندفع السبّ بالسبّ۔ وما کان لحمام ان یُجحر نفسہ کالضبّ۔ او

ہم گالی کا گالی کے ساتھ جواب نہیں دیتے۔ اور کبوتر کی شان میں یہ داخل نہیں کہ اس سُوراخ میں داخل ہو جسمیں سوسمار داخل

کالتنّین۔ وما نشکوہ علیٰ ما فعل۔ ولا نتأسّف علیٰ ما افتعل۔ فانھم قوم

ہوتی ہے یا سانپ۔ اور ہم اس شخص کا اسکے کام پر کچھ شکوہ نہیں کرتے اور نہ اسکے بہتان پر کچھ افسوس کرتے ہیں کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔

ماعصم من السنهم خاتم النبيّين۔ بل الله الذی هو احکم الحاکمین۔ و

جو انکی زبان سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بھی بچ نہیں سکے۔ بلکہ وہ خدا بھی جو احکم الحاکمین ہے۔ اور

لاخلفاء نبی الله ولا امهات المؤمنین۔

نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفے انکی زبان سے بچے اور نہ ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو امہات المومنین تھیں۔

الا ترٰی کیف ظنوا ظن السوء فی حضرة اصدق الصادقین۔ و

کیا تو نہیں دیکھتا کہ ان لوگوں نے حضرت اصدق الصادقین پر کس طرح ظنّ بد کیا۔ اور

کذبوا انبأ الاستخلاف وقالوا انّ علیًّا من المظلومین۔ فارادوا هدم

استخلاف کی پیشگوئی کی تکذیب کی۔ اور کہا کہ علی مظلوم ہے۔ پس ان لوگوں نے اس

ما شاد الرحمٰن۔ وکفروا بما جاء به القرآن۔ وما هذا الا ظلم مبین۔ و

عمارت کو مسمار کرنا چاہا جسکو خدا نے بنایا۔ اور قرآنی اخبار کی تکذیب کی۔ اور یہ صریح ظلم ہے۔ اور

قالوا انّ علیًّا انفد عمره مُبتلاً بلقوة النفاق۔ وما خلق فی طینته جرءة

ان لوگوں نے کہا کہ علی تمام عمر نفاق کے لقوہ میں مبتلا رہا۔ اور اسکی طینت میں راستگوئی کی جُرأت پیدا

الصدق وما تفوق در اخلاص الاخلاق۔ واذا استخلف الکفار فما ابٰی۔

نہیں کی گئی تھی۔ اور اُسنے ظاہر و باطن ایک بنانے کا دودھ نہیں پیا تھا اور جب کفار کو خلافت ملی تو اُسنے انکار نہ کیا

بل اطاعهم وعقد لهم مع رفقته الحُبا۔ اَمَرَ اَمرَ الاسلام۔ فآثر الانصات۔

بلکہ اطاعت کی اور پٹکا اور پنڈلی کو معہ اپنے رفیقوں کے انکے لئے باندھا۔ اسلام کا امر مشکل ہو گیا۔ پس اُسنے خاموشی کو اختیار کیا

واُمِّرَ الفُسّاق فمعهم اکل وبات۔ وما ذمّهم بل انشد فی حمدهم الابیات۔

اور وہ فاسق امیر کئے گئے پس اُسنے اُنکے ساتھ کھایا۔ اور شب باشی اختیار کی اور اُنکی بدگوئی نہ کی بلکہ اُنکی تعریف میں شعر بنائے۔

وکان هذا خلقه حتی مات۔ اهذا هو اسد المتشیعین۔

اور یہی اُس کا خلق تھا یہاں تک کہ مر گیا۔ کیا یہی شیعوں کا شیر ہے؟

وقالوا انّه عارض امّه الصدّیقه۔ وما بالی الشریعة ولا الطریقه۔ ولم

اور کہتے ہیں کہ اُسنے اپنی ماں صدیقہ کا مقابلہ کیا۔ اور نہ شریعت کی کچھ پروا رکھی اور نہ طریقت کی اور

یکن برًّا بوالدته ولا تقیًّا۔ بل اعقّ وصار جبّارا شقیا۔ آثر النفاق ولم یصبر

اپنی ماں سے نیکوکار نہیں تھا۔ بلکہ عاق اور جبّار اور شقی تھا۔ نفاق کو اختیار کیا اور سختی

٣٧

عَلٰی ضرٍ ومسغبة۔ واتبع النفس وترك التقى كارض معطلة۔ واسرّ الغلّ

اور بھوک پر صبر نہ کرسکا۔ اور نفس کی پیروی کی اور پرہیزگاری کو زمین خالی کی طرح چھوڑ دیا۔ اور کینہ کو پوشیدہ رکھا

ولکن ما نظر بعين غضبٰی۔ واختار النفاق فی کلّ قدم وحالٰی۔ سجد لکل من تبرّع

مگر خشمگین آنکھ سے نہ دیکھا۔ اور نفاق کو ہرایک قدم میں اختیار کیا اور خاص کیا۔ جس نے بخشش کے ساتھ احسان

باللھٰی۔ ولو کان عدو الدین والتقٰی۔ واذا عُرِض علیه حُطامٌ فقال لنفسه ھا

کیا اُسی کو سجدہ کردیا اگرچہ وہ دین اور تقویٰ کا دشمن ہو۔ اور جب کوئی مالِ دُنیا اُسپر پیش کیا گیا تو اپنے نفس کو کہا کہ لے لے۔

واثنی علی الکافرین طمعًا فی الموات۔ لا خوفًا من عقوبات المُوات۔ وصلّی خلفھم

اور زمین کے حاصل کرنے کیلئے کافروں کی تعریف کی نہ اس خیال سے کہ انکی مخالفت سے عقوبت مرگ کا اندیشہ ہے۔ اور انکے انعام

للصِلات۔ لا لبرکات الصلٰوة۔ اتخذ النفاق شرعة۔ والاقتباس منه

کیلئے انکے پیچھے نماز پڑھتا رہا نہ نماز کی برکتوں کیلئے۔ نفاق کو طریقہ پکڑا۔ اور اس کسب کو اپنی غذا پکڑی

نجعة۔ وصرف الله عنه المعارف۔ ولو کان زمر من معارف۔ فما بقی معه

اور خدا نے اس سے لوگوں کے مُنہ پھیر دیئے اور اگرچہ وہ آشنا تھے۔ پس اسکے ساتھ صحابہ کے

من سروات الصحابة۔ والا سرایا الملّة۔ حتی رجع مضطرًا ومخذولًا الٰی

جوانمردوں میں سے کوئی نہ رہا۔ اور نہ اسلام کے لشکر میں سے کوئی اس کا ساتھی ہوا یہانتک کہ بیقرار اور ناکام ہوکر

باب الصدیق۔ وکان یعلم انه کالزندیق۔ لکنّ البطن الجاءه الیه۔ وما

ابوبکر صدیق کے دروازے پر آیا اور جانتا تھا کہ یہ زندیقوں کیطرح ہے۔ مگر پیٹ نے اسکو اسکی طرف جانے کیلئے بیقرار کردیا۔ اور

وجد حطب تنور المعدة الا لدیه وانّ صاحبه اغتال بعض ولده فما امتنع

اپنے معدہ کے تنور کا ایندھن اُسنے اسی کے پاس پایا۔ اور عمرؓ نے اسکی بعض اولاد کو قتل کردیا۔ مگر وہ پھر بھی اسکی

من التردد الیه۔ وفجعه بالفدك فما غار علیه۔ بل کان علٰی بابه کالمعتکفین۔

طرف جانے سے باز نہ آیا۔ اور ابوبکر نے فدک کے معاملہ میں اُسکو دردِ پہنچایا مگر پھر بھی اُسکو غیرت نہ آئی اور ابوبکر کے دروازے پر

وتواتر علیه جور الشیخین۔ حتی جرت عبرة العینین کالعینین۔ فما انتھٰی

اعتکاف کرنیوالوں کیطرح پڑا رہا اور اسپر شیخین کا ظلم متواتر ہوا۔ یہانتک کہ آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے جاری ہوئے۔ مگر وہ اُن کے

من الرجوع الی ھٰذین الکافرین۔ بل ابدی الاطاعة بالنفاق والمَین

پاس جانے سے باز نہ آیا۔ بلکہ نفاق اور جھوٹ سے اطاعت کو ظاہر کیا۔

وَاشتد علیه غضبهم و نهبهم حتی صفرت الراحة۔ و فقدت الراحة

اور انہوں نے غارتگری سے اُس کو تباہ کیا۔ یہاں تک کہ ہتھیلی خالی ہوگئی۔ اور آرام جاتا رہا۔

فما ترك لقیاهم۔ وما کره ریّاهم۔ بل کان یستمرّ علی بابهم۔ ویستمری فضلة

مگر اُس نے اُن کا ملنا نہ چھوڑا۔ اور اُنکی خوشبو سے بیزار نہ ہوا بلکہ لازمی طور پر حاضر ہوتا رہا۔ اور اُنکے دانتوں کے فضلہ کو

انیابهم۔ وما باعدهم کالمستنکفین۔ بل کان یخالق لهم دیباجته۔ ویعرض

ہضم کرتا رہا۔ اور عار رکھنے والوں کی طرح اُن سے علیحدہ نہ ہوا۔ بلکہ اُن کی خدمت میں اپنی آبرو کو بٹہ لگاتا تھا اور اپنی

علیهم حاجته۔ و یدور علی ابوابهم کالسّائلین الملحفین۔ وکان علیه

حاجت اُنکے پاس پیش کرتا تھا اور اُنکے دروازوں پر سوالیوں کی طرح پھرتا تھا۔ اور اُسکو چاہیئے تھا

اَنْ یترك المدینة و اهلها الکافرین المرتدین۔ ولو کانوا من المترفین

کہ مدینہ کو اور اس کے باشندوں کو جو کافر اور مُرتد تھے چھوڑ دیتا۔ اور اگرچہ وہ لوگ خوشحال ہوتے

والمخصبین۔ بل کان من الواجب ان یقتعد مَهریًا۔ و یحتقل سمهریًا۔ و

بلکہ واجب تو یہ تھا کہ ایک مضبوط اونٹ پر سوار ہو جاتا اور نیزہ لٹکا لیتا۔ اور

یهاجر من ارض الی ارض۔ ویطلب رفعًا من خفض۔ وینادی بین الناس

ایک زمین سے دُوسری زمین میں چلا جاتا۔ اور پستی کے بعد بلندی طلب کرتا۔ اور لوگوں میں بلند آواز

انّ الصحابة ارتدوا کلّهم اجمعون۔ ثم اذا احسّ الایمان من قوم

سے کہتا کہ صحابہ سب مُرتد ہوگئے۔ پھر جب کسی قوم میں ایمان کو پاتا

فکان علیه ان یُلقی بارضهم جرانه۔ و یتخذهم جیرانه۔ و یجعلهم

پس مناسب تھا کہ اس زمین میں بود و باش کرتا۔ اور اُنکو اپنا ہمسایہ اور معاون

لنفسه معاونین۔ و یقتل اهل المدینة کلهم ان لم یکونوا مُسلمین۔

بناتا۔ اور تمام مدینہ کے لوگوں کو قتل کر ڈالتا اگر وہ مسلمان نہیں تھے۔

فکیف تمضمضت مقلته بنومها۔ وکان یری الملة قد اکفهر وجه یومها۔

پس کیونکر اُس کو نیند پڑی۔ اور وہ دیکھتا تھا کہ جو اسلام کا دن تھا اُس کا چہرہ تاریک ہوگیا

و امحلت بلاد الایمان والمؤمنین۔ لم لم یهاجر و لم یلق نفسه

اور ایمان اور مومنوں کے بلاد پر خشک سالی غالب آگئی۔ کیوں ہجرت نہ کی اور کیوں اپنے نفس کو دُوسروں کے

۳۴ فی ارجاء آخرین۔ وکان اعطی منطق البلاغة۔ وکان یزیّن الکلم و

کناروں میں نہ ڈال دیا۔ اور اسکو بلاغت زبان دی گئی تھی۔ اور کلمات کو خوب زینت دیتا تھا اور رنگین کرتا تھا

یلوّنها کالدباغة۔ فما نزل علیه لم یستعمل فی استمالة الناس صناعته

جیسا کہ چمڑہ کی دباغت کیجاتی ہو۔ پس اسپر یہ بلا کیا نازل ہوئی کہ اُسنے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے میں بلاغت اور فصاحت سے کام نہ لیا

وما اری فی الاصباء براعته۔ بل تمائل کل التمائل علی النفاق و

اور دلوں کو اپنی طرف پھیرنے میں اپنے حُسن بیان کو نہ دکھلایا۔ بلکہ نفاق اور تقیّہ کی طرف جھک گیا۔

التقیة۔ وحسبه للعدا کالرقیة۔ اهٰذا فعل اسد الله کلا

اور نفاق کو دشمنوں کے لئے مثل افسوں کے سمجھا کیا یہ فعل شیر خدا کا ہے۔ ہرگز نہیں

بل هو افتراء کم یا معشر الکذابین۔ انه کان حازم من الفضائل

بلکہ یہ تو اے کاذبوں کے گروہ تمہارا افترا ہے۔ علیؓ تو جامع فضائل تھا۔

مغنمًا۔ وکان بقوی الایمان توامًا۔ فما اختار نفاقا اینما انبعث۔ وما

اور ایمانی قوتوں کے ساتھ توام تھا۔ پس اُس نے کسی جگہ نفاق کو اختیار نہیں کیا۔ اور اپنے

نافق فی کل ما فعل ونفث۔ وما کان من المرائین۔ فلما نضنضتم فی شانه

قول اور فعل میں کبھی منافقانہ طریق نہیں برتا اور ریا کاروں میں سے نہ تھا۔ پس جبکہ تم اسکی شان میں ایسی

نضنضة الصل۔ وحملقتم الیه حملقة البازی المطل۔ مع دعاوی الحب

زبان ہلاتے ہو جیسا کہ سانپ۔ اور ایسا اسکی طرف دیکھتے ہو جیسا کہ باز جو شکار پر گرتا ہو۔ اور یہ سب کچھ باوجود اس محبت کے

والمصافاة۔ فکیف تقصرون فی غیره مع جذبات المعاداة۔ وکذالك استحقرتم

ہے جس کا تمہیں دعویٰ ہے تو پھر کیونکر تم اسکے غیر میں کچھ کوتاہی کر سکتے ہو کیونکہ وہاں تو دشمنی کے جذبات بھی ہیں۔ اور اسی طرح تم نے

خاتم الانبیاء۔ وقلتم دُفن معه الکافران من الاشقیاء۔ یمینا وشمالا

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر کی اور کہا کہ اسکے ساتھ دو کافر دائیں بائیں بھائیوں اور بیٹوں کی طرح دفن کئے گئے۔

کالاخوان والابناء۔ فانظروا الی توهینکم یا معشر المجترئین۔ ونحن نستفسر

سو تم اے گروہ بے باکان! اِس توہین کیطرف جو تم کر رہے ہو نظر کرو۔ اور ہم تجھ سے اے نجفی گمراہ

منك ایها النجفی الضال۔ فاجب متحملا ولا یکبر علیك السوال۔ اترضی

ایک بات پوچھتے ہیں۔ سو ٹھہر کر جواب دے اور تیرے پر سوال بھاری نہ ہو۔ کیا تو اس بات پر

ص۲۵

بأنْ تدفن امك المتوفاة بين البغيتين الزانيتين الميتين۔ اويقبر ابوك

راضی ہو سکتا ہے کہ تیری ماں دو زنا کار عورتوں کے درمیان دفن کردی جائے۔ یا تیرا باپ دو

فی قبر المجذوم بين الفاسقين۔ فان کرهت فکیف رضیت بان یُدفن

مجذوم بدکاروں کے درمیان گاڑا جائے۔ پس اگر تو اس سے کراہت کرتا ہے تو تُو کس طرح اس بات پر راضی ہوگیا

سیّد الکونین بین جنبی الکافرین الملعونین۔ ولا یعصمه فضل الله من

کہ سیّد الکونین دو کافروں ملعونوں کے درمیان دفن کردیا جائے۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل اسکو دو ظالم اور

جوار الجارين الجائرين الخبيثين۔ والكفر اكبر من الزنا واشنع عند

ناپاک کی ہمسائگی سے نہ بچائے۔ اور کفر زنا سے بہت بڑا اور آنکھوں کے نزدیک

ذوی العینین۔ ففکر کیف تحقرون خاتم النبیین۔ وتسوغون له مکروهات

زیادہ زبون ہے۔ پس سوچ کر تم لوگ کیونکر خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کر رہے ہو۔ اور وہ مکروہات

لا تسوغون لانفسكم ولا بنات وامهات ولا بنين۔

اسکے لئے جائز رکھتے ہو جو اپنے بیٹوں اور ماؤں اور بیٹیوں کیلئے جائز نہیں رکھتے۔

تبًا لكم ولما تعتقدون یا حماة الفسق والمين۔ بل دفن بجوار

خدا تعالیٰ ہلاک کرے لے جھوٹ اور دروغ کی حمایت کرنے والو! بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

رسول الله رجلان کانا صالحین۔ مطهرین مقربین طیبین۔ وجعلهما

ہمسایہ میں دو ایسے آدمی دفن کئے گئے ہیں جو نیک تھے۔ پاک تھے۔ مقرب تھے۔ طیب تھے۔ اور خدا نے اُن کو

الله رفقاء رسوله فی الحیاة وبعد الحین۔ فالرفاقة هذه الرفاقة وقل نظیره

زندگی میں اور بعد مرگ اپنے رسول کے رفقاء ٹھہرایا۔ پس رفاقت یہی رفاقت ہے جو اخیر تک نبھی اور

فی الثقلین۔ فطوبیٰ لهما انهما معه عاشا۔ وفی مدینته وفی ماواه استخلفا۔

اسکی نظیر کم پاؤ گے۔ پس انکو مبارک ہو جو انہوں نے اسکے ساتھ زندگی بسر کی اور اسکے شہر میں اور اسکی جگہ میں خلیفے مقرر کئے

وفی حجرة روضته دُفنا۔ ومن جنة مزاره ادنیا۔ ومعه یُبعثان فی یوم

گئے۔ اور اسکے کنار روضہ میں دفن کئے گئے۔ اور اُسکے مزار کے بہشت سے نزدیک کئے گئے۔ اور قیامت کو اُسکے ساتھ اٹھینگے

الدین۔ وانظر الی علیؓ انه اذا اعطی منصب الخلافة۔ فما بعد تربة

اور علیؓ کی طرف نظر کر کہ جب اُس کو منصب خلافت دیا گیا۔ پس اُس نے ان دونوں

هٰذین الاماميں من روضة خير البريّة۔ فان كان يزعم انهما ليسا مؤمنين

اماموں کی قبر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ سے علیحدہ نہ کیا۔ پس اگر وہ یہ گمان کرتا تھا کہ وہ دونوں مومن پاک

طيّبين۔ فكيف تركهما ولم ينزه قبر رسول الله عن هٰذين القبرين۔

دل نہیں ہیں۔ تو کیونکر ان کی قبروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے ساتھ شامل رہنے دیا۔

فالذنب كلّ الذنب على عنق ابن ابى طالب۔ كانه لم يبال عرض رسول الله

پس تمام گناہ علیؓ کی گردن پر ہے۔ گویا اُسنے بوجہ نفاق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ

من نفاق غالب۔ وما ارى الصدق كالمخلصين۔ أهٰذا اسد الله وضرغام

وسلم کی آبرو کی کچھ پروا نہ کی اور صدق نہ دکھلایا آیا یہی شیر خدا اور اسد اللہ ہے؟

الدين۔ أهٰذا هو الذى يحسب من اكابر المتقين۔

کیا یہ وہی شخص ہے جو اکابر پرہیزگاروں میں سے سمجھا گیا ہے؟ -

فاعلموا ان تقاة على لا تثبت الّا بعد تقاة الصديق۔ ففكر ولا

پس جان لو کہ علیؓ کی پرہیزگاری تب ثابت ہوتی ہے کہ ابوبکر صدیق کی پرہیزگاری ثابت ہو۔ پس سوچو اور

تحتد كالزنديق۔ ولا تلق بايديك الى حضرة الهالكين۔ وانكم تحبون ان

ایک زندیق کیطرح حد سے تجاوز مت کرو اور اپنے ہاتھوں سے ہلاکت کے گڑھے میں مت پڑو! اور تم دوست رکھتے ہو کہ

تدفنوا فى ارض الكربلاء۔ وتظنون انكم تغفرون بمجاورة الاتقياء۔ فما ظنكم

تم خاکِ کربلا میں دفن کئے جاؤ۔ اور گمان کرتے ہو کہ پرہیزگاروں کی ہمسائیگی سے تم بخشے جاؤ گے۔ پس اُن دو

بالسعيدين الذين دفنا الى جنبىْ نبيه القدر خاتم النبيّين۔ وامام المتقين۔

سعیدوں کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کئے گئے جو امام المتقین۔

وسيّد الشافعين۔ ويل لكم لا تتفكرون كالخاشعين۔ ولا يسفر عنكم زحام

اور امام الشافعین اور خاتم النبیّین ہے۔ تم پر افسوس کہ تم عاجزی اور غربت کے ساتھ فکر نہیں کرتے اور تعصبات کا

التعصّبات۔ ولا تعطون حسن التوفيقات۔ ولا تمعنون كالمستبصرين۔

اژدحام تم سے دُور نہیں ہوتا! اور نیک کاموں کی تمہیں توفیق نہیں ملتی۔ اور دانشمندوں کی طرح تم نہیں سوچتے -

وكيف نشكوكم على سبّكم وانكم تلعنون الصحابة كلهم الّا قليلا كالمعدومين۔

اور ہم تمہاری گالیوں کا شکوہ کیا کریں کیونکہ تم تمام صحابہ کو گالیاں دیتے ہو مگر قدر قلیل -

ص۴۷

وتلعنون ازواج رسول الله امهات المؤمنين۔ وتحسبون كتاب الله

اور نیز تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں امہات المومنین کو لعنت سے یاد کرتے ہو۔ اور گمان کرتے ہو کہ خدا کی کتاب

كلاما زيد عليه ونقص وتقولون انه بياض عثمان و انه ليس من ربّ

میں کچھ زیادہ اور کم کیا گیا ہے اور کہتے ہو کہ وہ بیاض عثمان ہے اور خدا کی طرف سے نہیں ہے

العالمين۔ فلعنكم الله بفسقكم وصرتم قومًا عمين۔ وحسبتم الاسلام

پس خدا نے بباعث فسق تمہارے کے تم پر لعنت کی اور تم اندھے ہو گئے اور تم نے اسلام کو ایسا

كوادغير ذی زرع خاليا من رجال الله المقربين۔ فايّ عرض بقي من

سمجھ لیا جیسا کہ ایک بیابان جسکی زمین خشک اور زراعت سے خالی ہے یعنے خدا کے مقربوں سے خالی ہے۔ پس کونسی عزت

ايديكم يا معشر المسرفين۔

تمہارے ہاتھوں سے باقی رہی اے حد سے نکلنے والو!؟

واريتم تصوير عليّ كانه اجبن الناس۔ واطوع للخنّاس۔ اعتلق

اور تم نے علی کی تصویر ایسی ظاہر کی کہ گویا وہ سب سے زیادہ نامرد ہے اور نعوذ باللہ شیطان کا تابع ہے۔ کافروں کے

باهداب الكافرين اعتلاق الحرباء بالاعواد۔ وآثر نار النفاق ليفيض

دامن کو اُسنے ایسا پکڑا اور ایسا اُن سے آویزاں ہوا جیسا کہ آفتاب پرست شاخوں کے ساتھ۔ اور نفاق کی آگ

عليه عباب المراد۔ اخزى نفسه بتنافي قوله وفعله۔ ورضي بشيءٍ لم

اُسنے اختیار کی تا اسپر مراد کا بہت سا پانی ڈالا جائے اپنے قول اور فعل کے تناقض سے اپنے تئیں رسوا کیا اور اس چیز سے

يكن من اهله۔ وحمد الكافرين في المحافل۔ واثنى عليهم في المجامع و

راضی ہو گیا جس کا وہ اہل نہیں تھا۔ اور کافروں کی اُسنے محفل میں تعریف کی اور مجمعوں اور قافلوں میں ان کی ثنا خوانی

القوافل۔ وحضر جنابهم وما ترك الطمع۔ حتى انزوى التاميل وانقمع۔

کی۔ اور انکی جناب میں حاضر ہوا۔ اور طمع کو نہ چھوڑا۔ یہانتک کہ اُمید گم ہو گئی اور اس کا قلع قمع ہو گیا۔

فما اووا المفاقره۔ وما فرحوا بمحامد اترعت في فقره۔ بل اغتصبوا حديقة

پس انہوں نے اسکی قسما قسم کی تہیدستی پر رحم نہ کیا اور ان تعریفوں کے ساتھ خوش نہ ہوئے جو اسکی کلام کے فقروں میں بھری ہوئی تھیں بلکہ

فدكه۔ وقاموا لفتكه۔ وما ابرزوا له دينارا۔ ليطعم بطنا امّارا۔ وما كانوا

انہوں نے اُس کا باغ فدک چھین لیا اور اسکے قتل کرنیکے لئے کھڑے ہو گئے اور اسکو ایک مہر نہ دی تا اپنے شکم حکمران کو طعام دیتا

۲۸ رٰحمین۔ وما نزلت علیه من السماء مائدة۔ وما ظهرت من الخلق فائدة۔
اور رحم کرنے والے نہیں تھے۔ اور آسمان سے اسپر کوئی مائدہ نہ اُترا۔ اور نہ خلقت سے کچھ فائدہ ہوا۔
ودیس تحت اقدام الجائرین۔ وکان لم یزل یدعو ویفتکر۔ ویصوغ
اور ظالموں کے قدموں کے نیچے کچلا گیا۔ اور ہمیشہ دُعا کرتا تھا اور سوچتا تھا اور زرگری کرتا تھا
ویکسر۔ ولم یکن من الفائزین۔ الی ان انقطعت الحیل ورکد النسیم۔
اور توڑتا تھا اور کامیاب نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ تمام حیلے منقطع ہوگئے اور ہوا ٹھہر گئی۔
وحصحص التسلیم۔ فخرّ تقیة علی بابهم۔ وطلب القوت من جنابهم
اور سر جھکانا پڑا۔ پس انکے دروازے پر تقیہ کے طور پر گر پڑا اور انکی جناب سے قوت طلب کی
وهم کانوا مستکبرین۔ وغلقت علیه ابواب اجابة الدعاء۔ وسُدّت
اور وہ متکبر تھے۔ اور اسپر دعا کے قبول کرنے کے دروازے بند کئے گئے اور حیلہ اور
طرق الحیل والاهتداء فانظر اهٰذه علامات عباد الله المؤیدین۔
ہدایت پانے کی راہ مسدود کی گئی پس دیکھ کہ کیا یہ ان لوگوں کی علامتیں ہیں جو خدا سے تائید یافتہ ہوتے ہیں
وامارات الصادقین المقبولین۔ وآثار المخلصین المتوکلین۔ ثم انظر کیف
اور کیا یہ صادقوں اور مقبولوں کی نشانیاں ہیں؟ اور مخلصوں اور متوکلوں کے آثار ہیں۔ پھر دیکھ کہ تم
حقرتم شان المرتضٰی الذی کان من المحبوبین الموفقین۔
لوگوں نے کس طرح مرتضٰی علی کی تحقیر کی ہے وہ علی جو محبوبوں اور توفیق یافتوں میں سے تھا۔
واَمّا ما طلبت منّی آیة من الاٰیات۔ فانظر کیف اراك الله اجلّ
مگر تو نے جو مجھ سے کوئی نشان مانگا ہے۔ پس دیکھ کہ خدا نے کیسا تجھے
الکرامات۔ وهو انی کنت دعوت علٰی رجل مفسد مغوی کالشیطان
بزرگ نشان دکھلایا اور وہ یہ کہ میں نے ایک مفسد کیلئے جو شیطان کی طرح بہکانے والا تھا بددُعا کی تھی۔
وتضرعت فی الحضرة لیذیقه جزاء العدوان۔ فاخبرنی ربّی انه سیُقتل
اور جناب الٰہی میں میں نے تضرع کیا تا اسکو ظلم کا مزہ چکھاوے۔ پس میرے رب نے مجھے خبر دی کہ وہ قتل کیا جائیگا
ویبعّد من الاخوان۔ وکان اسمه لیکهرام وکان من البراهمة۔ وکان معتدیا
اور اپنے بھائیوں سے دُور ڈالا جائیگا اور اُس کا نام لیکھرام تھا اور برہمنوں میں سے تھا۔ اور گالی دینے میں

۲۹۰ ص

فی السب و الشتم وجاوز الحد فی الخباثة۔ فلما دعوت علیه وتضرعت فی

حد سے بڑھ گیا تھا پس جبکہ میں نے اسپر بد دعا کی اور جناب باری

حضرة الباری۔ و اقبلت کل الاقبال علی جباری۔ سمع دعائی فی الحضرة و

میں تضرع کیا۔ اور پوری توجہ کے ساتھ حضرت احدیت میں متوجہ ہوا۔ پس جناب الٰہی میں میری دُعا سُنی

منّ علیّ ربّی بالرحمة والنصرة۔ وبشرنی ربّی بانه یموت فی ستّ سنة۔ فی

گئی اور خدا نے رحمت اور مدد کے ساتھ میرے پر احسان کیا اور میرے خدا نے مجھے خوشخبری دی کہ وہ چھ برس کے عرصہ

یوم دنی من یوم العید بلا تفاوة۔ واوما الی لیلة یوم الاحد۔ و الیٰ انه

میں مر جائے گا اور اُسدن مرے گا جو عید کے بعد کا دن ہوگا اور اتوار کی رات کا اشارہ کیا۔ اور یہ کہ بہ حکم

یقتل بحکم الرب الصمد۔ ولا یموت بمرضة۔ ویموت بقتل مهیب مع

خداتعالیٰ وہ قتل کیا جائے گا اور ہیبت ناک قتل کے ساتھ مرے گا اور حسرت کے ساتھ اور کوئی بیماری

حسرة۔ لیکون آیة للطالبین۔ فلما انقضی من المیعاد قریبًا من خمسة

نہیں ہوگی تاکہ طالبوں کے لئے نشان ہو۔ پس جب میعاد قریب پانچ برس کے گذر گئی۔

اعوام۔ و اطمئن الهالك وزعم انّ النبأ کان کاوهام۔ نزل امر الله

اور مرنے والا مطمئن ہوگیا کہ پیشگوئی ایک وہم تھا خدا کا امر اسپر نازل ہوا

علیه و اتیٰ بفتح مبین۔ ففرحت فرحة المطلق من الاسار۔ وهذه

اور فتح عظیم ظاہر کی۔ پس میں ایسا خوش ہوا جیسا کہ ایک قیدی چھوٹ کر خوش ہوتا ہے۔ اور

الناجی من حفرة التبار۔ وقبل ان یاتینی احد بفض خبر وفاته

جیسا کہ ایک شخص ہلاکت کے گڑھے سے نجات پاتا ہو اور قبل اسکے جو کوئی شخص اسکی وفات کی خبر میرے پاس لائے۔

بشرنی ربّی بمماته۔ وکنت افکر فی هٰذه البشارات۔ فاذا عبد الله جاء

میرے خدا نے اسکی موت کے بارے میں مجھے خوشخبری دی اور میں ان بشارتوں کو سوچ رہا تھا اتنے میں عبداللہ

بالتبشیرات۔ وحصحص الحق وزهق الباطل وقضی الامر من ربّ

بشارت لے کر آیا۔ اور ظاہر ہوگیا حق اور نابود ہوگیا باطل اور خدا نے فیصلہ کر دیا۔

الکائنات۔ وفرح المؤمنون کما وعد من قبل واسود وجوه اهل المعادات۔ وظهر

اور مومن خوش ہو گئے جیسا کہ وعدہ دیا گیا تھا اور دشمنوں کے مُنہ کالے ہوگئے اور خدا کا امر

منہ

أمر الله وهم كانوا كارهين۔ وكان هذا الرجل وقحا طويل اللسان۔

ظاہر ہؤا اور وہ کراہت کرتے رہے۔ اور یہ شخص نہایت بے شرم دراز زبان تھا۔

كثير السب والهذيان۔ طلب منى آية ملحا فى طلبه۔ وشرط لى ان

بہت گالیاں دیتا اور بکواس کیا کرتا تھا اُسنے مجھ سے ایک نشان طلب کیا اور طلب کرنے میں بہت اصرار کیا اور یہ

اصرح الميعاد فى علبه۔ واصرح يوم موته۔ مع اظهار شهر فوته۔ وابيّن

شرط لگائی کہ مَیں اسکے نشان میں میعاد کو کھولکر بتلادوں اور اسکے موت کے دن کی تصریح کروں اور مرنے کا مہینہ بتلادوں

كيفية وفاته۔ ووقت مماته۔ وكتب كلها ثم طالب كالمصرين۔ فلبيته

اور جس طرز سے مریگا وہ کیفیت بیان کروں اور مرنے کا وقت بتاؤں۔ اور ان سب باتوں کو لکھا اور پھر اصرار کرنیوالوں کی

ممتطيا شملة عناية الرحمان۔ ومنتضيا سيف قهر الديان۔ وكنت لفرط

طرح مجھ سے مطالبہ کیا۔ پس مَیں نے اسکے سوال کا قبول کے ساتھ جواب دیا اس حالت میں کہ میں عنایت الٰہی کی تیز رو اونٹنی پر سوار تھا

اللهج بظهور الآية۔ والطمع فى اعلاء كلمة الملة۔ اجاهد فى الحضرة الاحدية۔

اور نیز اس حالت میں جبکہ میں سزا دہندہ کی قہری تلوار کو کھینچ رہا تھا۔ اور مَیں ازبسکہ نشان کے ظاہر ہونے کیلئے حریص تھا اور اعلاء کلمہ اسلام کیلئے

واصرف فى الدعاء ما جلّ وعظم من القوة۔ ثم تركت الدعاء بعد نزول

طمع رکھتا تھا حضرت جناب باری میں مجاہدہ کرتا تھا اور جسقدر مجھ میں عظمت قوت تھی دُعا میں خرچ کرتا تھا۔ پھر میں نے سکینہ کے نازل ہونیکے بعد

السكينة۔ وتواتر الوحى الدال على الاجابة۔ فلما انقضى اربع سنة من الميعاد۔

دُعا کو ترک کر دیا۔ اور نیز اسلئے کہ ایسا متواتر الہام جو قبولیت دُعا پر دلالت کرتا ہے پس جب میعاد میں سے چار برس گذر گئے

ودنا منا عيد من الاعياد۔ القى فى نفسى ان اتوجه مرة ثانية الى الدعاء۔

اور ایک عید ہم سے قریب آگئی۔ پس میرے دل میں ڈالا گیا کہ مَیں پھر دُعا کروں۔

وكذالك اشار بعض الاصدقاء۔ فصبرت انتظر الوقت والمحل۔ واتعلل

اور ایسا ہی بعض دوستوں نے اشارہ کیا۔ پس مَیں نے صبر کیا اور مَیں وقت اور محل کا منتظر تھا۔ اور

بعسى ولعل۔ الى ان ادركتُ ليلة القدر فى اواخر رمضان۔

اب کرتا ہوں اب کرتا ہوں کا گھونٹ پی رہا تھا یہانتک کہ آخر رمضان میں مَیں نے لیلۃ القدر کو پایا۔

فعرفت انّ الوقت قد حان۔ ورئيت ليلة نشرت اردية الاستجابة

پس مَیں نے جان لیا کہ وقت آگیا۔ اور مَیں نے ایک ایسی رات کو دیکھا جس نے قبولیت کی چادریں بچھادی تھیں۔

ودعت الداعين الى المأدبة۔ ونادت كلمن خاف ناب النوب۔ وبشّرت

اور دُعا کرنیوالوں کو دعوت کی طرف بلایا تھا۔ اور ہرایک کو جو مصیبتوں کے دانتوں سے ڈرتا تھا بلایا۔ اور ہرایک کو

كل من اسلمه الياس للكرب۔ فنهضتُ للدعاء نهوض البطل للبراز۔ و

جس کو نومیدی نے غموں کے حوالہ کر رکھا تھا بشارت دی۔ پس میں دُعا کے واسطے ایسا اٹھا جیسا کہ ایک دلیر لڑنے کے

اصلتُ لسان التضرع كالعضب الجراز۔ حتى احلني التذلل مقعد

واسطے اُٹھتا ہو۔ اور مَیں نے تضرع کی زبان ایسی کھینچی جیسا کہ شمشیر بران۔ یہانتک کہ فروتنی نے بلندی کی جگہ پر

العلاء وبُشّرتُ بالاجابة من حضرة الكبرياء۔ فجلست كرجل

مجھ کو بٹھایا۔ اور قبولیت دُعا کی مجھ کو خوشخبری دی گئی۔ پس مَیں اُس شخص کی طرح بیٹھا جو

يرجع بردن ملآن۔ وقلب جذلان۔ وسجدتُ لربّ يجيب دعاء

پُر آستین کے ساتھ رجوع کرتا ہے اور دل خوش ہوتا ہے۔ اور مَیں نے اُس پروردگار کو سجدہ کیا جو بیقراروں کی دُعا

المضطرين۔ وكان في هذه الاٰية لاعلاء كلمة الملّة۔ واتمام الحجة على

سُنتا ہے۔ اور اس نشان میں کلمہ اسلام کی بلندی تھی۔ اور کافروں پر حجّت پوری

الكفرة الفجرة۔ ولكنّ الذين ملكوا اثاث عقل صغير۔ واتسموا بحمق شهير۔

ہوتی ہے۔ مگر وہ لوگ جو تھوڑی سی عقل کے مالک ہیں۔ اور وصف حماقت میں مشہور ہیں

ما آمنوا بهذه البيّنات۔ وتركوا النور واتبعوا سبل الظلمات۔ وجحدوا

وہ ان کھُلے کھُلے نشانوں پر ایمان نہیں لائے۔ اور نور کو چھوڑ دیا اور ظلمت کی پیروی کی۔ اور ظلم اور جھوٹ

بآيات الله ظلما وزورا۔ وكانوا قوما بورا۔ ومن المستكبرين۔ ويقولون

سے خدا کے نشانوں سے انکار کیا۔ اور وہ ہلاک شدہ قوم تھی۔ اور تکبّر کرنیوالے تھے۔ اور انہوں نے کہا کہ

انا نحن المسلمون۔ وليس فيهم سير المسلمين۔ في قلوبهم مرض فيزيد

ہم مسلمان ہیں۔ اور انمیں مسلمانوں کی خصلتیں نہیں ہیں۔ ان کے دلوں میں مرض ہو پس خدا اُن کے

الله مرضهم ويموتون محجوبين۔ الّا قليل منهم فانهم من الراجعين۔ و

مرض کو زیادہ کریگا اور حجاب کی حالت میں مرینگے۔ مگر اُن میں سے تھوڑے کہ وُہ رجوع کریں گے۔ اور

يبغون عرض الدنيا وعرضها ولا يتقون الله ربّ العالمين۔ فسيضرب

یہ لوگ دُنیا کا مال اور دُنیا کی عزت چاہتے ہیں اور خدا سے جو ربّ العالمین ہے نہیں ڈرتے۔ پس عنقریب ان پر

ملك٢

عليهم الذلة ويمسون اخا عيلة۔ يسئلون الناس ولا يملكون بيت ليلة۔

ذلت مار دیجائیگی اور بھوکے ننگے ہوجائیں گے۔ لوگوں سے مانگیں گے اور رات کا قوت اُن کے پاس نہیں ہوگا۔

كذالك يجزى الله الفاسقين۔

اسی طرح خدا تعالیٰ فاسقوں کو سزا دیتا ہے۔

واذا قيل لهم امنوا بما انزل الله من الأيات۔ قالوا لن نؤمن ولو كان

اور جب انکو کہا جائے کہ جو خدا نے نشان اُتارے اُن پر ایمان لاؤ۔ کہتے ہیں کہ ہم کبھی ایمان نہیں لائینگے اگرچہ

احياء الاموات۔ وطبع الله على قلوبهم بما كانوا مفترين۔ وكانوا يستفتحون

مُردے زندہ کئے جائیں۔ اور اُنکے دلوں پر خدا نے مُہر لگادی کیونکہ وہ مفتری تھے۔ اور اس سے پہلے وہ کفّار پر

من قبل۔ فلمّا جاءهم الفتح وصاب النبل۔ اعرضوا عنه فويل للمعرضين۔ و

فتح چاہتے تھے۔ پس جبکہ فتح آئی اور تیر نشانہ پر لگا۔ اس سے انہوں نے کنارہ کیا پس انپر واویلا ہے اور

جحدوا بها واستيقنتها انفسهم فما بالهم اذا ماتوا ظالمين۔ ابقى فى كنانتهم مرماة۔

اُنہوں نے انکار کیا اور دل انکے یقین کر گئے پس کیا حال ہے انکا جب ایسی حالت میں مرینگے کیا انکے تیردان میں کوئی تیر باقی

اوفى قلوبهم مماراة۔ كلّا بل مزّقهم الله كل ممزق فلا يتحرّكون الا كالمذبوحين۔

رہ گیا ہے؟ یا اُنکے دلوں میں کوئی خصومت باقی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ خدا نے اُنکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اب تو ایک حرکت مذبوحی

الا يرون كيف يفحمون الفينة بعد الفينة۔ ويخزون كل عام مع رقصهم

ہے۔ کیا نہیں دیکھتے کہ کیسے وہ وقتاً فوقتاً لاجواب کئے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک سال باوجود متکبّرانہ رقص کے ذلیل کئے

كالقينة۔ وتراءت سُحُبهم جهاما۔ ونخبهم لئاما۔ ولمعانهم ظلاما۔ وجنانهم

جاتے ہیں۔ اور انکے بادل بغیر پانی کے نکلے۔ اور اُنکے برگزیدہ لئیم ثابت ہوئے۔ اور انکی روشنی اندھیرا اور اُنکے دل

عباما۔ فايّ آيه بعده يؤمنون۔ اما احلّنى ربّى محلّ من يبلغ قصوى

بے ادب اور بے عقل ثابت ہوگئے۔ پس کس نشان پر اسکے بعد ایمان لائینگے۔ کیا میرے خدا نے مجھے اس محل پر نہیں اُتارا جو مرادیابی

الطلب۔ ونقلنى من وقد الكرب۔ الى روح الطرب۔ وايّدنى واعاننى۔

کا محل ہے۔ اور مجھے بیقراریوں کی آگ سے خوشی کی آسایش تک پہنچایا۔ اور میری تائید کی اور میری مدد کی۔

واهان كل من اهاننى۔ وارانى العيد۔ ووفى المواعيد۔ وارى الفتح كل من فتح

اور ہر ایک جو میری ذلت چاہتا تھا اُسکو ذلیل کیا اور مجھے عید دکھلائی۔ اور وعدوں کو پورا کیا اور ہر ایک آنکھ کھولنے والے کے لئے

ص۲۳

الحَیْن۔ وطوی قصۃ کیف و این۔ واتم الحجۃ علی المنکرین۔ فالحمد للہ الذی
فتح کو دکھلایا۔ اور کیونکر اور کہاں کے قصہ کو لپیٹ دیا۔ اور منکروں پر حجت پوری کر دی۔ پس اُس خدا کی تعریف ہے کہ
کفانی من غیر تدبیری۔ وجعل لی فرقانا وفرّق بین قبیلی ودبیری۔ وکنتم
بغیر میری تدبیر کے میرے لئے کافی ہوگیا۔ اور مجھ میں اور میرے مخالفوں اور دوستوں اور دشمنوں میں ایک امر فارق پیدا
لا تصغون الی العظات۔ ولا تحفظونھا بل تؤذون بالکلم المحفظات۔ فدق
کر دیا۔ اور تم لوگ نصیحت کیطرف کان نہیں دھرتے تھے۔ اور نصائح کو یاد نہیں رکھتے تھے بلکہ غصہ دینے والے لفظوں کے ساتھ
اللہ رأسکم بالآیات۔ وجاءکم سلطانہ بالرایات۔ واذ بکم بالزجر و
یاد کرتے تھے۔ پس خدا تعالیٰ نے نشانوں کے ساتھ تمہارے سر کو فتہ کیا۔ اور اُسکی حجت جھنڈوں کے ساتھ تمہارے پاس
الغضب۔ لتأخذوا نفوسکم بھذا الادب۔ فلا تستنوا استنان الجیاد
آئی اور خدا نے زجر اور غضب کے ساتھ تمہیں ادب دیا ہے تا تم اِس ادب پر قائم ہو جاؤ۔ پس تم تیز گھوڑوں کی طرح سرکشی مت کرو
وفکروا فی فعل ربّ العباد۔ لعلکم تعصمون کالراشدین۔ ما لکم تتکاید کم
اور خدا تعالیٰ کے فعل میں غور کرو تا تم رشیدوں کی طرح بچ جاؤ۔ تمہیں کیا ہوا کہ حق اور
کلمات الحق والصواب۔ وتمیلون من الیقین الی الارتیاب۔ ولا تترکون
صواب کے کلمے تم پر گراں گذرتے ہیں۔ اور یقین سے شک کی طرف جاتے ہو۔ اور مجرموں کی
سبیل المجرمین۔
راہ نہیں چھوڑتے۔
وانظروا الی آیات رئیتموھا۔ وخوارق شاھدتموھا۔ اھذہ
اور ان نشانوں کی طرف نظر کرو جنکو تم دیکھ چکے ہو۔ اور ان خوارق کی طرف جنکو تم مشاہدہ کر چکے ہو۔ کیا یہ
من المکائد الانسانیۃ۔ او من الطاقۃ الربّانیۃ۔ وانی عزمتُ علیکم
انسانی فریبوں سے ہے۔ یا خدا کی طاقت سے ہے۔ اور مَیں تمہیں قسم دیتا ہوں پس
فاشھدوا ان کنتم مقسطین۔ وانہ من کان اعطی حظا من التقوی۔ ولو
گواہی دو اگر منصف ہو۔ اور وہ شخص جو تقویٰ میں سے کچھ حصہ دیا گیا ہے۔ اگرچہ
کمصاصۃ النوی۔ فلا یکتم شھادۃ ابدا۔ واما الذی اتبع الھوی۔ وما
گٹھلی کے چھلکے کے موافق دیا گیا ہو۔ پس وہ کبھی گواہی کو پوشیدہ نہیں کریگا۔ مگر وہ شخص جو ہوا و ہوس کا پیرو ہُوا اور خدا سے

۴۴ خشی اللہ الاعلیٰ۔ وما تواضع وما استحیٰ۔ فلیظهر ما نحا و تمنّٰی۔ و لینکر

نہ ڈرا اور نہ تواضع کی نہ حیا کیا۔ پس چاہیئے کہ جو قصد کیا وہ ظاہر کرے۔ اور چاہیئے کہ

اللہ وما اولی من جدوی۔ ومن نصرته والعدوی۔ فسوف ینظر هل

خدا سے اور اُسکی بخشش سو منکر ہو جائے اور اُسکی نصرت اور عدوی سے یعنی مدد سے انکار کرے۔ پس عنقریب دیکھے گا کہ کیا

ینفعه کیدہ او یکون من الهالکین۔

اس کا مکر اسکو نفع دیتا ہے یا مرنے والوں میں سے ہو جاتا ہے۔

ایها الناس لا تحقروا اللہ والآیات۔ واستغفروا اللہ واعنوا

اے لوگو! خدا کی اور خدا کے نشانوں کی تحقیر مت کرو۔ اور اس سے گناہوں کی معافی چاہو اور اسکے سامنے

له من الفرطات۔ اجهلتم مآل قوم کذبوا من قبل هذا الزمان۔ او لکم

اپنے گناہوں کے خوف سے فروتنی کرو۔ کیا تمہیں اس قوم کا انجام بھول گیا جنہوں نے تم سے پہلے تکذیب کی۔ یا خدا نے سزا دہی سے

براءۃ فی زبر اللہ الدیّان۔ فعوذوا باللہ من ذات صدورکم ان کنتم خاشعین

کی کتابوں میں تمہیں بری رکھا گیا ہے۔ پس اپنے بدخطرات سے خدا تعالیٰ کیطرف پناہ لے جاؤ اگر ڈرنے والے ہو۔

قوموا فرادیٰ فرادیٰ۔ واجتنبوا من عادا۔ ثم فکروا اما اوتیتم مثل ما اوتی

ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور عداوت کرنیوالوں سے پرہیز کرو۔ پھر فکر کرو کہ کیا تمہیں وہ ثبوت نہیں دیئے گئے

قبلکم من الکفار۔ اما جاء تکم آیات اللہ القهار۔ اما حُقرتم بتحقیر

جو تم سے پہلے کافروں کو دیئے گئے۔ اور کیا تمہارے پاس نشان نہیں آئے۔ کیا تم خدا کی تحقیر کرنے سے حقیر اور

حضرۃ الکبریاء۔ اما قُضیت دیونکم کالغرماء۔ فوحق المنعم الذی اجلنی

ذلیل نہیں ہو چکے۔ کیا تمہارے یہ تمام قرض قرضداروں کی طرح ادا نہیں کئے گئے۔ پس اُس منعم حقیقی کی قسم ہے جس نے

هذا المحل۔ وارٰی لتصدیقی العقد والحل۔ ووهب لی الولد واهلك لی

مجھے اس محل میں داخل وارد کیا۔ اور میری تصدیق کیلئے باندھا اور کھولا اور مجھے اولاد دی۔ اور میرے لئے دشمنوں کو

العدا اللئام۔ وارٰی فی آیاته الایجاد والاعدام۔ وارٰی فی ندوۃ المذاهب

ہلاک کیا۔ اور اپنے نشانوں میں ایجاد اور اعدام کو دکھایا۔ اور مذہب کے جلسہ میں پیدا کرنے کا

اعجاز الانشاء۔ ثم ارٰی فی العجل المقتول اعجاز الافناء۔ واظهر آیة القول

نشان دکھلایا۔ اور گوسالہ مقتول میں مارنے کا نشان دکھلایا۔ اور قولی نشان اور فعلی

ص۲۵

وآیة الفحل للناظرین۔ وارى الکسوف والخسوف فی رمضان۔ وافحمکم

نشان دیکھنے والوں کیلئے دکھلایا۔ اور خداتعالیٰ نے کسوف اور خسوف تم کو رمضان میں دکھلایا۔ اور میری بلاغت

ببلاغتی وعلمنی القرآن۔ فسکتم بل متم مع غلوکم فی العناد۔ واخزیتم

کے ساتھ تم کو ملزم کیا اور مجھکو قرآن سکھلایا۔ پس تم چپ ہوگئے بلکہ باوجود عناد کے مرگئے۔ اور تم رسوا کئے گئے۔

ورمیت عظمتکم بالکساد۔ فاصبحتم کالمغبونین۔ ان ھذا الحق فلا تکونوا من الممترین۔

اور تمہاری بزرگی کی سرد بازاری ہوئی۔ پس زیاں کاروں کیطرح تمنے صبح کی۔ یہ سچ ہے پس تم شک کرنیوالوں میں سے مت ہو۔

ایھا الناس انی جئتکم من الرب القدیر۔ فھل فیکم من یخشی قھر

اے لوگو! مَیں ربّ قدیر کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ پس کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو اس

ھذا الغیور الکبیر۔ او تمرّون بنا غافلین۔ وانکم تناھیتم فی المکائد۔

غیور کبیر سے خوف کرے۔ یا غفلت کے ساتھ ہم سے گذر جاؤگے۔ اور تم نے اپنے مکروں کو انتہا تک پہنچا دیا۔

وتمادیتم فی الحیل کالصائد۔ فھل رئیتم الا الخذلان والحرمان۔ وھل

اور شکاریوں کی طرح حیلہ بازی میں بڑی دیر لگائی۔ پس کیا تم نے بجز خذلان اور محرومی کے کچھ اور بھی دیکھا۔ اور کیا تم نے

وجدتم ما اردتم غیر ان تضیعوا الایمان۔ فاتقوا اللّٰہ یا ذراری المسلمین۔ اما تنظرون

وہ امر پایا جس کو ڈھونڈا بغیر اسکے کہ ایمان کو ضائع کرو۔ پس اے مسلمانوں کی اولاد خدا سے ڈرو۔ کیا تم نہیں دیکھتے

کیف اتم اللّٰہ لی قوله۔ واجزل لی طوله۔ فما لکم لا تلفتون وجوھکم الی

کہ خدا نے کیسے میری بات کو پورا کیا اور اپنی بخشش میرے لئے بہت دکھلائی۔ پس تمہیں کیا ہوگیا کہ خدا کے نشانوں کی طرف

آیات الخبیر العلام۔ وتنصلون لی اسھم الملام۔ اما رئیتم بطل زعمکم۔

منہ نہیں کرتے۔ اور میرے لئے ملامت کے تیر پیکان پر رکھتے ہو۔ کیا تم نے اپنے زعم کا بطلان نہیں دیکھا۔

وخطأ وھمکم۔ فلا تقوموا بعدہ للذم۔ ولا تنحتوا فریة بعد العجم۔ وکفوا

اور اپنے وہم کی خطا تم پر ظاہر نہیں ہوئی۔ پس اسکے بعد مذمت کیلئے کھڑے مت ہو اور بعد آزمایش کے جھوٹ کو مت تراشو

السنکم ان کنتم متقین۔ توبوا الی اللّٰہ کرجل سقط فی یدہ۔ وخشی مآله

اور زبانوں کو بند کرو۔ اگر تم متقی ہو۔ اُس آدمی کی طرح توبہ کرو جو شرمندہ ہوتا ہے۔ اور اپنے انجام اور

وسوء مقعدہ۔ وان اللّٰہ یحب التوابین۔

بدعاقبت سے ڈرتا ہے۔ اور خدا توبہ کرنیوالوں سے پیار کرتا ہے۔

٢٦ ص

وانی علّمتُ مذ بورکت قدمی۔ وأیّد لسنی وقلمی۔ انّ الّذین اتخذوا

اور مجھے اس روز سے جو میرا قدم مبارک کیا گیا۔ اور میری قلم اور زبان کو مدد دی گئی۔ اس بات کا علم دیا گیا ہی کہ

العناد شرعة۔ وکلم الخبث نُجعة۔ انھم سیخذلون۔ و یغلبون

جن لوگوں نے عناد کو اپنا طریقہ پکڑا ہے اور ناپاک کلموں کو غذا ٹھہرایا ہی عنقریب وہ ناکام رہیں گے اور مغلوب کئے

و یُخسأون۔ ولا یلقون بغیتہم ولا ینصرون۔ وتحرقہم جذوتہم فھم من

جائینگے اور رد کئے جائینگے اور اپنی مراد کو نہیں پائینگے اور مدد نہیں دیئے جائینگے اور انکا شعلہ انہیں کو جلائیگا۔ اور

جذوتھم یُعدمون۔ واما الذین سعدوا منہم فسیُھدون بعد ضلالھم

معدوم کئے جائیں گے۔ مگر وہ جو سعید ہیں وہ گمراہی کے بعد ہدایت یاب کئے جائینگے۔

ویتدارکھم رُحم ربّھم قبل نکالھم۔ فیستیقظون مُسترجعین۔ و یترکون

اور وبال سے پہلے خدا کا رحم انکو سنبھال لیگا۔ پس اِنّا لِلّٰہ کہکر جاگ اُٹھیں گے۔ اور کینے اور

حقدا ولددا۔ ویخرّون علی الاذقان سجّدا۔ ربّنا اغفرلنا انّا کنّا خاطئین۔

جھگڑے چھوڑ دینگے۔ اور سجدہ کرتے ہوئے ٹھوڑیوں پر گریں گے۔ کہ خدایا ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے۔

فیغفر اللّٰہ لھم وھو ارحم الراحمین۔ فیومئذٍ ینعکس الامر کلہ و یتجلی اللّٰہ

پس خدا انکو بخش دیگا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ پس اُس وقت تمام باتیں اُلٹ جائیں گی اور خدا نظر کرنیوالوں

للنّاظرین۔ وتری الناس یأتوننا افواجا۔ وتری الرحمة امواجا۔ وتتم کلمة

کے لئے ظاہر ہو جائیگا اور تو لوگوں کو دیکھے گا کہ فوج در فوج ہمارے پاس آتے ہیں اور تو رحمت کو دیکھے گا کہ موجزن

ربّنا صدقا وعدلا وتری کیف ینیر سراجا۔ فحینئذٍ تشرق ایّام اللّٰہ و

ہو رہی ہے اور صدق اور عدل سے ہمارے رب کا کلمہ پورا ہو جائیگا اور تو اُسے دیکھے گا کہ کس طرح چراغ کو روشن کرتا ہی۔ پس

تفنی فتن المفسدین۔ ویقضی الامر باتمام الحجّة والافحام۔ وتھلک الملل

اسوقت خدا کے دن چمکینگے اور مفسدوں کے فتنے فنا کئے جائینگے اور اتمام حجت سے امر پورا کیا جائیگا اور بجز اسلام

کلھا غیر الاسلام۔ وتری القترة رھقت وجوہ الکافرین۔ فما لکم الی

ہر یک ملت ہلاک ہو جائیگی۔ اور تو جھوٹوں کے مُنہ پر غُبار پائے گا۔ پس تمہیں کیا ہو گیا اور

ما تکذّبون۔ اتجعلون رزقکم انکم تکفرون۔ اغرتکم کثرة علماء کم۔

کب تک تم تکذیب کروگے۔ کیا اس الٰہی سلسلہ سے تمہارا یہی حصہ ہی کہ تم تکفیر کرو۔ کیا تمہارے علماء کی کثرت اور تمہاری

ص۴۷

وتظاهر آراء كم۔ وقد رئيتم مبلغ علمكم وعلم فضلاءكم۔ وشاهدتم

راؤں کے اتفاق نے تمہیں مغرور کیا ہے اور تم نے اپنے علم اور اپنے فاضلوں کے علم کا اندازہ بھی دیکھ لیا اور تم نے اپنے

نقص فهمكم ودهاءكم۔ وانستم كيف وليتم مدبرين۔

نقص عقل اور فہم کا مشاہدہ بھی کر لیا۔ اور تم نے دیکھ لیا کہ کس طرح تم نے شکست کھائی۔

وايّها النجفي لم توذيني وقد رئيت آياتي۔ وشاهدت حججي وبيّناتي۔

اور اے نجفی تو مجھے کیوں دکھ دیتا ہے اور تو میرے نشانوں کو دیکھ چکا ہے اور میری براہین کو سن چکا ہے۔

ثم ابيتَ وهذيتَ۔ فقاتلك الله كيف هذيتَ وقد رئيت آثار

پھر تو نے نافرمانی کی اور بکواس کی۔ پس خدا تجھے ہلاک کرے یہ کیسی بکواس تو نے کی حالانکہ صادقوں کے نشان تو نے

الصّادقين۔ ايّها الثعلب أأنك تخوفني وتغرى على هٰذه الدولة۔ و

دیکھ لئے۔ اے لومڑی کیا تو مجھے ڈراتا ہے اور اس گورنمنٹ کو مجھ پر برانگیختہ کرتا ہے۔ اور

ما رأت منّا الدولة الّا الاخلاص والنصرة۔ والله يحفظ عباده من مكائد

اس گورنمنٹ نے ہم سے بجز اخلاص اور نصرت کے کچھ نہیں دیکھا۔ اور خدا تعالیٰ خبیثوں کے فریبوں سے اپنے

الخبيثين۔ ثم انك اخترت في كل امر طريق الدجل والضَّيم۔ ورعدتَ

بندوں کو بچا رکھتا ہے۔ پھر تو نے ہر یک امر میں دجل اور ظلم کا طریق اختیار کیا ہے۔ اور اس بادل کی طرح

كالجهام لا كالغَيم۔ ونطقت كالمعارف العرفاء مع البعد والرَّيم۔ فما هٰذا

تو نے گرج دکھلائی جس میں پانی نہ ہو۔ اور تو نے رُوشناسوں کی طرح کلام کی حالانکہ تو دُور اور مہجور رہے۔ پس یہ

أصحبت ابليس ذات العُوَيم۔ او هٰذا من سير المتشيّعين۔ وخاطبتني

کیا طریق ہے کیا تو چند روز ابلیس کی شاگردی میں رہا ہے۔ یا یہ شیعوں کی عادت ہی ہوتی ہے۔ اور تو نے اپنے خطوں

في رسالاتك۔ وقلت اني جبت البلاد لمباراتك۔ وما هٰذا الّا زور مبين۔

میں مجھ کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ ”ہم نے تیرے مباحثہ کیلئے دُور دراز سفر طے کیا ہے“ یہ سراسر جھوٹ ہے۔

بل الحق انك سافرت لهوىً من الاهواء۔ وسمعت الريف۔ فطمعت

بلکہ حق بات یہ ہے کہ بعض نفسانی خواہشوں کیلئے تُو نے سفر کیا ہے۔ اور اس مُلک کی تُو نے حالت اچھی سُنی۔ پس

الرغيف كالفقراء۔ ووردت هٰذه الديار من بُرهة طويلة۔ لا من مدة

روٹیوں کی طمع تجھے دامنگیر ہوئی۔ اور تو ایک مُدّت دراز سے اِس مُلک میں ہے۔ نہ کہ تھوڑے

۴۸

قليلة۔ فانظر الى كذبك يا رئيس المفترين۔ واظن ان بلادك أمحلت

عرصہ سے۔ پس اے رئیس المفترین اپنے جھوٹ کی طرف دیکھو اور میں گمان کرتا ہوں کہ تیرے ملک میں قحط

او المتربة عليك اشتدت۔ ففررت الى بلاد المخصبين۔

پڑ گیا یا تجھ پر فقر و فاقہ غالب آگیا۔ پس تو اس سبب سے ان لوگوں کے ملک کی طرف دوڑا جو رزق

لتدور حول البيوت۔ وتكسب القوت كبني غبراء مشقشقين۔

کی کشادگی رکھتے ہیں۔ تا کہ گداؤں کی طرح چلا کر بھیک مانگ کر گذارہ کرے۔

فما اجاءك الا فقرك الى مغنانا الخصيب۔ فالقيت بها جرانك وآثرت

پس ہمارے سر سبز ملک کیطرف تیرا فقر و فاقہ تجھ کو کھینچ لایا۔ پس تو نے یہاں اپنی گردن کو ڈالدیا اور

المحبوب على الحبيب۔ ثم سترت الامر يا مضطرم الاحشاء۔ ومضطرًا

وطن کے دوستوں پر اناج کو اختیار کرلیا۔ پھر تو نے اے بھوک کے جلائے ہوئے اور طعام شب کے محتاج حقیقت کو

الى العشاء۔ وتجافيت عن طرق الصادقين۔ هٰذا غرضك ومنيتك

پوشیدہ کردیا۔ اور سچوں کی راہ سے برگشتہ ہوگیا۔ یہ تیری غرض اور آرزو اس سفر سے

من هٰذا السفر۔ ولكنك سترجع خائبا ولا ترى فائزًا وجه الحضر

ہے۔ مگر تو خائب و خاسر رجوع کریگا اور کامیابی میں اپنا وطن نہیں دیکھے گا۔

فاسترجع على ضلة المسعى۔ وامحال المرعى۔ وسوء الرجعى۔ واخسأ

پس اپنی سعی ضائع ہونے پر اناللہ کہہ اور نیز چراگاہ کے قحط پر اور بد بازگشت پر افسوس کر اور دُور ہو

فانك من المفسدين۔ واني التقطت لفظك كلما نفثت۔ ورددتُ عليك

کیونکہ تو مفسد ہے۔ اور میں نے جو کچھ تو بولا تھا تیرے ہی لفظ لئے ہیں۔ اور جو کچھ تو نے بدگوئی کی

جميع ما رفثت۔ فكلما سقط عليك فهو منك يا اخا الغول۔ وليس منّا

میں نے تجھے واپس دیدی۔ پس جو کچھ تیرے پر گرا وُہ تیری ہی طرف سے ہے اے برادر غول۔ اور ہماری طرف سے

الا جواب الغوي الجهول۔ وما كنّا سابقين۔ ولو كنت تخاف عرضك

تو صرف جواب ہے۔ اور ہم نے سبقت نہیں کی۔ اور اگر تجھے اپنی عزت اور آبرو کا اندیشہ

وعزتك۔ لهذّبت قولك ولفظتك۔ ولكن كنت من السفهاء السافلين

ہوتا۔ تو تو مہذبانہ کلام کرتا۔ مگر تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا۔

ص۴۹

وَ اَمَّا نحن فلا یصیبنا ضر بکلماتکم۔ و یرجع الیکم سھم جھلاتکم۔

مگر ہم پس ہمیں تمہاری باتوں سے کچھ تکلیف نہیں پہنچ سکتی۔ اور تمہارے تیر تمہاری طرف ہی لوٹ جاتے ہیں۔

وَمَا تفترون کالفاسقین۔ وکذالک اذا اشتہر افیکۃ الافّاکین علیٰ

اور جو کچھ تم افترا کرتے ہو وہ تم پر ہی آتا ہے اور اسی طرح جب جھوٹ باندھنے والوں نے ناحق لوگوں کو خونی

غیر سفّاکین۔ فامددتم الھنود کالمحتالین۔ وقلتم انّ ھٰذا الرجل

بنایا جو خونی نہیں تھے۔ پس تم نے حیلہ گروں کی طرح ناحق ہندوؤں کو مدد دی اور تم نے کہا کہ جیسا کہ لیکھرام ایسا ہی

کرجلکم فخذوہ ان کان من المختالین۔ وما قام منکم احد لنستوفی

یہ شخص ہے پس اگر یہ قاتل ہے تو اسکو پکڑ لو۔ اور کوئی تم میں سے کھڑا نہ ہوا تا ہم اس سے

منہ الیمین۔ وما کان امر احد منکم من غیر ان یمین۔ لا تبطروا ولا

قسم لیتے۔ اور تمہارا اور کوئی کام نہ تھا بغیر اسکے جو جھوٹ بولو مت اتراؤ اور نہ اپنی

تفرحوا بکثرۃ جمعکم۔ فان اللہ قادر علیٰ قمعکم۔ فاجتنبوا البطر مرتاعین۔

کثرت کے ساتھ خوش ہو۔ کیونکہ خدا تمہاری بیخ کنی پر قادر ہے پس ڈرتے ہوئے اترانے سے پرہیز کرو

ولا تقولوا ان الزحام جمعوا علیک لاعنین۔ وقد کُذّب الرُّسل من قبل

اور یہ مت کہو کہ لوگ تجھ پر بالاتفاق لعنت کرتے ہیں۔ اور پہلے اس سے رسولوں کی تکذیب کی گئی

واوذوا ولعنوا حتیٰ اذا جاء امر اللہ فسوّد وجوہ المکذبین۔

اور دکھ دیئے گئے اور لعنت کئے گئے۔ یہانتک کہ جب خدا کا امر آیا تو مکذّبوں کا منہ کالا کیا گیا۔

وقد جرت عادۃ اللہ فی اولیاءہ۔ ونخب اصفیاءہ۔ انھم یوذون

اور خداتعالیٰ کی عادت اسکے اولیاء اور برگزیدوں میں اس طرح پر جاری ہوئی ہے کہ وہ اپنے ابتدا

فی مبدء الامر۔ و یُسلط علیھم اوباش من الزُمَر۔ فیسبّونھم و

امر میں دکھ دیئے جاتے ہیں اور اوباش آدمی ان پر مسلّط کئے جاتے ہیں۔ پس وہ اوباش انکو گالیاں دیتے

یشتمونھم و یکفّرونھم مستھزئین۔ ولا یبالون الافتراء۔ و یقولون

ہیں اور بدزبانی کرتے ہیں اور ٹھٹھا کرتے ہوئے کافر ٹھہراتے ہیں۔ اور افتراؤں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور طرح طرح کی باتیں انکے

فیھم اشیاء۔ و یغری بعضھم بعضًا بانواع المکر والتدابیر۔ ولا یغادرون

حق میں کہتے ہیں۔ اور انکے بعض بعض کو طرح طرح کے مکروں اور تدبیروں سے اکساتے ہیں اور جھوٹ اور فریب سے

شیئًا من المکائد والدقاریر۔ ویفترون مجترئین۔ ویریدون ان یطفئوا

کوئی چیز بھی اُٹھا نہیں رکھتے۔ اور جرأت کے ساتھ افترا کرتے ہیں۔ اور ارادہ رکھتے ہیں کہ اُنکے نوروں کو

انوارھم۔ ویخرّبوا دارھم۔ ویحرقوا اشجارھم۔ ویضیعوا ثمارھم۔ وکذالک

بجھا دیں۔ اور اُنکے گھر کو خراب کردیں۔ اور اُنکے درختوں کو جلا دیں۔ اور انکے پھلوں کو ضائع کردیں۔ اور اسی طرح

یفعلون متظاھرین۔ ویزمعون ان یدوسوھم تحت اقدامھم۔ ویمزّقوھم

ایکدوسرے کی پشت ہو کر کرتے رہتے ہیں۔ اور ارادہ کرتے ہیں کہ انکو اپنے پیروں کے نیچے کچل دیں۔ اور تلوار کے ساتھ

بحسامھم۔ ویجعلوھم احقر المحقرین۔ فاذا تمّ امر التوھین والتحقیر

انکو ٹکڑے ٹکڑے کردیں۔ اور سب ذلیلوں سے زیادہ ذلیل کردیں۔ پس جسوقت توہین اور ایذا کا امر کمال کو پہنچ گیا۔

والایذاء۔ وظھر ما اراد اللّٰہ من الابتلاء۔ فیتموّج حینئذ غیرۃ اللّٰہ لاحبّائہ

اور جو ابتلا خدا کے ارادہ میں تھا وہ ہوچکا۔ پس اُسوقت خداتعالیٰ کی غیرت اُسکے دوستوں

من السّماء۔ ویطلع اللّٰہ علیھم ویجدھم من المظلومین۔ ویریٰ انھم ظُلموا

کیلئے جوش مارتی ہے۔ اور خدا انکی طرف دیکھتا ہے اور انکو مظلوم پاتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ وہ ظلم کئے گئے۔

وسُبّوا وشُتموا وکُفّروا من غیر حقٍّ واُوذوا من ایدی الظالمین۔ فیقوم

اور گالیاں دیئے گئے اور ناحق کافر ٹھہرائے گئے اور ظالموں کے ہاتھ سے دُکھ دیئے گئے۔ پس وُہ کھڑا ہوتا ہے

لیُتمّ لھم سُنّتہ۔ ویریھم رحمتہ۔ ویویّد عبادہ الصالحین۔ فیُلقی فی قلوبھم

تاکہ اُن کیلئے اپنی سُنّت پوری کرے اور اپنی رحمت کو دکھلائے۔ اور اپنے نیک بندوں کی مدد کرے۔ پس اُنکے دلوں میں ڈالتا ہے

لیقبلوا علی اللّٰہ کلّ الاقبال۔ ویتضرعوا فی حضرتہ فی الغدوّ والاٰصال۔ و

تاکہ پورے طور پر خداتعالیٰ کیطرف متوجہ ہوں۔ اور صبح شام اُس کی جناب میں تضرّع کریں۔ اور

کذالک جرت سنّتہ فی المقربین المظلومین۔ فتکون لھم الدولۃ والنصرۃ

اسی طرح اس کی سُنّت اُس کے مقربین کی نسبت جاری ہے۔ پس آخرکار دولت اور مدد اُنکے

فی آخر الامر۔ ویجعل اللّٰہ اعداءھم طعمۃ الاسد والنمر۔ وکذالک

لئے ہوتی ہے۔ اور خداتعالیٰ اُنکے دشمنوں کو شیروں اور پلنگوں کی غذا کردیتا ہے۔ اور اسی طرح

جرت سُنّتہ للمخلصین۔ انھم لا یُضاعون۔ ویُبارکون۔ ولا یُحقّرون۔ ویکرمون۔

مخلصوں میں سُنّت اللّٰہ جاری ہے۔ وُہ ضائع نہیں کئے جاتے۔ اور برکت دیئے جاتے ہیں اور حقیر نہیں کئے جاتے اور بزرگ کئے جاتے ہیں۔

ویُحمدون۔ ولا یُسبّون۔ ویسعی الرجال الیہم ولا یترکون۔ یُدخلون فی النّار۔

اور تعریف کئے جاتے ہیں اور بدگوئی نہیں کئے جاتے۔ اور لوگ انکی طرف دوڑتے ہیں اور چھوڑے نہیں جاتے۔ آگ میں داخل کئے جاتے ہیں۔

ولٰکن لا للتبار۔ ویولجون فی اللجّۃ۔ ولٰکن لا للضیعۃ۔ بل اللّٰہ یظہر انوارہم

مگر نہ ہلاک کرنیکے لئے اور دریا میں داخل کئے جاتے ہیں مگر نہ ہلاک کرنے کے لئے بلکہ ابتلا کے وقت خدا تعالیٰ اُنکے نوروں

عند الابتلاء۔ ثم یہلک اعداءہم بانواع الاخزاء۔ فیتبّر فی ساعۃ۔ ما

کو ظاہر فرماتا ہے۔ پھر اُنکے دشمنوں کو قسما قسم کی رُسوائی سے ہلاک کرتا ہے۔ پس ایک ساعت میں اس تمام عمارت کو تباہ کردیتا ہے

علوا فی مُدّۃ۔ ویبرّءہم ممّا قالوا۔ وینزّہہم عمّا افتعلوا۔ ویفعل لہم افعالًا

جو ایک مُدت میں بنائی گئی تھی پس دشمنوں کے قولوں سے انکو بری کرتا ہے اور انکے بہتانوں سے انکو منزّہ کرتا ہے! اور انکے لئے وہ کام کرتا ہے کہ

یتحیّر الخلق برؤیتہا۔ وینزل امورًا یتزعزع القلوب بہیبتہا۔ ویری کل امر

انکے دیکھنے سے خلقت حیران رہ جاتی ہے! اور وہ اُمور نازل کرتا ہے جنکی ہیبت سے دل کانپ جاتے ہیں۔ اور ہر ایک امر ہیبت ناک

کالصول المہیب۔ ویقلب امر العدا کل التقلیب۔ ویُری الظّلمین انہم کانوا کاذبین۔

حملہ کے ساتھ ظاہر فرماتا ہے! اور دشمنوں کے کاروبار کو بالکل اُلٹا دیتا ہے۔ اور ظالموں کو دکھلاتا ہے کہ وہ جھوٹے تھے۔

ویؤیدہم بتائیدات متواترۃ۔ وامدادات متوالیۃ متکاثرۃ۔ ویجرّد سیفہ علی المجترئین۔

اور متواتر تائیدوں کے ساتھ اور پے در پے امدادوں کے ساتھ مدد کرتا ہے! اور بیباکوں پر اپنی تلوار کھینچتا ہے۔

فاعلموا انّہ ہو ارسلنی عند فساد الدیار۔ وانّہ ہو ربّ ہٰذہ الدار۔

پس جانو کہ اُس نے فسادِ زمانہ کے وقت مجھے بھیجا ہے۔ اور وہی اس گھر کا مالک ہے۔

وانّہ سینصرنی ویبرّءنی من تہم الاشرار۔ فاحفظ قصّتی التی ہی احسن

اور وہ عنقریب میری مدد کریگا اور شریروں کی تہمتوں سے مجھے بری کردے گا۔ پس میرے اس قصّہ کو یاد رکھ کہ جو سب

القصص۔ وذق ما نذیقک ولو متجرّعًا بالغصص۔ أزعمت انّی اکید کیدًا

قصّوں سے بہتر ہے۔ اور چکھ جو کچھ ہم تجھے چکھاتے ہیں اگرچہ غصّہ کے گھونٹ کے ساتھ۔ کیا تُو نے یہ گمان کیا ہے کہ میں

للدنیا الدنیّۃ۔ واصید صیدًا للاہواء النفسانیۃ۔ ایّہا الجہول ہٰذا

دُنیا کیلئے فریب کر رہا ہوں یا میں نفسانی خواہشوں کیلئے شکار کھیل رہا ہوں۔ اے جاہل تُو نے یہ

قیاس قِست علی نفسک الامارۃ۔ فانّک من قوم لا یعلمون حقیقۃ

قیاس اپنے نفس پر کیا ہے۔ کیونکہ تو اس قوم میں سے ہے جو پاکیزگی کی حقیقت

صـ۵۲ الطهارة- ويلعنون قوماً مطهّرين- ايها الغوي انا لا نبغي المشيخة والعلاء

کو نہیں جانتے اور پاکوں پر لعنت بھیجتے اے گمراہ ہم بزرگی اور برتری کو نہیں چاہتے۔

ولا الامارة والاستعلاء- ولا نميل الى الترفه والاحتشام- ولا نطلب ما طاب

اور نہ ہم امیری اور بلندی کے خواہاں ہیں اور نہ ہم آسائش اور حشمت کیطرف جھکتے ہیں۔ اور نہ ہم اچھے کھانے

وراق من الطعام- ونجد في نفسنا اذواق حبّ الرحمان- وسكراً فاق

مانگتے ہیں۔ اور ہم اپنے دل میں محبّت رحمان کا ذوق پاتے ہیں۔ اور وہ نشہ جو شراب

صهباء الدنان- فلا نريد ارائك منقوشة- ولا طنافس مفروشة- ان

سے بڑھ کر ہے۔ سو ہم تخت منقش نہیں چاہیئے اور نہ فرش جو بچھاتے ہیں طلب کرتے ہیں

نريد الا وجه المحبوب- فالحمد لله على ما اوصلنا الى المطلوب-

ہم صرف رُوئے محبوب چاہتے ہیں۔ پس خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مطلوب تک پہنچایا۔

واراناما تغيّب من اعين العالمين-

اور ہم کو وہ دکھایا جو دُنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ تھا۔

والعجب كلّ العجب ان عبد الحق الغزنوي يسبني منذ خمس

اور تمام تر تعجب یہ ہے کہ عبد الحق غزنوی پانچ برس سے مجھے گالیاں نکال رہا ہے۔

سنين- ولا يباحثني كالصّالحين المتّقين- ولا يتق الله بعد رؤية الآيات

اور صلحاء کی طرح مباحثہ نہیں کرتا۔ اور نشانوں کے دیکھنے کے بعد خدا سے نہیں

ولا ينتهي عن الافتراءات- وسلك مسلك الظالمين- واني صبرتُ

ڈرتا اور افتراؤں سے باز نہیں آتا۔ اور ظالموں کے طریق پر چلتا ہے۔ اور مَیں نے اسکی

على مقالاته- واعرضتُ عن جهلاته- حتّى غلا في السبّ والشتم

باتوں پر صبر کیا۔ اور اسکی جاہلیت سے اعراض کیا۔ یہاں تک کہ اُسنے گالی اور توہین میں غلو کیا۔

والتوهين- وسمّاني باسماء الفاسقين- واشاع اشتهارات- وارىٰ

اور فاسقوں کے ناموں کے ساتھ مجھے پکارا۔ اور اشتہار شائع کئے۔ اور جاہلیت

جهلات- وكان من المعتدين- فرئينا ان نرد عليه وقومه ونكسّر

دکھلائی۔ اور تجاوز کرنے والوں میں سے تھا۔ پس ہمنے مناسب دیکھا کہ اس کا اور اسکی قوم کا ردّ لکھیں اور

٥٢م

نفّوسهم الامّارات - و نذيقهم جزاء السبعيّة وسوء الجذبات - و انّما

اُن کے نفوس امارہ کو توڑیں اور انکو درندگی اور بد جذبوں کی سزا چکھائیں اور تمام

الاعمال بالنيّات - وانّ الله يعلم ما فی القلوب ويعلم ما فی الارض و السمٰوٰت -

کام نیتوں کے ساتھ ہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ دلوں میں ہے اور جانتا ہے جو کچھ زمین و آسمان میں ہے

و انا اسّسنا كلّ ما قلنا علی تقویٰ ودیانة - وصدق و امانة - و اجتنبنا

اور ہم نے ہر ایک امر کی تقویٰ اور دیانت پر بُنیاد ڈالی ہے اور ہم نے فحش گوئی

الرفث وفضول الهذر - وكل شجرة تعرف من الثمر - ونستكفی برب الناس

سے پرہیز کیا ہے اور ہر ایک درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے - اور ہم اس خنّاس کے فتنہ میں پڑنے سے

الافتتان - بهذا الوسواس الخنّاس - ونعلم بعلم اليقين - انه ليس بذاته

خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اور ہم یقینی علم سے جانتے ہیں کہ وہ بذاتِ خود اس سب

مبدأ هذا السب والتوهين - بل علّمه ابليس اٰخر من الغزنويّين - ولا ريب انهم

اور توہین کا موجب نہیں بلکہ اُسکو غزنویوں میں سے ایک اور شیطان نے سکھایا ہے - اور کچھ شک نہیں کہ

هُم العلل الموجبة لفتنته - ومنبت شعبته - وجرموثة[1] شذبته - وحطب

یہی لوگ اسکے فتنہ کے موجب ہیں اور اس کی شاخ کے منبت اور اسکی شاخ کی جڑ ہیں اور اس کے

تلهّب جذوته - ومحرّك عومرته - يذكرون النعلين عند المقال كانهم

شعلہ کے اشتعال کے ہیزم ہیں اور اسکی آواز اور فریاد کے موجب بات کے وقت جوتوں کا ذکر کرتے ہیں گویا وہ

يتمنون ضرب النعال - ويتضاغی رأسهم ليدق بالاحذية الثقال - وما قام

جوتوں کے خواہشمند ہیں اور ان کا سر فریاد کر رہا ہے تاکہ نعلوں کے ساتھ کوفتہ کیا جائے - اور

عبد الحق هذا المقام الشاين - الا بعد ما اردة صفاتی كمشاين - فويل لهم

عبد الحق اس بد مقام پر کھڑا نہیں ہوا - مگر بعد اسکے کہ میری صفات اسکو ان لوگوں نے معائب کی طرح دکھائیں

الیٰ يوم القيامة - ما سلكوا كابيهم طرق السلامة - وتركوا سبل الصلاح

پس قیامت تک انپر واویلا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کی طرح سلامتی کے طریق کی پیروی نہیں اور صلاحیت کو چھوڑ دیا -

معتدين - وانهم ما استسرّوا عنّی حينا من الاحيان - واعلم انهم هم المفسدون

اور وہ کبھی مجھ سے چھپے نہیں اور میں جانتا ہوں کہ وہی مفسد اور ظلم کے

[1] يظهران اللفظ هنا "جرثومة" "شمس"

۵۴

وائمۃ العدوان ۔ بید انی کنت اظن انھم یتعلقون باھداب صالح ۔ و
امام ہیں۔ مگر میں خیال کرتا تھا کہ وہ لوگ ایک صالح کے دامن سے وابستہ ہیں۔ اور
یحسبون من ولدہ مع کونھم کمثل طالح ۔ فدرءت السیئات بالحسنات
اس کی اولاد میں سے شمار کئے جاتے ہیں باوجودیکہ وہ ایک طالح کی طرح ہیں۔پس میں نے بدی کا نیکی کے ساتھ بدلہ دیا
ونافست فی المصافات وکنتُ اصبر علیٰ ما آذونی بالجور والجفاء ۔ وارجو
اور دوستی میں رغبت کی اور میں اُن کے جور و جفا پر صبر کرتا رہا اور اُمید رکھتا
انھم ینتھون من الغلواء ۔ حتی اذا بلغ شرھم الی الانتھاء وما انتھوا
تھا کہ وہ اپنے تجاوز سے باز آجائیں گے یہاں تک کہ جب انکی شر کمالی تک پہنچ گئی اور بکواس سے
من النباح والعواء ۔ فعرفت انھم المردودون المخذولون ۔ والاشقیاء المحرومون
باز نہ آئے پس میں نے جان لیا کہ وہ مردود اور مخذول ہیں۔ اور بدبخت اور محروم ہیں
فھناك اردت ان استفل غربھم ۔ ونذیقھم حربھم ۔ ولا نجاوز فی قولنا
پس اسوقت میں نے ارادہ کیا کہ انکی تیزی کو دور کروں۔ اور اُن کی لڑائی کا مزہ اُنہیں چکھاؤں۔ اور ہم اپنی بات میں دیانت سے
حد الدیانۃ ۔ بل نرد الیھم کلماتھم کرد الامانۃ ۔ ایھا الغوی المسمّی بعبد
آگے قدم نہیں رکھتے۔ بلکہ ہم انکے کلمات امانت کی طرح ان کی طرف ردّ کرتے ہیں۔ اے گمراہ عبدالجبار نام
الجبار ۔ لم لا تخشی قھر القھار ۔ اتتکبر بلحیۃ کثۃ ۔ او مشیخۃ مجتثۃ ۔
تو خدا کے قہر سے کیوں نہیں ڈرتا کیا تو گھن دار داڑھی کے ساتھ تکبر کرتا ہے یا تیرا مشیخت پر ناز ہے
اتخفی نفسك کالنساء ۔ وتغری علینا جروك للایذاء ۔ ایستسنی
کیا تو اپنے تئیں عورتوں کی طرح چھپاتا ہے اور اپنے جرد کو ہمارے پر چھوڑتا ہے کیا اس مکر کے ساتھ
الناس بھذا الکید شانك ۔ او یستغزرون عرفانك ۔ کلا بل ھو سبب
لوگ تیری شان بلند خیال کریں گے۔ تا تیری معرفت بہت خیال کی جائیگی ۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ تیری ذلت
لھوانك ۔ وعلۃ موجبۃ لخسرانك ۔ تحسب نفسك من اخائر الصلحاء
کا موجب ہے اور تیرے خسران کا سبب ہے اپنے تئیں تو بہت نیک آدمیوں میں سے خیال کرتا ہے
وتسلك مسلك الاشقیاء والسفھاء ۔ تعیش عیشۃ الفاسقین ۔ ثم ترجوا
اور بدبختوں کے طریق پر چلتا ہے۔ فاسقوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے۔ پھر آرزو رکھتا ہے

ص۵۵

اَنْ تعدّ من الصّالحین۔ و اذا زرعت حبّ السلم المبید۔ فمن الغباوۃ

کہ نیک بختوں سے شمار کیا جائے اور ہرگاہ کہ تُو نے زہر کے بیج کو بویا پس یہ بیوقوفی ہے

ان تطمع اجتناء الثمر المفید۔ انظر نظرۃ فی اعمالك۔ ولا تهلك نفسك

کہ تو مفید پھل چُننے کی اُمید رکھے اپنے اعمال کو ذرا دیکھ اور بُرے کاموں سے اپنے تئیں

بسوء افعالك۔ ایّها الغوی الوقت وقت التوبة۔ لا اوان الجدال

ہلاک مت کر اے گمراہ یہ وقت توبہ کا وقت ہے نہ جنگ اور خصومت کا

والخصومة۔ وقد تجلّٰی ربّنا لیظهر دینه علی الادیان۔ وقد اشرقت

وقت اور ہمارے ربّ نے تجلّی کی ہے تا اپنے دین کو دُوسرے دینوں پر غالب کرے اور خدا کا

شمس اللّٰه لازالة ظلام العدوان۔ فالاٰن ینظر اللّٰه الی کلّ مکذّب بعین

سُورج اندھیرے کے دُور کرنے کیلئے چمک اُٹھا ہے پس اسوقت خدا تعالیٰ ہر ایک مکذّب کی طرف غضب کی

غضبی۔ فکیف تظن نفسك من اهل الصلاح والتقوٰی۔ صدء بالك

نظر سے دیکھ رہا ہے پس کیونکر تو اپنے تئیں اہلِ صلاح میں سے خیال کرتا ہے تیرا دل زنگ پکڑ گیا۔

وارداك اعمالك ومالك۔ حتّٰی احالت نخوتك حلیتك۔ وغیّرت عذرة

اور تیرے عملوں اور تیرے مال نے تجھے ہلاک کیا یہانتک کہ تیرے تکبّر نے تیری شکل کو بدل ڈالا اور تیری باطنی

باطنك صورتك۔ فمن امعن النظر فی وشمك۔ وسرّح الطرف فی

پلیدی نے تیری صُورت کو متغیّر کر دیا پس جس نے تیرے نقش و نگار کو امعانِ نظر سے دیکھا اور تیرے چہرہ کی تفتیش

میسمك۔ عرف انّك کالسرحان۔ لا من نوع الانسان۔ ومن الاشرار

کے لئے آنکھ کو چھوڑا وہ جان لیگا کہ تو ایک بھیڑیا ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے

لا من الصلحاء الاخیار۔ فاتق اللّٰه ولا تکن من الظالمین۔

نہ نیکوں اور صالحوں میں سے پس خدا سے خوف کر اور ظالموں میں سے نہ ہو۔

انظر ما هذا المسلك الذی سلکت۔ واتق فانك هلکت۔

دیکھ یہ کیا طریق ہے جو تُو نے اختیار کیا اور ڈر کہ تُو ہلاک ہو گیا

اوتیت الدنیا فما شکرت۔ وذُکّرت فما تذکّرت۔ تب ایها الغوی اللئیم

تجھے دُنیا دیگئی پس تو نے شکر نہیں کیا اور تجھے یاد دلایا گیا پس تُو نے یاد نہیں کیا۔ توبہ کر اے گمراہ

۵۶ وقد شخت و استشنّ الادیم۔ وقرب ان یتأوّد القویم۔ وحان الوقت
اور تو بوڑھا ہوگیا اور چمڑا پورانا ہوگیا اور وقت نزدیک آگیا کہ پیٹھ ٹیڑھی ہوجائے اور وقت بھاری

الوخیم۔ مالك لا تعنو ناصیتك لربّ العباد۔ ولا تترك طرق الخبث
نزدیک آگیا۔ کیا سبب ہے کہ تیری پیشانی خداتعالیٰ کے لئے نہیں جھکتی اور خبث اور فساد کے طریقوں کو تو

والفساد۔ الاّ تؤمن بیوم المعاد۔ او تنکر وجود الله القادر علی الاعدام
نہیں چھوڑتا۔ کیا تو قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتا۔ یا تو خداتعالیٰ کے وجود پر ایمان نہیں رکھتا جو مارنے

والایجاد۔ فاصلح نفسك قبل ان تأکلك الدود۔ ویجیئك الاجل الموعود
اور پیدا کرنے پر قادر ہے پس قبل اسکے جو تجھ کو کیڑے کھالیں اور موت آجائے اپنے نفس کی اصلاح کر۔

وبادر لما یحسن به المآل۔ قبل ان یاخذك الوبال۔ وحیّهل بالتوبة۔ قبل ان
اور ان چیزوں کے حصول کیلئے جلدی کر جس سے انجام اچھا ہوجاوے قبل اسکے جو تجھ کو وبال پکڑ لے اور توبہ کیطرف جلدی کر

تنخر عظمك فی التوبة۔ فان الله یحبّ التوابین ویحبّ المتطهّرین۔ وانما
قبل اسکے جو قبر میں تیری ہڈی بوسیدہ ہوجائے اور خداتعالیٰ توبہ کرنیوالوں اور پاکیزگی ڈھونڈنیوالوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور

الوصلة الی الرحمان۔ التقوی وتطهیر الجنان۔ فاتق الله ولا تکن من المجترئین۔
خدا کی طرف وسیلہ دو ہی چیزیں ہیں۔ تقویٰ اور دل کا پاک کرنا۔ پس خدا سے ڈر اور دلیروں میں سے مت ہو۔

ثم نرجع الی عبد الحق۔ الذی تکبر ووثب کالبق۔ فاعلم
پھر ہم عبدالحق کی طرف رجوع کرتے ہیں جس نے تکبر کیا اور پشہ کی طرح کودا ہے پس اے

یا عدوّ الصالحین۔ ومکفر المؤمنین۔ انك آذیتنی۔ فقاتلك الله
عدو صالحین اور مومنوں کے کافر کہنے والے تجھے معلوم ہو کہ تُو نے مجھے دُکھ دیا پس خدا تجھے ہلاک

کیف آذیتنی۔ وعادیتنی۔ فتبّالك لما عادیتنی۔ اما کنتُ من
کرے تُو نے یہ کیسا دُکھ دیا اور تُو نے مجھ سے دشمنی کی پس خدا تجھے تباہ کرے تُو نے یہ کیوں دشمنی کی کیا میں کلمہ گو

المهللین المسلمین۔ اما کنتُ من المصلین الصائمین۔ فکیف
اور مسلمان نہیں تھا؟ کیا میں نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں میں سے نہیں تھا پس تُو نے

کفّرتنی قبل تفتیش الاحوال۔ وافحت دم الصدق باباطیل المقال۔
اصل حقیقت کی تفتیش سے پہلے کیونکر مجھے کافر ٹھہرا دیا۔ اور باطل باتوں کے ساتھ تُو نے سچائی کا خون کیا۔

وعزوت فتح المباهلة الی نفسك الامارة۔ مع ان اللہ اذلك و اراك۔ ۵۵

اور تونے فتح مباہلہ کو اپنی طرف منسوب کیا باوجود اس بات کے کہ خدا نے تجھے ذلیل کیا اور

سوء العاقبة۔ وکان مرام دعائك المتهالك۔ ان یجعلنی اللہ کالهالك۔

بد انجام تجھے دکھلایا اور تیری بہت بہت دعا کا یہ منشاء تھا کہ خدا مجھے مرنے والے کی طرح کرے۔

فسوّد اللہ وجهك واسلمك الی لحد الذلة۔ وادخلك فی جدث اضیق

پس خدا نے تیرا منہ کالا کیا اور ذلت کی قبر میں تجھ کو سونپا اور ایسی قبر میں تجھ کو داخل کیا جو سوئی کے

من سمّ الابرة۔ واکرمنی اکراما کثیرا بعد المباهلة۔ و اعزّنی و

ناکہ سے تنگ تر تھی اور بعد مباہلہ مجھے بہت بزرگی بخشی اور قسما قسم کی

خصّنی بانواع النعمة۔ حتی ما انقطع آثارها الی هذا الوقت من الحضرة

نعمت سے مجھے خاص کیا یہاں تک کہ اس وقت تک اس کے آثار منقطع نہیں ہوئے۔

و ان فیها لایات للمتوسّمین۔ وانت رئیت کل رفعتی وعلائی۔ ثم

اور اس میں غور کرنے والوں کے لئے نشان ہیں اور تونے میری تمام بلندی کو دیکھا پھر

انتصبت بترك الحیاء بسبّی وازرائی۔ وکیف نأمن حصائد السن الفجار۔

حیا کو ترک کرکے میری بدگوئی میں تو مشغول ہوگیا اور ہم بدکاروں کی زبان سے کیونکر نجات پاسکیں

وما نجا الرسل کلهم من کلم اللئام الکفار۔ ولکن علیك ان تعی

اور کسی رسول نے لئیموں کے کلموں سے نجات نہیں پائی لیکن تیرے پر واجب ہے کہ میری

منّی ان غوائل کلامك علیك۔ وانّ رأسك تلیّن بنعلیك۔ وما

یہ بات یاد رکھے کہ تیری کلام کی آفات تجھ پر ہیں اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم کیا جائے گا اور

ظلمتنا ولکن ظلمت نفسك یا اجهل الجاهلین۔

تونے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ اپنے نفس پر ظلم کیا

ایها الجهول تحارب ربّك ولا تخشاه۔ وتختار الفسق و لا

اے جاہل تو اپنے رب سے لڑائی کرتا ہے اور نہیں ڈرتا اور بدکاری کو اختیار کرتا ہے اور نہیں

تتحاماه۔ کلما تواضعت استکبرت۔ وکلما اکرمتُ حقّرت۔

پرہیز کرتا۔ جس قدر میں نے تواضع کی تونے تکبر کیا اور جس قدر میں نے تیری بزرگی کی تونے تحقیر کی۔

۵۵ وَمَا کان ھٰذا الا لضیق ربعك - وقساوة ذرعك - ثم کان قدر الله

اور یہ سب تیری تنگدلی اور سخت دِلی کے سبب سے ہُوا۔ پھر خدا کی تقدیر یہ تھی کہ تو

فیك افتضاحك - فما اخترت طریقًا کان فیه صلاحك - وما اقصرت

رسوا ہُوا پس تو نے کوئی طریق صلاحیت کا اختیار نہ کیا اور تونے کوئی دقیقہ

عن السبّ والایذاء - وآذیتنی فبلغت الامر الی الانتہاء - والان

گالی اور ایذار کا اُٹھا نہیں رکھا اور تونے مجھے دُکھ دیا پس امر کو انتہا تک پہنچا دیا اور اَب میں

اکتب جواب اعتراضاتك - لیعلم الناس تعصّبك وجہلاتك -

تیرے اعتراضات کا جواب لکھتا ہوں۔ تا کہ لوگ تیری جاہلیت پر اطلاع پاویں -

ولتستبین سبیل المجرمین -

اور تا کہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔

فمنہا ما ھذیت فی قصة آتم - وترکت الحیاء واخترت الافك

پس ایک وہ اعتراض ہے جو تو نے قصہ آتھم میں بکواس کی۔ اور حیا کو ترک کرکے جُھوٹ باندھا ہے۔

الاعظم - وقد علمت ان آتم قد مات - وتمّ فیه نباء الله فلحق

اور تو جانتا ہے کہ آتھم مرگیا اور اس میں خدا کی خبر پوری ہوئی اور وہ

الاموات - وصدّق الله فیه قولی واخزی القتّات فلا تغض عینك

مُردوں میں جا ملا - اور خدا نے اسمیں میرے قول کو سچا کیا اور نکتہ چین کو رُسوا کیا پس اندھوں کی طرح آنکھیں

کالعمین - واما ما تکلمت فی موته بعد المیعاد - فھٰذا حمقك

بند مت کر اور جو کچھ تو نے یہ گفتگو کی ہے کہ وہ میعاد کے بعد فوت ہُوا ہے پس یہ تیری حماقت ہے

یا قضاعة العناد - ایہا الجہول کان موت آتم مشروطًا بعدم الرجوع

اے کلب العناد اے نادان آتھم کی موت عدم رجوع کے ساتھ مشروط تھی

وقد ثبت انه خاف فی المیعاد وزجّی اوقاته بالخوف والخشوع - فلما انقضی

اور ثابت ہوگیا کہ وہ میعاد میں ڈرتا رہا اور اپنے وقتوں کو خوف میں گذارا پس جبکہ اُس کی

میعاده وعاد الی سیرة الانکار - اخذه نکال الله ومات فی سبعة اشہر

میعاد گذر گئی اور اُس نے خصلت انکار کی طرف رجوع کیا پس خدا کے عذاب نے اُسکو پکڑا اور آخری اشتہار سے

من آخر الاشتهار۔ ومكر النصارى۔ مكرًا كُبّارًا۔ واشتهروا خلاف

سات مہینہ میں مرگیا اور نصاریٰ نے بڑا مکر کیا اور خلاف اس امر کے مشہور

ما دارا۔ وامّا آتم فما تألّى وما بارا۔ وقد كان ذكر مكرهم في البراهين۔

کیا جو آتھم نے چھپایا مگر آتھم نے نہ قسم کھائی اور نہ میدان آیا۔ اور نصاریٰ کے مکر کا ذکر براہین میں موجود ہے۔

وكان فيها ذكر فتنتهم المتطائرة۔ وبيان فريتهم المنسوجة۔ قبل ظهور

اور اسمیں اس فتنہ اُڑنے والے۔ ذکر تھا اور اس باہم بافتہ جھوٹ کا قبل از واقعہ بیان تھا

ذالك الواقعة۔ فانظر الى دقائق علم الله الخبير۔ وحكم الله اللطيف

پس خدا تعالیٰ کے دقائق علم پر نظر ڈال اور اس قدیر اور لطیف کی حکمتیں

القدير۔ ولا تهذ كالمستعجلين۔ الا ترى الى شريطة كانت في نبأ آتم

کو دیکھ اور جلد بازوں کی طرح بکواس مت کر کیا تو اس شرط کی طرف نہیں دیکھتا جو آتھم کی پیشگوئی میں تھی

والله احق ان يوفي شرطه الذي قدم فاتق الله واجتنب بهتانا اعظم۔

اور خدا سب سے زیادہ یہ حق رکھتا ہے کہ اپنی شرط کو جو پہلے ذکر کردی پورا کرے پس خدا سے ڈر اور بہتان سے پرہیز کر

الا تنزه نفسك عن نقض الشرائط يا عدو الاخيار۔ فكيف لا تنزه

کیا تو اپنے نفس کو شرائط کے توڑنے سے پاک نہیں سمجھتا پس کس طرح اس

السبّوح القدوس عن تلك الاقذار۔ وتعلم انّ آتم ما تفوّه بلفظة

سبّوح قدوس کو ان پلیدیوں سے ملوّث کرتا ہے اور تو جانتا ہے کہ ایّام میعاد میں آتھم کوئی بات

في ايّام الميعاد۔ وترك سيرته الاولى وما اظهر ذرة من العناد۔ بل

زبان پر نہیں لایا اور پہلی سیرت کو اُسنے چھوڑ دیا اور ایک ذرہ عناد ظاہر نہ کیا بلکہ

اظهر رجوعه من الاقوال والافعال۔ والحركات والسكنات والاحوال۔

اپنے رجوع کو اقوال اور افعال اور حرکات اور سکنات اور حالات سے ظاہر کیا۔

وما اثبت ما ادّعى من صول الحيّة۔ وغيرها من البهتانات الواهية۔

اور سانپ کے حملہ وغیرہ بہتانات کو وہ ثابت نہ کرسکا

وما تألّى۔ بل اعرض وولّى۔ وشهد قوم من الاشهاد۔ انه انقد ايام الميعاد۔

اور قسم نہ کھائی۔ بلکہ کنارہ کیا اور منہ پھیرا اور ایک قوم نے گواہوں میں سے گواہی دی کہ اُسنے میعاد کے دنوں کو

بالخوف والارتعاد۔ ثم اذا انکر بعد الاشھر المعینۃ۔ فاخذہ صول

خوف اور لرزہ میں گذارا پھر جب معین دنوں کے بعد منکر ہوگیا پس اُسکو مرض کے حملہ

المرضۃ۔ واوصلہ الموت الی التربۃ۔ فلو کان ھذا الانکار فی المیعاد۔

نے پکڑا۔ اور موت نے قبر تک اسکو پہنچایا پس اگر یہ انکار میعاد کے اندر ہوتا

لمات فیہ بحکم رب العباد۔ وما کان اللہ ان یاخذہ مع خوف

تو آتھم میعاد کے اندر ہی مرتا اور خدا تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ باوجود اسکے کہ آتھم کی جان پر

استولی علی مھجتہ ولا یبالی ما ذکر فی شریطتہ۔ انہ لا یخلف ما وعد

خوف غالب رہتا پھر بھی اُس کو پکڑ لیتا اور اپنی شرط کی کچھ پروا نہ رکھتا وہ اپنے وعدہ کے برخلاف نہیں

ولا یطوی ما مھد۔ وانہ لا یظلم الناس حتی یظلموا انفسھم وانہ

کرتا اور جو بچھایا اُسکو نہیں لپیٹتا وہ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا جبتک وہ خود ظلم نہ کریں اور وہ

ارحم الراحمین۔

ارحم الراحمین ہے۔

وان کنت لا تنتھی من التکذیب کاللئام۔ وتظن ان الفتح

اور اگر تو تکذیب سے باز نہیں آتا اور خیال کرتا ہے کہ فتح

کان للنصاری لا للاسلام۔ فعلیک ان تقسم باللّٰہ

نصاریٰ کے لئے ہوئی نہ اسلام کیلئے۔ پس تیرے پر لازم ہے کہ تو جناب باری تعالیٰ کی قسم کھا جائے

ذی العزۃ۔ وتشھد حالفا ان الحق مع النصاری فی ھذہ القضیۃ۔

اور قسم کھا کر کہے کہ اس مقدمہ میں حق نصاریٰ کے ساتھ ہے

وتدعوا اللہ ان یضرب علیک ذلۃ وخزیا من السماء۔ ان کان الامر

اور خدا تعالےٰ سے دُعا کرے کہ وہ آسمان سے تیرے پر ذلّت کی مار نازل کرے۔ اگر حقیقت امر

خلاف ذالک الادعاء۔ فان لم یصبک بعد ذالک ھوان وذلۃ

خلاف واقعہ ہو پس اگر بعد اِس کے ایک برس تک تجھ کو ذلّت اور رسوائی نہ ہوئی۔

الی عام۔ فاقر بانی کاذب واحسبک کامام۔ وان لم تقسم

پس میں اقرار کر لونگا کہ میں جھوٹا ہوں اور تجھ کو امام کی طرح جانوں گا اور اگر تو قسم نہ کھائے

ملا

ولم تنته فلعنة الله عليك يا عدوّ الاسلام۔ انك

اور نہ باز آئے پس تجھ پر لعنت اے دشمن اسلام تو اپنے

تريد عزّة نفسك لا عزة خير الانام۔ واما ما ذكرت ان النصارىٰ

نفس کی عزت چاہتا ہے نہ عزت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ مگر یہ جو تونے ذکر کیا کہ نصاریٰ

ومثلك من اليهود۔ لعنوني في امر آتم وحسبوني كالمردود۔ فاعلم

اور تیرے جیسے یہودیوں نے آتھم کے مقدمہ میں میرے پر لعنت کی اور مردود سمجھا پس اے

ايها الممسوخ انّ الحكم على الخواتيم۔ وكذالك جرت عادة الله

مسخ شدہ سمجھ کہ حکم خاتمہ پر ہوتا ہے اور اسی طرح قدیم سے عادۃ اللہ جاری ہو

من القديم۔ ان اولياء الله واصفياءه يوذون في ابتداء الحالات۔

بہ تحقیق اسکے اولیاء اور برگزیدہ اوائل میں ستائے جاتے ہیں

ويلعنون ويُكفّرون ويُذكرون بانواع التحقيرات۔ ثم يقوم لهم

اور لعنت کئے جاتے ہیں اور کافر ٹھہرائے جاتے ہیں اور طرح طرح کی تحقیر کی جاتی ہے پھر ان کا رب ان

ربّهم في آخر الامر۔ ويبرّءهم مما قالوا وينجّيهم من السن الزمر۔

کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اور ان کو مخالفین کے قول سے بری کر دیتا ہے

وكذالك يفعل بالمحبوبين۔ اما قرءت ان العاقبة للمتقين۔ فالفرح عند

اور اسی طرح وہ محبوبوں سے کرتا ہے کیا تونے نہیں پڑھا کہ انجام کار متقیوں کیلئے ہے۔ پس ابتداء حالات سے

الامر من سير الفاسقين۔ واللعنة التي ترسل الى اهل الفلاح والسعادة۔

خوشی کرنا بدکاروں کی سیرت میں سے ہے۔ اور وہ لعنت جو اہل فلاح اور سعادت کی طرف بھیجی جاتی ہے

تردّ الى اللاعنين فتظهر فيهم آثار اللعنة۔ فالابشار بمثل ذالك اللعن

وہ لعنت کرنیوالوں کیطرف واپس بھیجی جاتی ہے پس انہیں لعنت کی نشانیاں ظاہر ہو جاتی ہیں پس ایسی لعنتوں کے ساتھ

ندامة في الآخرة۔ وجعله امارة الفتح من امارات الحمق والسفاهة

خوش ہونا انجام کار ندامت ہے۔ اور اسکو فتح کی نشانیوں میں سے قرار دینا حمق اور سفاہت کی نشانیوں میں سے ہے

بل الفتح فتح يبديه الله لعباده في مآل الامر والعاقبة۔ وكذالك

بلکہ فتح وہ فتح ہے جسکو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے انجام اور خاتمہ امور پر ظاہر فرماتا ہے۔ اور اسی طرح

۶۲

آلخزي خزي الخاتمة۔ ولا اعتبار لمبادی الامور۔ بل الحکم کلّه علی

رسوائی وہ ہے جو انجام کار رسوائی ہو اور مبادی امور کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ تمام حکم کشتی کے انجام

آخر المصارعة۔ وعلیه مدار العزة والذلة۔ والفتح والهزیمة۔ وکل

پر ہے اور اسپر مدار عزت اور ذلت اور فتح اور شکست کا ہے اور ہر ایک

لعن لم یُبنَ علی الواقعة الصحیحة۔ فهو بلاء علی اللاعن وعذاب علیه

لعنت جس کی واقعہ صحیحہ پر بنا نہیں وہ لعنت کرنے والے پر بلا اور دُنیا اور آخرت میں اسپر

فی الدنیا والآخرة۔ والعاقلون یتدبّرون الخاتمة والمآل۔ والسفیه

عذاب ہے اور عقلمند لوگ خاتمہ اور انجام کو سوچتے ہیں اور نادان ابتدائے

یفرح بمبادی الامر ویخدع الجهال۔ فانظر الآن وتطلب این

حالات سے خوش ہوتا ہے اور نادانوں کو دھوکہ دیتا ہے پس دیکھ اور ڈھونڈ کہ اس وقت

آتم عمّك الکبیر۔ فلو لم یمت فاین ذهب ایها الشریر۔ وتعلم انّ

آتھم تیرا چچا کہاں ہے اور اگر نہیں مرا تو اے شریر کہاں گیا اور تو جانتا ہے کہ

الله ذکر شرطًا فی الهامه فرعاه۔ فاخّر موت آتم لخوف

خدا تعالیٰ نے ایک شرط اپنے الہام میں ذکر فرمائی پس اُسکی رعایت کی۔ پس اسلئے کہ آتھم ڈرا اُس کی موت میں

عراه۔ واکمل شرط نبأه ووفّاه۔ ثم اذا آتم تمرّد ارداه۔ فتم ما قال ربّنا و

تاخیر ڈال دی اور اپنی شرط کو پورا کیا پھر جب آتھم سرکش ہوگیا تو اُسکو ہلاک کیا۔ پس ہمارے رب کا

فاح ریّاه۔ واذلّ الله من کذّب واخزاه۔ وحصحص الحق وبورك

فرمودہ پورا ہوگیا اور اسکی خوشبو پھیل گئی اور خدا نے مکذّب کو ذلیل کیا اور رُسوا کیا اور حق ظاہر ہوگیا اور اس کا گھر

مغناه۔ فهذه شقوتك ان کنت ما تراه۔

مبارک کیا گیا۔ پس یہ تیری بدقسمتی ہے اگر تو اِس کو نہیں دیکھتا۔

یا قردَ غزنی این آتم سَل عشیرته
اے غزنی کے بندر آتھم کہاں ہے اُسکے قبیلہ سے پُوچھ

هل مَات او تلفیه حیّا بین احبابٖ
کیا وہ مرگیا یا تو اسکو اسکے دوستوں میں زندہ پاتا ہے

هل تم ما قلنا من الرحمٰن فی الخصم
کیا اس دشمن میں ہمارے خدا کی بات پوری ہو گئی

هل حَان او فی حَینه شك لمرتاب
کیا وہ مرگیا یا اسکے مَرنے میں شک کرنیوالے کو شک ہے

ص۱۳

إن كنت تُبصر أيها المحجوب من بخلٍ ... فانظر إلى الشرط الذي ألغيت لعتابي

اے محجوب بوجہ بخل اگر تجھے کچھ نظر آتا ہے - پس پیشگوئی کی اس شرط کو دیکھ جسکو تونے نظر انداز کر دیا ہے

قد مات آتھم أيها اللعّان من فسق ... اخسأ فإنّ الله صدّقني وأحبابي

اے لعنت کرنے والے آتھم مرگیا دفع ہو کہ خدا نے ہماری باتیں پوری کیں

انظر إلى نبأ تجلّى الآن كذكاء ... أردى المهيمن عجل أهل الوَيد بعذاب

اس پیشگوئی کی طرف دیکھ جو آفتاب کی طرح پوری ہوگئی خدا نے ہنود کے گوسالہ کو عذاب کے ساتھ ہلاک کیا

للصدق فيه لأرباب النُّهى أرج ... يشفي الصدور ويُروي قلب طُلّاب

اس پیشگوئی میں صدق کی ایک خوشبو ہے سینوں کو شفا بخشتی ہے اور دل کو سیراب کرتی ہے

عينٌ جرت لرياض دين الله تونسها ... عين الرجال ولكن كُنت ككلاب

یہ چشمہ دین کے باغ کے لئے رواں ہوا ہے اس کو مردوں کی آنکھ دیکھتی ہے مگر تو کتوں کی طرح تھا

ثم إن كنت تجعل لعنة الخلق دليلًا على سخط رب العالمين۔ ففكر في

پھر اگر تو خلقت کی لعنت کو خدا کے غضب کی دلیل ٹھہراتا ہے پس عبد اللہ

عبد الله الذي تحسبه من الصالحين۔ كيف انصبّ عليه مطر الذلة۔

کے حال میں سوچ جسکو تو صلحاء میں سے گمان کرتا ہے کس طرح اس پر ذلت اور لعنت کی بارش پڑی

والهوان واللعنة۔ وكيف صار ذليلًا محقرًا من أيدي العلماء وعامة

اور کیونکر علماء کے ہاتھ سے ذلیل اور حقیر ہوا

البريّة۔ وكيف أخرجوه من بلاد كالكفرة الفجرة۔ حتّى اشتدّت عليه

اور کیونکر اس کو اس ملک میں سے کافروں کی طرح نکال دیا یہاں تک کہ خوف اس پر

الأهوال۔ وصفرت الراحة ونهب المال۔ وأعول العيال۔ وعُذّب

غالب ہوا اور ہاتھ خالی ہوگیا اور مال لوٹا گیا اور عیال فریاد کرنے لگا اور ایسے عذاب سے

بالعذاب الموقع۔ ودُقّ بالفقر الموقع۔ وطالما احتذى الوجى۔ واغتذى

معذب کیا گیا جو اسکو برا معلوم ہوتا تھا اور اس محتاجی کے ساتھ پیسا گیا جو زخمی اور مجروح کرنے والی تھی۔ اور ایک مدت تک پیر

الشجى۔ واستبطن الجوى۔ وكذالك انفد عمره في الكرب۔ وانتياب

گھسنے سے پھرنا اسکے لئے بمنزلہ جوتی کے تھا اور غم کھانا اسکی غذا تھی اور بھوک کو پوشیدہ رکھتا تھا اور اسی طرح اس نے بیقراریوں میں عمر گذاری اور

۴۴

النوب۔ ثم هاجر الى الهند مخذولاً ملومًا۔ وعاش مطعونًا مكلومًا۔

پے درپے مصیبتوں میں وقت گذاری کی۔ پھر ملک ہند کیطرف اسی حالت میں ہجرت کی کہ نشانہ ملامتوں کا تھا۔ اور مطعون اور مجروح ہونے کی

مازال به قطوب الخطوب۔ وحرد بالكروب۔ ولعن اللاعنين۔ وطعن

حالت میں زندگی گذاری ہمیشہ حوادث سے ترش رو ہونا اسکے نصیب تھا اور بیقراریاں اس سے لڑ رہی تھیں اور لعنت کرنیوالوں کی لعنت اور

الطاعنين۔ حتّٰى تواترت المحن۔ وتكاثرت الفتن۔ واقوى المجمع۔

طعن کرنیوالوں کا طعنہ۔ یہاں تک کہ محنتیں متواتر ہوئیں اور فتنے بہت ہوئے۔ اور مجمع خالی گیا۔

ونبا المرتع۔ وكان يُداس تحت هذه الشدائد حتّٰى فاجأه الموت۔ واخذه

اور چراگاہ دور جا پڑی اور ان مصیبتوں کے نیچے کچلا جا رہا تھا کہ یک دفعہ اس کو موت آگئی۔ اور شکاری

كالصائد الفوت وادخله فى الزمر الفانيين۔ فما ظنك اكان هو من الصلحاء او من الفاسقين۔

کی طرح اس کو وفات نے پکڑ لیا اور فانیوں میں اس کو داخل کر دیا۔ پس تیرا کیا گمان ہے کہ وہ نیک تھا یا بدکار۔

فثبت انّ لعن الفاسقين واهل العدوان۔ لا يدلّ على سخط الرحمٰن۔

پس ثابت ہوا کہ بدکاروں اور ظالموں کی لعنت خدا تعالیٰ کے غضب پر دلالت نہیں کرتی۔

وايذاء المفسدين واهل الشرور۔ لا ينقص مراتب اهل العمل۔

اور مفسدوں کا دکھ دینا صاحب اعمال صالحہ کے مراتب کو کم نہیں کرتا۔

المبرور۔ بل يكون لعنهم وسيلة رحم حضرة الكبرياء۔ ووصلة الاجتباء۔

بلکہ ان کی لعنت خدا تعالیٰ کے رحم کا وسیلہ ہو جاتی ہے۔ اور برگزیدگی کا سبب

والاصطفاء۔ وكذالك بشرنى ربّى فى تلك الفتنة۔ وان شئت

بن جاتی ہے۔ اور اسی طرح آتھم کے فتنہ میں مجھے میرے خدا نے بشارت دی۔ اور اگر چاہے تو کتاب

فارجع الى البراهين الاحمدية۔ وانظر كيف اخبر ربّى فيها عن هٰذه

براہین احمدیہ کی طرف رجوع کر اور دیکھ کس طرح خدا نے اس میں اس فتنہ کی خبر دی

القصة۔ وانباء من نبأ آتهم وفتن النصارٰى ويهود هٰذه الملة۔ واخبر

اور اس پیشگوئی سے خبر دی جو آتھم کے بارے میں تھی اور نصاریٰ کے فتنوں اور اس ملت کے یہود کے فتنہ سے

انّ النصارٰى يمكرون بك فى الازمنة الاٰتية۔ ويهيجون فتنة عظيمة

خبر دی اور یہ خبر دی کہ نصاریٰ آئندہ زمانہ میں تجھ سے ایک مکر کریں گے۔ اور ایک فتنہ عظیمہ برپا کریں گے۔

صـ ۶۵

ویکونون معھم علماء ھٰذہ الامة۔ فھٰذہ شھادة من اللہ قبل ھٰذہ
اور اُن کے ساتھ مولوی ہو جائیں گے۔ پس اس واقعہ سے پہلے یہ ایک خدا کی گواہی ہے
الواقعة۔ فھل انتم تؤمنون بشھادات حضرة العزة۔ وان کنت لا تترک
پس کیا تم خدا کی گواہیوں پر ایمان لاتے ہو؟ اور اگر تُو اب بھی لعنت
الاٰن ذکر اللعنة۔ ففکر فی ھٰذا النبأ وانظر من لعنہ اللہ فیہ ومن
کا ذکر نہیں چھوڑتا تو اِس خبر میں فکر کر اور دیکھ کہ اس میں کس کو خدا نے ملعون ٹھہرایا اور
جعلہ مورد الرحمة۔ وانظر انّہ کیف اخبر انّ النصارٰی یمکرون
کس کو موردِ رحمت ٹھہرایا اور دیکھ کہ اُس نے کس طرح خبر دی کہ نصاریٰ مکر کریں گے اور جھوٹ
ویأتون بالفریة۔ ثم یفتح اللہ ویجعل الکرة لاھل الحق باراءة الاٰیة
باندھیں گے پھر خدا فتح دے گا اور اہل حق کی نوبت لائے گا اور نشان
الواضحة۔ وینصر عبدہ ویحق الحق ویبطل الباطل بالصولة العظیمة
واضح دکھلائے گا اور اپنے بندہ کی مدد کرے گا اور باطل کو حملہ عظیمہ سے نابود کر دے گا
ویخزی قومًا کافرین۔ فھٰذہ الانباء التی کُتِبَت فی البراھین من اللہ العلام۔ کانت
اور قوم کفّار کو رسوا کرے گا۔ پس یہ خبریں جو براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے لکھی گئیں ان دونوں
مکنونة فیھا لھٰذہ الایام۔ لیتم اللہ حجّتہ علی الخواص والعوام۔ ولتستبین
کے لئے چھپی ہوئی تھیں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی حجّت کو خواص اور عوام پر پوری کرے۔ اور تاکہ
سبیل المجرمین۔ ایھا المسارعون الی الحرب والخصام۔ والساعون
مجرموں کی راہ کھل جائے۔ اے وہ لوگو جو جنگ و جدال کی طرف دوڑتے ہو اور نور سے
من النور الی الظلام۔ مالکم لا تتفکرون فی الکلام۔ ولا تتقون قھر اللہ
اندھیرے کی طرف دوڑنے والے ہو تمہیں کیا ہو گیا کہ تم کلام میں فکر نہیں کرتے اور خدا کے قہر سے
ذی الجلال والاکرام۔ اتُترکون فی دنیاکم ولا ترون وجہ الحمام۔
نہیں ڈرتے؟ کیا تم اپنی دُنیا میں چھوڑے جاؤ گے اور موت کا مُنہ نہیں دیکھو گے
ءاٰثرتم عیشة الحیٰوة الدنیا۔ او نسیتم یوم الاٰثام والعقبٰی۔ توبوا توبوا۔
کیا تم نے اِس دُنیا کی زندگی کو قبول کر لیا۔ یا پاداش کے دن اور عاقبت کو تم نے بھلا دیا۔ توبہ کرو

٦٦

وَالَى الله ارجعوا۔ فانّه لا یحب قومًا فاسقین۔

اور خدا کی طرف رجوع لاؤ کیونکہ وہ فاسقوں کو دوست نہیں رکھتا۔

ومِمّا ادّعیت یا من اضاع الدین۔ انك قلت انی انا اضل فی

اور اے دین کے ضائع کرنے والے تیرے دعووں میں سے ایک یہ ہو کہ تُو نے کہا ہے کہ مَیں عربی میں

العربیة کالمرتجلین۔ واستملی کالادباء الماھرین۔ واکون من الغالبین

بدیہہ گو لوگوں کی طرح مقابلہ کرونگا اور ماہر ادیبوں کی طرح لکھوں گا۔ اور غالب رہوں گا

وَیحك یا مسکین۔ لِمَ تخزی اسم دنیاك وقد ضاع الدین۔ الست

وائے تجھ پر اے مسکین۔ تو اپنے دُنیا کے نام کو کیوں رُسوا کرنے لگا اور دین تو ضائع ہو چکا۔ کیا تُو وہی نہیں

الذی اعرفك من قدیم الزمان۔ غبیّ الفطرة سفیه الجنان۔ کثیر

جس کو مَیں قدیم زمانہ سے جانتا ہوں۔ فطرت کا غبی دل کا سفیہ بہت

الھذیان۔ قلیل العرفان۔ الموسوم بمعرّة لکن اللسان۔ انصارع

بک بک کرنیوالا کم معرفت لکنت لسان کا داغ رکھنے والا کیا تُو اس قوت

بھذہ القوة الفاتك البازل وتجارب الکمی الجازل۔ کلّا بل ترید

سے دلیر شدید القوت کے ساتھ کُشتی کرے گا۔ اور سوار کاٹنے والے کیساتھ جنگ کریگا۔ ہرگز نہیں بلکہ تُو تو

ان تری الناس وصمتك۔ وتشھد علٰی جھلك اُبنتك وان کنت

اپنا عیب لوگوں کو دکھلانا چاہتا ہے۔ اور اپنی ژولیدہ زبانی کو اپنی جہالت پر گواہ بنانا چاہتا ہو اور اگر تُو نے

عزمت علٰی مناضلتی۔ واردت ان تذوق حربی وحربتی۔ فادعوك

میرے جنگ کا قصد کر لیا ہے۔ اور ارادہ کر لیا ہے کہ میری جنگ اور میرے حربہ کا مزہ چکھے۔ پس مَیں تجھے

کما یدعی الصّید للاصطیاد۔ او یُدنی النار للاخماد۔ بید انی

اس طرح بُلاتا ہوں جیسا کہ شکار پکڑنے کیلئے بُلایا جاتا ہو۔ یا آگ بُجھانے کیلئے نزدیک کی جاتی ہو۔ مگر یہ بات ہے کہ

اشترطت من الابتداء۔ ان لا یعارضنی احد الّا بنیّة الاھتداء

مَیں پہلے سے یہ شرط رکھتا ہوں کہ کوئی شخص بجز نیت ہدایت پانے کے مجھ سے مقابلہ نہ کرے۔

فاسمع منّی انی اناضلك علٰی ھٰذہ الشریطة۔ لیھلك

پس مجھ سے سُن کہ مَیں اسی شرط کے ساتھ تجھ سے مقابلہ کروں گا۔ تاکہ جو بیّنہ

مَن هلك بالبيّنة - فان اتفق انْ اُغلب فی النضال - وتغلب فی

کے ساتھ ہلاک ہوا وہ ہلاک ہو جائے - پس اگر یہ اتفاق ہو گیا کہ میں مغلوب ہو گیا - اور بلاغت میں تو

محاسن المقال - فاتوب علیٰ یدك بالاخلاص التام - واحسبك

غالب آیا پس میں تیرے ہاتھ پر اخلاص سے توبہ کروں گا - اور تجھے نیک بخت

من الاتقیاء الکرام - وان اتفق ان الله اظهر غلبتی فی الجدال -

بزرگوں میں سے سمجھوں گا - اور اگر یہ اتفاق ہوا کہ میں غالب آ گیا -

فما ارید منك شیئًا الا ان تتوب فی الحال - وتبایعنی بالتذلل و

پس میں تجھ سے بجز توبہ کے اور کچھ نہیں چاہتا - اور نیز کہ اُسی وقت بکمال تذلل تو

الانفعال - وتصدّق دعوائی بصدق البال - وتدخل فی سلك

مجھ سے بیعت بھی کرے اور صدق دل سے میرے دعوے کی تصدیق کرے - اور جلدی سے میری

جماعتی بالاستعجال - وتؤثرنی علی النفس والعرض والمال - فان

جماعت میں داخل ہو جائے - اور اپنی جان اور آبرو اور مال پر مجھے اختیار کرے - پس اگر تو

کنت رضیت بهٰذه الشریطة - فتعال تعال بصحة النیّة - واشهد

اِس شرط پر راضی ہو گیا - پس صحت نیّت کے ساتھ آجا آجا اور ایک مجمع

مجمع الحق - لیتبیّن الرشد من الغیّ - وتعلم انّی ما اُرید فی

میں حاضر ہو تاکہ رُشد اور گمراہی میں فرق ہو جائے - اور تُو جانتا ہے کہ میں اِس دعوت میں یہ نہیں

هٰذه الدعوة - انْ تحسبنی الناس ادیبًا فی العربیّة - ولا

چاہتا کہ مجھے لوگ عربی میں ادیب سمجھیں اور میں

ابالی ان یرمونی بجهالة - او یقولوا اُمّیّ لا یطلع علیٰ صیغة - انْ

اِس بات کی پرواہ نہیں رکھتا کہ لوگ مجھے جاہل کہیں - یا یہ کہیں کہ ایک ناخواندہ ہے اسکو ایک صیغہ بھی معلوم

ارید الا اقامة الاٰیة - واثبات الدعوی بهٰذه البیّنة - لیتم

نہیں - میں تو صرف نشان کو قائم کرنا چاہتا ہوں - اور اس دلیل کے ساتھ دعوے کو ثابت کرنا میرا مقصد ہے - تا

حجّة الله علی الناس - ولینجو الخلق من الوسواس - ولیمتنعوا

لوگوں پر خدا کی حجت پوری ہو جائے اور تا شیطان سے لوگ نجات پا دیں - اور تا گمراہی سے

۱۵۰ مّن الغوایۃ - و تنکشف علیھم ابواب الھدایۃ - و یأتونی
باز آجائیں اور ان پر ہدایت کی راہیں کھل جائیں اور توبہ اور تصدیق
توّابین مُصدّقین -
کی حالت میں میرے پاس آئیں -
فان کنت تعاھدنی علیٰ ھٰذا - ولست کالذی نقض
پس اگر تو اس بات پر میرے ساتھ معاہدہ کرتا ہے اور تو ایسا آدمی نہیں کہ عہد کو توڑے اور
العھد وآذا - فقم بھٰذا الشرط للنضال - وآتنی حالفًا بوجہ اللہ
دکھ دیوے - پس اس شرط کے ساتھ لڑائی کیلئے کھڑا ہو اور خدا کی قسم کھا کر میرے پاس
ذی الجلال - واشھد علیہ عشرۃ عدل من الرجال - ثم اشتھرہٗ
آجا اور اس پر دس عادل گواہوں کی گواہی کرلے - پھر وہ مضمون
بعد طبعہ بصدق البال - فترانی بعدہ حاضرًا عندك
چھپوا کر مشتہر کردے - پس بعد اسکے تو مجھے بلا توقف اپنے پاس حاضر پائے گا
فی الحال - کبازی متقضی علیٰ طیور الجبال - فتمزّق کل
ایسا جیسے باز جو پہاڑ کے پرندہ پر پڑتا ہے پس اسوقت تو بحکم
ممزّق باذن ربّ العالمین -
جناب الٰہی ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا -
ھٰذا عھد بینی و بینك - لیظھر منہ مینی او مینك -
یہ وہ عہد ہے جو مجھ میں اور تجھ میں ہے تاکہ میرا یا تیرا جھوٹ ظاہر ہو جائے -
ولیھلك من کان من الکاذبین - وانّ الکذب یخزی اھلہ - و
اور تاکہ جھوٹا ہلاک ہو جائے - اور جھوٹ اُس کے اہل کو رسوا کرتا ہے - اور
یُحرق رحلہ - ولکنکم لا تبالون اللہ ویوم الاخزاء - و تقولون ما
اسکے اسباب کو جلا دیتا ہے لیکن تم لوگ خدا اور اسکے رسوا کرنے کے دن کی پرواہ نہیں کرتے - اور حیا کو
تشاؤن بترك الحیاء - الا انّ لعنۃ اللہ علی المزوّرین - الذین
ترک کرکے جو چاہتے ہو کہتے ہو خبردار ہو کہ جھوٹ کو آراستہ کرنے والوں پر خدا کی لعنت ہے - وہ لوگ جو

۷۹

يخفون الحق ويزينون الباطل ويريدون ان يطفؤا نور الله مفسدين۔
حق کو چھپاتے ہیں اور باطل کو زینت دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو مفسدانہ باتوں سے بجھادیں۔

وقالوا اهجروا هٰؤلاء ولا تلاقوهم مسلمين۔ ولا تصلّوا علىٰ امواتهم
اور کہا کہ ان لوگوں کو چھوڑ دو اور السلام علیکم کے ساتھ انکو مت ملو اور انکے مُردوں پر نماز مت پڑھو۔

ولا تتبعوا جنازاتهم۔ واقتلوهم ان قدرتم علىٰ قتلهم فی حين۔
اور انکے جنازوں کے ساتھ مت جاؤ اور اگر قدرت پاؤ تو ان کو قتل کر ڈالو۔

واسرقوا اموالهم۔ وانهبوا رحالهم۔ وكفّروهم وسبّوهم واشتموهم
اور ان کے مالوں کو چراؤ اور ان کے اسباب لوٹ لو اور انکو گالیاں دو اور تحقیر کرتے ہوئے

ولا تذكروهم الّا محقّرين۔ تبًّا لهم كيف نحتوا مسائل من عند
ان کا ذکر کرو ان کے لئے ہلاکت ہو کیونکر اپنے پاس سے مسئلے گھڑ لئے

انفسهم وما خافوا احكم الحاكمين۔ اولٰئك عليهم لعنة الله و
اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ان پر خدا کی لعنت ہے اور

الملٰئكة واخيار الناس اجمعين۔ واولٰئك هم شرّ البريّة
فرشتوں کی لعنت اور تمام نیک مردوں کی لعنت اور یہ لوگ آسمان کے نیچے بدترین

تحت السّماء ولو سمّوا انفسهم عالمين۔
خلائق ہیں اگرچہ اپنے تئیں مولوی کرکے پکاریں۔

ثم اعلم انی كتبتُ مكتوبی هٰذا فی اللسان العربيّة۔
پھر تجھے معلوم ہو کہ مَیں نے یہ مکتوب اس لئے لکھا ہے کہ

لاختبرك قبل ان اجيئك للمناضلة فانّی اظنك غبيًّا ومن
تاکہ میں قبل اس کے کہ تیرے پاس آؤں تجھ کو آزمالوں کیونکہ مَیں تجھے جاہلوں میں سے خیال کرتا ہوں

الجاهلين۔ وما اريد ان يكون ذهابی اليك صُلفة۔ واكون
اور مَیں نہیں چاہتا کہ میرا تیرے پاس آنا بے سود ہو اور مَیں نہیں چاہتا کہ مَیں

كالذی يقصد عذرة۔ اويأخذ فی يده روثة۔ وما اريد اَنْ اُعطی
ایسے شخص کی طرح ہو جاؤں جو پلیدی کا قصد کرتا ہے یا اپنے ہاتھ میں گوبر لیتا ہے اور مَیں نہیں چاہتا کہ ایک جاہل

ضہ

جاهلا بحتاً عزة المقابلة - وارفع له ذكره فى العامة - فان كنت

کو مقابلہ کی عزت دوں اور عام لوگوں میں اُس کا ذکر بلند کروں پس اگر تو اُس

من ادباء هذا اللسان - فلا يشق عليك ان تريني فى العربية

زبان کے ادیبوں میں سے ہے پس یہ بات تجھ پر گراں نہیں ہوگی کہ تو عربی میں بعض

بعض درر البيان - بل ان كنت بارعاً من غير التصلف والمين

گوہر بیان دکھلائے بلکہ اگر تو بغیر لاف وگزاف کے درحقیقت فصیح وبلیغ ہے

فستكتب جواب ذالك المكتوب فى ساعة او ساعتين -

پس عنقریب تو اس خط کا جواب ایک گھڑی یا دو گھڑی میں لکھ دے گا -

ولا ترد مسئلتى كالجاهل المحتال - بل تملى بقدر ما امليت وترسل

اور میرے سوال کو جاہل حیلہ گر کی طرح ردّ نہیں کریگا بلکہ جسقدر میں نے لکھا ہے اسی قدر تو لکھے گا اور

فى الحال - وعليك ان تراعى مماثلتى فى النظم والنثر والمقدار - وتأتى بما

فی الفور روانہ کر دیگا - اور تیرے پر لازم ہوگا کہ نظم اور نثر اور مقدار میں مماثلت کی رعایت رکھے اور میری طرح

اتيت به من درر كدرر البحار - واذا فعلت كله فارسل الى مكتوبك

اپنے کلام کو جواہرات بلاغت سے پُر کرے - اور جب تو نے یہ سب کچھ کر لیا پس اپنا مکتوب عربی

العربى بالسرعة - ثم انزل ساحتك كالصاعقة المحرقة - ويفتح

جلدی میری طرف بھیجدے - پھر مَیں تیرے صحن خانہ میں جلانے والی بجلی کیطرح نازل ہو جاؤنگا - اور

الله بيننا بالحق وهو خير الفاتحين - وان كنت ما ارسلت جوابك

خدا تعالیٰ ہم میں سچا فیصلہ کر دے گا اور وہ بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے اور اگر تو نے سات دن تک جواب نہ بھیجا

الى سبعة ايام - او ارسلت فى الهندية كعوام - او عربية غير

یا ہندی زبان میں عوام کی طرح بھیجا یا عربی غیر فصیح میں جو اُس

فصيحة كجهام - او ارسلت قليلا من كلام - فيثبت انك من

بادل کی طرح ہے جس میں پانی نہیں یا تو نے کچھ تھوڑا سا کلام بھیجا پس ثابت ہو جائے گا کہ تُو

السفهاء الجاهلين - لا من الادباء المتكلمين - ومن الجماوات - لا

جہلاء میں سے ہے نہ ادیبوں میں سے اور چارپایوں میں سے ہے نہ

مَن رجال یوثر نطقهم علی ثمار العجمات۔ فاترکک کما یترک سقط
ان مردوں میں سے ہو کہ اُن کا نطق کھجوروں سے زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ پس مَیں تجھے چھوڑ دُونگا جیسا کہ ردّی

من المتاع۔ واعرض عنک کاعراض الناس عن السباع۔ واشیع
متاع چھوڑ دی جاتی ہو اور تجھ سے کنارہ کرونگا جیسا کہ درندوں سے کنارہ کیا جاتا ہے۔ اور عقلمندوں

فی ھذا الباب شیئًا لاولی الالباب والمستبصرین۔
کے لئے اس بارے میں کچھ چھپوا دوں گا۔

واما تدعونی متفردًا فی المباھلة۔ فھذا دجلک وکیدک
اور تو جو مباہلہ کے لئے اکیلا مجھے بُلاتا ہے سو یہ اسے دیو بادیہ

یا غول البادیة۔ الا تعلم ایھا الدجّال۔ والغوی البطال۔ ان الشرط
تیرا مکر ہے کیا تو اے دجّال اور گمراہ بطال نہیں جانتا۔ کہ میری طرف سے

منی فی المباھلة مجئ عشرة رجال۔ لملاعنة وابتھال۔ فی حضرة
مباہلہ کے لئے دس آدمی کی شرط ہے جو ملاعنہ اور ابتہال کے لئے آئیں

معین الصادقین۔ فما قبلت شریطتی۔ وکان فیه نفعک لا منفعتی
پس تُو نے میری شرط کو قبول نہیں کیا اور اس میں تیرا نفع تھا نہ میرا

ثم اردت ان اتم الحجة علیک وعلی رھطک المتعصّبین۔ فرضیت
پھر مَیں نے ارادہ کیا کہ تجھ پر اور تیرے گروہ پر حُجت پُوری کروں پس مَیں تین

بثلثة من رجال عالمین۔ وخففت علیک وقنعت یا عدو الاخیار۔
آدمیوں کے ساتھ راضی ہو گیا اور تیرے پر مَیں نے تخفیف کر دی اور مَیں نے کہا کہ اے نیکوں کے

بان تباھلنی مع عبد الواحد وعبد الجبار۔ وانھما اکابر جماعتک
دشمن عبد الواحد اور عبد الجبار کو لیکر میرے ساتھ مباہلہ کر اور وُہ دونوں تیری جماعت کے بزرگ

وحرثاء زراعتک۔ وابناء شیخ امین۔ ففررت فرار الظلام من النور۔
اور تیری کھیتی کے زمیندار اور امین شیخ کے بیٹے ہیں پس تُو ایسا بھاگا جیسا کہ اندھیرا روشنی سے

وولیت دُبُر الکذب والزور۔ ودخلت الجحر کالمتخوفین۔ وما وَرَد
بھاگتا ہے اور جھوٹ کی پیٹھ کو تُو نے پھیر لیا۔ اور ڈرنیوالوں کی طرح سُوراخ میں جا چھپا۔ اور تیرے

مٹ

علیٰ صاحبیك - انهما فرّا وفقاء اعینیك - وما جاء انی کالمباهلین -

دونوں صاحبوں کو کیا پیش آیا وہ دونوں بھاگ گئے اور تجھے اندھا کر گئے - اور مباہلہ کرنیوالوں کیطرح میرے مقابل پر نہ آئے -

وایّ خوف منعهما من المباهلة - ان کانا یکفّرانی علیٰ وجه البصیرة -

اور کس خوف نے اُن کو مباہلہ سے منع کیا اگر وہ علیٰ وجہ البصیرۃ مجھ کو کافر جانتے تھے -

فاین ذهبا ان کانا من الصادقین - ومن اقوالك فی اشتهارك - انك

پس وہ کہاں چلے گئے اگر وہ سچے تھے - اور منجملہ تیرے اقوال کے جو تیرے اشتہار میں ہیں

خاطبتنی وقلت بکمال اصرارك - انك تحترق فی النار وتغرق فی الماء

جو تُو نے مجھے مخاطب کر کے بکمال اصرار کہا ہے کہ تُو آگ میں جل جائیگا اور پانی میں غرق ہو جائیگا

ولا یمسّنی ضر لو دخلتهما واحفظ من البلاء - اما الجواب - فاعلم ایّها الکذّاب

اور مجھے اگر ان دونوں میں داخل ہوں کچھ دُکھ نہیں پہنچے گا - مگر ہمارا جواب اے کذّاب یہ ہے کہ تو پہلے

انّك رایت کل ذالك بعد المباهلة الاولیٰ - واغرقت واحرقت یا فضلة النوکیٰ -

مباہلہ کے بعد یہ سب کچھ دیکھ چکا ہے - اور تُو غرق کیا گیا اور جلایا گیا اے احمقوں کے فضلے -

فانبئنا این خرجت من الماء - بل مُتّ فی ماء التندم کالاشقیاء واین نجّیت من

پس ہمیں بتلا کہ کب تُو پانی میں سے نکلا - بلکہ تُو تو ندامت کے پانی میں بدبختوں کی طرح ڈوب گیا اور کہاں تجھے آگ سے

النار - بل احترقت بنار الحسرة التی تطلع علی الاشرار - وما صارت النار علیك بردًا و

نجات حاصل ہوئی - بلکہ تُو اس حسرت کی آگ سے جل گیا جو شریروں پر بھڑکتی ہے - اور تیرے پر آگ ٹھنڈی نہ ہوئی -

سلامًا - بل اکلتك نار اخزاء الله ولقیت الامًا - وکذالك یخزی الله المفترین -

بلکہ خدا کی رُسوا کرنے کی آگ تجھ کو کھا گئی اور کئی دردوں کو تُو جا ملا - اور اسی طرح خدا مفتریوں کو رُسوا کرتا ہے -

انّ الذین یتکبّرون بغیر الحق هم الفاسقون حقًّا ولو حسبُوا انفسهم

وُہ لوگ جو ناحق تکبر کرتے ہیں وُہی درحقیقت فاسق ہیں اگرچہ اپنے تئیں

من الصّالحین - والذین وجدوا فضل ربّهم یعرفون بانوارهم - ویمشون علی الارض

صالح سمجھیں اور جو لوگ خدا تعالیٰ کا فضل پانے والے ہیں وُہ اپنے نوروں سے پہچانے جاتے ہیں اور تواضع کے ساتھ

هونا لانکسارهم - ولا یمشون مستکبرین - وآخر دعوٰنا ان الحمد لله ربّ العالمین -

زمین پر چلتے ہیں اور تکبّر سے قدم نہیں رکھتے - اور آخری دُعا ہماری الحمد للہ ربّ العالمین ہے -

ص۴۳

اِنّی صدوق مصلح متردم
میں صادق اور مصلح ہوں
سمّ معاد اتی وسلمی اسلم
اور میری دشمنی زہر اور میری صلح سلامتی ہے

انی انا البستان بستان الھدیٰ
مَیں باغ ہدایت ہوں
تأتی الیّ العین لا تتصرّم
میری طرف وہ چشمہ آتا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا

روحی لتقدیس العلیّ حمامۃ
میری رُوح خدا کی تقدیس کے لئے ایک کبوتر ہے
او عندلیب غارد مترنم
یا بُلبل ہے جو خوش آوازی سے بول رہی ہے

مَا جئتکم فی غیر وقت عابثا
مَیں تمہارے پاس بے وقت نہیں آیا
قد جئتکم والوقت لیل مظلم
میں اس وقت آیا کہ ایک اندھیری رات تھی

صارت بلاد الدین من جدب عتا
دین کی ولایت بباعث قحط کے جو غالب آگیا
اقوی واقفر بعد روض تعلم
خالی ہوگئی بعد اسکے جو وہ ایک باغ کی طرح تھی

ھل بقی قوم خادمون لدیننا
کیا وہ قوم باقی ہے جو ہمارے دین کی خدمت کریں
ام ھل رئیت الدین کیف یحطّم
اور کیا تو نے نہیں دیکھا کہ دین کو کس طرح مسمار کیا جاتا ہے

فاللہ اَرسلنی لأُحی دینہ
سو خدا نے مجھے بھیجا تاکہ مَیں اسکے دین کو زندہ کروں
حق فھل من راشد یستسلمُ
یہ سچ ہے پس کیا کوئی ہے جو اطاعت کرے

جھد المخالف باطل فی اَمرنا
مخالف کی کوشش ہمارے امر میں باطل ہے
سیف من الرحمٰن لا یتثلّم
یہ خدا کی تلوار ہے جس میں رخنہ نہیں ہوسکتا

فی وجھنا نور المھیمن لائح
ہمارے مُنہ میں خداتعالیٰ کا نور واضح ہے
ان کان فیکم ناظر متوسم
اگر کوئی تم میں دیکھنے والا ہو

اَلیوم یُنقض کل خیط مکائد
آج ہر ایک مکر کا تاگا توڑ دیا جائے گا
لین سحیل او شدید مُبرم
نرم اک تارہ ہو یا سخت دو تارہ ہو

من کان صوّالا فیُقطع عرقہ
پس جو شخص حملہ آور ہو پس اسکی رگ کاٹ دی جائیگی
یُردیہ عالیۃ القنا او لھذم
اور نیزہ کا اُوپر کا سرا یا نیچے کا سرا اُسکو ہلاک کردیگا

اللہ اثرنا و کفّل امرنا
خدا نے ہمیں چن لیا اور ہمارے کام کا متکفل ہوگیا
فالقلب عند الفتن لا یتجمجمُ
پس دل فتنوں کے وقت متردد نہیں ہوتا

ملك فلا يُخزى عزيز جنابه
وہ بادشاہ ہے اسکی جناب کا عزیز کبھی رُسوا نہیں ہوتا

ان المقرب لا اباً لك يكرمُ
اور مقرب ضرور عزت پالیتا ہے

كفر وما التكفير منك ببدعةٍ
تو مجھے کافر کہتا رہ اور کافر کہنا کوئی بدعت نہیں

رسم تقادم عهده المتقدمُ
یہ تو ایک پُرانی رسم چلی آتی ہے

قد كفّرت من قبل صحب نبيّنا
اس سے پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کافر ٹھہرائے گئے

قالوا اللئام كفرة وهم همُ
اور روافض نے کہا کہ یہ لئیم کافر ہیں اور انکی شان وہی ہے جو ہے

انظر الى المتشيعين ولعنهم
شیعوں اور اُن کی لعنت کی طرف دیکھ

ما غادروا نفسا تعزّ وتُكرم
جو کسی ذی عزت کو اُنہوں نے نہیں چھوڑا

جاءتك اٰياتي فانت تكذّب
میرے نشان تیرے پاس آئے اور تو تکذیب کر رہا ہے

شاهدت راياتي فانت تكتمُ
اور میرے جھنڈوں کو تُو نے مشاہدہ کیا اور پھر پوشیدہ رکھتا ہے

يا من دنىٰ منّي بسيف زجاجة
اے وہ شخص جو آبگینہ کی تلوار کے ساتھ میرے پاس آیا

فاحذر فانّي فارس مستلئم
مجھ سے ڈر کہ میں سوار زرہ پوش ہوں

يُدرِيك من شهد الوقائع انني
وقائع شناس آدمی تجھے جتلا دے گا

بطل وفي صفّ الوغىٰ متقدم
میں دلیر ہوں اور جنگ کی صف میں سب سے پہلے

كم من قلوب قد شققتُ جذورها
بہت سے دلوں کی جڑیں میں نے پھاڑ دیں

كم من صدورٍ قد كلمتُ واكلمُ
اور بہت سے سینوں کو میں نے زخمی کر دیا اور کرتا ہوں

واذا نطقتُ فان نطقي مفحم
اور جب میں بولوں تو میرا نطق مُنہ بند کرنیوالا ہے

سيف فيقطع من يكيد ويجذمُ
تلوار ہے پس وہ مکر کرنیوالوں کو کاٹ دیتی ہے

حاربتُ كل مكذّب وباٰخرٍ
ہر ایک مکذّب سے میں لڑا اور سب سے آخر

للحرب دائرة عليك فتعلمُ
تیرے پر لڑائی کا چکر آئے گا اور پھر تُو جان لیگا

يا لائمي ان المكارم كلها
اے میرے ملامت کرنیوالے تمام بزرگیاں صدق میں ہیں

في الصّدق فاسلك سبل صدق تسلم
پس صدق کا طریق اختیار کر تا سلامت رہے

ان كنت ازمعت النضال فاننا
اگر تُو نے مقابلہ کا قصد کیا ہے

نأتي كما يأتي لصيد ضيغم
پس ہم اس شیر کی طرح آئینگے جو شکار کیلئے آتا ہے

هلا اریت العلم یا ابن تصلفٍ ۔ ان کنت علاما بما لا اعلم
اے لاف کے بیٹے تو نے اپنا علم کیوں نہ دکھلایا ۔ اگر تو وہ چیزیں جانتا تھا جو مجھے معلوم نہیں

قد ضاع عمرك فی السفاهة والعما ۔ طوبیٰ لمن بعد السفاهة یحلم
تیری عمر سفاہت میں اور نابینائی میں ضائع ہو گئی ۔ مبارک وہ شخص جو سفاہت کے بعد عقلمند ہو جائے

قد جاء ان الظن اثم بعضه ۔ فارفق ولا یضلل جنانك ماثم
قرآن شریف میں آیا ہے کہ بعض ظن گناہ ہیں ۔ پس نرمی کر اور تیرے دل کو گناہ گمراہ نہ کرے

الکبر یخزی اهله العاتی ومن ۔ لله یصغر فالمهیمن یعظم
تکبر ۔ تکبر کرنے والے کو رسوا کرتا ہے ۔ اور جو خدا کیلئے چھوٹا ہوتا ہے خدا اسکو بڑا کر دیتا ہے

یا ایها الناس اذکروا اٰجالکم ۔ ان المنایا لا ترد وتهجم
اے لوگو اپنا وقتِ موت یاد رکھو ۔ اور موت جب آتی ہے تو روکی نہیں جاتی اور یکدفعہ آتی ہے

یا ایها الناس اعبدوا خلاقکم ۔ توبوا ان الله رب ارحم
اے لوگو اپنے پیدا کرنے والے کی پرستش کرو ۔ توبہ کرو اور خدا ارحم الراحمین ہے

انی اری الدنیا تمرّ بساعة ۔ غیمٌ قلیل الماء لا یتلوّم
میں دنیا کو دیکھتا ہوں کہ جلد گذر جاتی ہے ۔ یہ ایک ایسا بادل ہے جس میں پانی تھوڑا ہے اور زیادہ توقف نہیں کرتا

فلهٰذه لا تسخطوا معبودکم ۔ توبوا وطوبیٰ للذی یتندم
پس اس دنیا کے لئے اپنے معبود کو ناراض مت کرو ۔ توبہ کرو اور مبارک وہ جو متندم ہوتا ہے

توبوا ان العذر لغو بعد ما ۔ کُشِفَتْ سرائرکم واُخِذَ المجرم
توبہ کرو اور اُس وقت توبہ کرنا بے فائدہ ہے ۔ جبکہ تمہارے بھید کھولے گئے اور مجرم پکڑا گیا

انا صرفنا فی النصیحة رحمة ۔ ما حمل حسن بیاننا وتکلم
ہمنے از روئے رحمت وہ سب نصیحت دینے میں خرچ کر دیا ہے ۔ جو کچھ کہ ہمارا حق بیان برداشت کر سکا

والله انی قد بُعِثْتُ لخیرکم ۔ والله انی مُلهم ومُکلّم
بخدا میں تمہاری بھلائی کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں ۔ اور بخدا میں مُلہم اور مُکلّم ہوں

ان کنت تبغی حربنا فنحارب ۔ بارز فانی حاضر متخیم
اگر تو ہماری لڑائی کو چاہتا ہے پس ہم لڑائی کرینگے ۔ میدان میں آکہ ہم حاضر ہیں اور خیمہ لگا رہے ہیں

القصيدة الثانية

لك الحمد يا ترسي وحرزي وجوسقي
اے میری پناہ اور میرے قلعہ تیری تعریف ہو
بحمدك يُرْوىٰ كل من كان يستقي
تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہو سیراب ہو جاتا ہے

بذكرك يجري كل قلب قد اعتقىٰ
تیرے ذکر کیساتھ ہر ایک دل ٹھہرا ہوا جاری ہو جاتا ہے
بحبك يحيىٰ كل ميتٍ ممزّق
اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مُردہ زندہ ہو جاتا ہے

وباسمك يُحفظ كل نفس من الردا
اور تیرے نام کے ساتھ ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے
وفضلك ينجي كل من كان يُزبق
اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے

وما الخير الا فيك يا خالق الورىٰ
اور تمام نیکی تیری طرف سے ہے اے جہان آفرین
وما الكهف الا انت يا متكا التقي
اور تو ہی پرہیزگاروں کی پناہ ہے

وتعنوا لك الافلاك خوفا وهيبة
اور تیرے آگے خوفناک ہو کر آسمان جھکے ہوئے ہیں
وتجري دموع الراسيات وتثبق
اور پہاڑوں کے آنسو جاری اور رواں ہیں

وليس لقلبي يا حفيظي وملجائي
اور میرے دل کیلئے اے میرے نگہبان اور پناہ
سواك مريح عند وقت التأزق
کوئی دوسرا آرام پہنچانے والا نہیں جب تنگی وارد ہو

يميل الورىٰ عند الكروب الى الورىٰ
دُکھ کے وقت خلقت خلقت کیطرف توجہ کرتی ہے
وانت لنا كهف كبيتٍ مُسَرْدَق
اور تو ہمارے لئے ایسی پناہ ہے جیسے نہایت مضبوط گھر

وانك قد انزلت اٰيٰت صدقنا
اور تُو نے ہمارے صدق کے نشان اُتارے ہیں
فويل لغُمْرٍ لا يراها و ينهق
پس اُس نادان پر افسوس ہے جو ان نشانوں کو نہیں دیکھتا اور بیہودہ شور کرتا ہے

الم ير عجلاً مات في الحي داميا
کیا اس گوسالہ کو اس نے نہیں دیکھا جو اپنے قبیلہ میں خون آلودہ ہو کر مر گیا
اهذا من الرحمٰن او فعل بندق
کیا یہ خدا کا فعل ہے یا میری بندوق کا کام ہے

ارى الله اٰيته بتدمير مفسد
خدا نے اپنا نشان ایک مفسد کو ہلاک کر کے دکھلایا
وتعرفها عين رئت بالتعمّق
اور اس نشان کو وہ آنکھ پہچان سکتی ہے جو غور سے دیکھے

وما كان هٰذا اول الاٰي للعدا
اور یہ دشمنوں کے لئے کوئی پہلا نشان نہیں
بل الاٰي قد كثرت فامعن وحقق
بلکہ نشان بہت ہیں پس سوچ اور تحقیق کر

وَلِلّٰہِ اٰیت لتائید دعوتی

اور میری تائید دعویٰ میں خدا کے لئے نشان ہیں

فانس بعین الناظر المتحقق

پس اُس آنکھ سے دیکھ جو سوچنے والی اور غور کرکے دیکھا کرتی ہے

الا ربّ یوم قد بدت فیہ اٰیتنا

خبردار ہو بہت سے ایسے دن ہیں جنمیں ہماری نشانیاں ظاہر ہوئیں

ولا سیّما یوم علا فیہ منطقی

بالخصوص وہ دن جسدن میری تقریر غالب آئی

اذا قام عبد اللہ عبد کریمنا

اور جسوقت مولوی عبد الکریم صاحب کھڑے ہوئے

وکان بحسن اللحن یتلو ویبعق

اور حُسنِ آواز سے پڑھتے اور ترجیع کے ساتھ آواز کرتے تھے

فکل من الحضار عند بیانہ

پس تمام حاضرین اُس کے بیان کے وقت

کمثل عُطاشی اُھرعوا او کعاشق

پیاسوں کی طرح یا عاشقوں کی طرح دوڑے

وقاموا بجذبات النشاط کانّھم

اور نشاط کے جذبوں کے ساتھ کھڑے ہوگئے گویا کہ اُنہوں نے

تعاطوا سُلافا من رحیق مزھزق

وہ شراب لی جو اُس شراب کی قسم میں سے تھی جو رقص آور ہو

ومالت خواطرھم الیہ لذاذۃً

اور اُنکے دل اُسکی طرف لذت کے ساتھ ایسے میل کرگئے

کمثل جیاعٍ عند خبز مرقّق

جیسا کہ بھوکے نرم چپاتیوں کی طرف میل کرتے ہیں

فاخرج حیّات العدا من جحورھا

پس اُس نے دشمنوں کے سانپوں کو اُنکے سوراخوں سے باہر نکالا

وانزل عصمًا من جبالِ التّعرق

اور پہاڑی بکریوں کو بخل کے پہاڑوں سے نیچے اُتارا

وکانوا بھمسٍ یحمدون کانہ

حفیف طیور او صداء التّمطّق

اور نرم آواز سے تعریف کرتے تھے۔ گویا وہ پرندوں کی ہلکی آواز تھی جب جانور صف باندھ کر اُڑتے ہیں یا زبان کے ساتھ بقیہ عذر کو چاٹنے کی آواز تھی

حداھم فلم یترک بھا قلب سامع

اُنکو خوش آوازی سے چلایا اور کسی دل کو نہ چھوڑا

ولا اُذنا الا حدا مثل غیہق

اور نہ کسی کان کو مگر اُونٹ کی طرح اُس کو چلایا

کانّ قلوب الناس عند کلامہ

گویا لوگوں کے دل اُس کے کلام کے وقت

علیٰ قلبہ لُفّت کنبت مُعلّق

اُسکے دل پر لپیٹے گئے جیسا کہ ایک بوٹی درخت پر لپیٹی جاتی ہے

وکان کسمطی لؤلؤٍ وّ زبرجدٍ

اور موتی اور زبرجد کی دو لڑیوں کی طرح وہ مضمون تھا

وکان المعانی فیہِ کالدرر تبرق

اور معانی اس میں موتیوں کی طرح چمکتے تھے

الیہ صَبَتْ رَغبًا قلوب اولی النّھٰی

عقلمندوں کے دل اُسکی طرف رغبت سے جھک گئے

اذا ماریٔ اُدُررًا و سمط التزیّق

جسوقت اُنہوں نے موتی دیکھے اور زینت کی لڑی دیکھی

ومن عجب قد اخذ كل نصيبهٗ
اور تعجب تو یہ ہے کہ ہر ایک نے اپنا حصہ لے لیا
وفی السمط كانت درره لم تفرق
حالانکہ رشتہ کے موتی رشتہ میں موجود رہے اور اس سے الگ نہ ہوئے

اذا رُفعت استارها فكانها
اور جب ان کے پردے اٹھائے گئے
عذارٰی ارین الوجه من تحت بُخنق
پس وہ باکرہ عورتیں تھیں جنہوں نے برقع میں سے مُنہ نکالا

فظل العذارٰی ینتهبن بجلوة
پس اُن باکرہ عورتوں نے یہ شروع کیا
بجاعَ قلوب المبصرين بمازق
کہ وُہ عارفوں کے دِلوں کے مال کو لڑائی میں لوٹتی تھیں

فشبر من الايوان لم يبق خاليًا
پس میدان میں سے ایک بالشت جگہ خالی نہ رہی
لما ملاء الايوانَ عشاق منطقی
کیونکہ اس ایوان کو میرے سخن کے عاشقوں نے بھر دیا

وكان الاناس لميلهم نحو كلمتی
باقطاره القصوٰی كطير مرنّق
اور لوگ بباعث اسکے کہ انکو میرے کلام کیطرف میل تھا۔ اس ایوان کے کنارہ تک ایسے تھے کہ جیسے ایک پرندہ ایکطرف پرواز کرکے جانا چاہے

وقوفا بهم صحبی لخدمة دينهم
اور اُن کے پاس میرے دوست کھڑے تھے
یرون عجائب ربهم من تعمّقٍ
جو خدا تعالٰی کے عجائب کام دیکھ رہے تھے

وكم من عيون الخلق فاضت دموعها
اور بہتوں کے آنسو جاری ہو گئے
اذا ماراَوا اٰيٰت ربٍّ موفّقٍ
جبکہ اُنہوں نے خدا تعالٰی کے نشان دیکھے

وكانوا اذا سمعوا كلامًا كلؤلؤ
اور لوگوں کی یہ حالت تھی کہ جبکہ وہ اس کلام کو جو مثال کو سنتے تھے
وكلما تفرحهم كمسك مدقق
اور اُن کلمات کو سنتے تھے جو مشک باریک کردہ کیطرح تھے

يقولون كرّرها وارو قلوبنا
کہتے تھے دوبارہ پڑھ اور ہمارے دلوں کو سیراب کر
وهزّ علينا من عذيقك وانتق
اور اپنی کھجوروں کو ہمارے پر ہلا اور جھاڑ

هنالك لاحت اٰية الحق كالضحٰی
اس جگہ دن کی طرح نشان خدا کا ظاہر ہو گیا
فهل عند امرو اضحٍ من مبرّق
پس کوئی ہے کہ ایک واضح امر کو آنکھ کھولکر دیکھے

وانی سُقيتُ الماءَ ماء المعارف
اور مَیں معارف کا پانی پلایا گیا ہوں
واعطيت حكما عافها قلب احمق
اور وہ حکمتیں بھی مجھے عطا کیگئی ہیں جو صرف احمق ان سے کراہت کرتا ہے

يمانية بيضاء درر كانها
وہ یمنی حکمتیں موتیوں کی مانند ہیں گویا وہ
جواهر سيف قد ذا ها المُوبَق
تلوار کے جوہر ہیں جو کشتہ حُسن کا خون بہا ہیں

فکان بکلماتی یجرّ قلوبھم
پس وہ میرے کلموں کے ساتھ اُنکے دلوں کو کھینچتا تھا
الیہ ولم یسحر ولم یتملق
اور نہ کوئی سحر تھا اور نہ کوئی دلجوئی تھی

واضحی یصبّ الماء ماء فصاحۃ
اور اُس نے شروع کیا کہ ہر ایک مستعد
علیٰ کل قلب مستعد مجفق
دل پر جو طیار ہو فصاحت کا پانی گراتا تھا

وکلٌّ اراءوا من اساریر وجھھم
اور ہر ایک نے اپنے چہرہ کے نقشوں سے
سرورا وذوقا ماینافی التازق
وہ سرور ظاہر کیا جو تنگ دِلی کے منافی تھا

ومن سمع قولا غیر ما قرء فاشتکی
کما تشتکی ابلٌ عقیب التبرق
اور جس نے میرے قول کے سوا کوئی اور قول سُنا۔ پس اُسنے گلہ کیا جیسا کہ اونٹ بروق کی بوٹی کھا کر زحمت کی شکایت کرتا ہو

وکانوا کمحو بعالم سکتۃ
اور وہ لوگ عالم سکتہ میں محو کی طرح تھے
فیا عجبا من میلھم کالتعشق
پس کیا عجیب انکی میل تھی جو عشق کے مانند ساتھ تھی

وکم حِکم کانت بلفّ کلامنا
اور بہت سی حکمتیں ہمارے کلام میں تھیں
وکم درر کانت تلوح وتبرق
اور بہت سے موتی ستارہ کیطرح چمک رہے تھے

جرائد اقوام تصدت لذکرھا
قوموں کے اخباروں نے اُس کا ذکر کیا ہے
لما رغبوا فی وصف قولی کمنتق
کیونکہ انہوں نے بات چننے والوں کیطرح میرے قول کیطرف رغبت کی ہے

تری زمر الادباء فی اخبارھم
تو انکو دیکھتا ہو کہ انہوں نے اپنے اخباروں میں
اشاعوا کلامی للاناس کمشفق
میرے کلام کو لوگوں میں مشفق کی طرح شائع کیا

وکانت مضامینی کغید بلطفھا
اور میرے مضامین نازک اندام عورتوں کی طرح تھے
فاصبت بحسن ثم لحن کیلمق
پس حُسن کے ساتھ پھر اس آواز کیساتھ جو بطور قہلکے تھی دل اسکی طرف جُھک گئے

ولما راھا اھل رای تمایلت
اور جب اُس مضمون کو اہل الرائے لوگوں نے دیکھا
علیہ عیون قلوبھم بالتومق
تو انکے دلوں کی آنکھیں دوستی کیساتھ اس طرف جُھک گئیں

ومرّ علی الاعداء بعض رشاشھا
اور بعض رشحات اُس کے دشمنوں پر گرے
فنفیانھا قد غسل اوساخ خنبق
پس اُسکے اُبلنے والے قطروں نے متکبر بخیل کے میلوں کو دھو دیا

الیٰ ھٰذہ الایام لم یُنس ذکرھا
ان دنوں تک اُن کا ذکر فراموش نہیں ہوا
وکل لطیف لا محالۃ یُرمق
اور ہر ایک لطیف ناچار ہمیشہ دیکھا جاتا ہے اور نظریں اسکی طرف لگی رہتی ہیں

منہ

جزى الله عني مخلصي حين قرءها | فصارت مضامين العدا كالممزّق

میرے مخلص کو خدا جزائے خیر دے جبکہ اُس نے وہ مضمون پڑھا | پس دشمنوں کے مضمون پارہ پارہ ہو گئے

وكان الاناس غداة يوم قيامه | حراصًا اليه كمثل طفل لبلعق

اور جس دن وہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو لوگ | اسکی طرف ایسے حریص تھے جیسا کہ ایک بچہ عمدہ کھجور کیلئے

و اخبرني من قبل ربّي بوحيه | وقال سيعلوا ما كتبتَ ويبرق

اور خدا نے پہلے سے بذریعہ وحی مجھے خبر دی | اور کہا کہ جو کچھ تو نے لکھا ہے غالب رہیگا اور اسکی چمک ظاہر ہوگی

فشهدت جذور قلوبهم انها علت | وفاقت وراقت كل قلب كصملق

پس اُنکے دلوں نے گواہی دی کہ وہ مضمون غالب رہا | اور فائق ہوا اور ہر ایک سیدھے اور صاف دل کو اچھا معلوم ہوا

ترآئ بعين الناس حسن نكاتها | وكلماتها كانها بيض عقعق

لوگوں کی نظر میں اُس کے نکات | اور کلمات ایسے دکھائی دیئے کہ گویا وہ عقعق کے انڈے ہیں

فوقعت مضاميني على كل منكر | كعضب رقيق الشفرتين مُشقّق

پس میرے مضامین منکروں پر ایسے پڑے | جیسے کہ ایک تلوار پتلے کنارہ والی پھاڑنے والی

وكل من الاحرار القوا قلوبهم | الينا بصدقٍ غير من كان مُمحَق

اور تمام آزاد طبعوں نے اپنے دل ہماری طرف پھینکدیئے | صدق کیساتھ بجز ایسے شخص کے جو خیر و برکت سے بے نصیب تھا

فصدنا بكلم كل صيد معظم | كاسد و نمر غير فار و خرنق

پس ہم نے بڑے بڑے شکاروں کو شکار کر لیا | مثل شیر اور چیتا کے اور چوہا اور خرگوش باہر رہ گیا

و تركوا القولي ر ايهم فكانهم | خذولٌ اتت ترعى خميلة منطق

اور میرے قول کیلئے انھوں نے اپنے قول چھوڑ دیئے | پس گویا کہ وہ منفرد ہرنیاں تھیں جو میرے سخن کے باغ میں چرنے لگیں

على السن قد دار ذكر كلامنا | وقد هنّوء ونا كالحبيب المشوّق

اور زبانوں پر ہمارے کلام کا ذِکر وارد ہوا | اور دوست آرزو مند کیطرح ہمیں مبارکباد دی

وسرّ عيون الناظرين صفاءه | كورد طري الجسم لم يتشقق

اور دیکھنے والوں کے دِلوں کو اسکی صفائی نے خوش کیا | مثل گلاب کے پھول کے جو تازہ ہو اور پھٹا ہوا نہ ہو

ولما بدت روض الكلام تضعضعت | قلوب العدا وتواردوا بالتانّق

اور جب کلام کے باغ ظاہر ہوئے تو دشمنوں کے دِل ہل گئے | اور تعجب کرتے ہوئے ان باغوں میں داخل ہوئے

صـ۸۱

وقد جد شيخ المبطلين لمنعهم
اور شیخ بٹالوی نے انکے منع کرنیکے لئے کوشش کی
فهل عند شوقٍ غالب من مُعوّق
مگر شائق کو کون روک سکتا ہے

تسلت عمايات الهنود بسمعها
ہندوؤں کے کورانہ خیال اس مضمون سے دور ہو گئے
وما قلّ بخل الشيخ فانظر وعتّق
اور شیخ بٹالوی کا بخل دور نہ ہوا پس سوچ اور غور کر

ففاضت دموعي من تذكر بخله
پس مجھے اس کے بخل کا خیال کرکے رونا آیا
أهذا هو الرجل الذي كان يتقي
کیا یہ وہی شخص ہے جو پرہیزگاری دکھلاتا تھا

اذا قام للاسماع شيخ بطالةٍ
اور جب سنانے کے لئے شیخ بٹالوی اٹھا
ففرّت جموعٌ كارهين كجورقِ
تو اکثر لوگ کراہت کرکے شتر مرغ کی طرح بھاگے

ولمّا تلا الشيخ المزوّر ما تلا
اور جب شیخ دروغ آرا نے پڑھا جو پڑھا
فكان الاناس يرونه كيف ينطق
پس لوگ اس کو دیکھتے تھے کہ کیونکر پڑھتا ہے

وكان يعتّ الكلم من غير حاجة
اور وہ کلموں کو بغیر حاجت کے بار بار پڑھتا تھا
ويأتي بالفاظ كصخر مُدَملقِ
اور بڑے بھاری پتھر کی طرح الفاظ لاتا تھا

ومن سمع قولي قبله ظنّ انّه
اور جو شخص میرا قول اس سے پہلے سن چکا تھا
لدى ثمرات الحذق نافض عَسْبق
وہ خیال کرتا تھا کہ کھجور کے پھلوں کے ہوتے ہوئے ایک کڑوے درخت کا پھل توڑ رہا ہے

وقال ارى الاسلام كالجوّ خاليًا
اور کہا کہ میں اسلام کو پول کی طرح خالی دیکھتا ہوں
وما ان ارى الآيات من صالحٍ تقي
اور کوئی صاحب کرامت اس میں پایا نہیں جاتا

فصال على الاسلام في جمع العدا
پس دشمنوں کے مجمع میں اسلام پر حملہ کیا
وقد كان يعلم انّه يتخلق
اور وہ خوب جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بولتا تھا

وحمد كبراء الهنود ودينهم
اور ہندوؤں کے بزرگوں اور انکے دین کی تعریف کی
وداهنَ من وجه النفاق كمنفقِ
اور محتاجوں کی طرح نفاق سے مداہنہ کیا

اراد ليخزي ديننا من عداوتي
اسنے ارادہ کیا کہ میری عداوت سے دین کو رسوا کرے
فاخزاه ربّ قادر حافظ الحق
سو خدائے قادر حق کے محافظ نے اسکو ہی رسوا کر دیا

فلمّا رأوا سير الغراب بنطقه
پس جب لوگوں نے کوے کی سیرت اسکے نطق میں دیکھی
فقالوا لك الويلات انك تنعق
تو انہوں نے کہا تجھ پر واویلا تو کاں کاں کر رہا ہے

صـ۸۲

وقالوا له يا شيخ وقتك قد مضیٰ ۔۔۔ فاحسن الينا بالسكوت واطرق

اور لوگوں نے کہا کہ اے شیخ تیرا وقت گذر گیا ۔۔۔ پس اپنی خاموشی سے ہم پر احسان کر

ولمّا اصرّ علی القيام وما نایٰ ۔۔۔ فقيل علیٰ عقبيك انك تدمق

پس جب اپنے قیام پر اصرار کیا اور دُور نہ ہُوا ۔۔۔ پس کہا گیا کہ پیچھے ہٹ جا تُو بے اجازت کھڑا ہوتا ہے

فما طاوع الاحرار حمقا وما انتهیٰ ۔۔۔ فقالوا اذا صه صه ولا تك مقلق

پس حماقت کیوجہ سے اُسنے اچھوں کی بات کو نہ مانا اور باز نہ آیا ۔۔۔ پس لوگوں نے کہا کہ چُپ رہ چُپ رہ اور بے آرام نہ کر

فلمّا ابیٰ فنفاه صدر المنتدیٰ ۔۔۔ بزجرٍ يليق بذي مكائد فسق

پس جبکہ سرکشی کی تو میر مجلس نے اُسکو نکال دیا ۔۔۔ اور اُسے جھڑکی کے ساتھ نکالا جو فاسقوں علاج ہے

اهان المهيمن من اراد اهانتی ۔۔۔ فرمّق وميض الحق ان كنت ترمق

خدا نے اُس شخص کو ذلیل کیا جو میری ذلّت چاہتا تھا ۔۔۔ پس حق کی چمک کو دیکھ اگر دیکھ سکتا ہے

يدُ الله تحمی نفس من هو صادق ۔۔۔ وان المزوّر يضمحل و يزهق

خدا کا ہاتھ صادق کی حمایت کرتا ہے ۔۔۔ اور جھوٹا مضمحل ہو جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے

وتبقی رجال الله عند نهابر ۔۔۔ علی النار تفنی الكاذبون كزيبق

اور خدا کے مرد مصیبتوں کے وقت باقی رہتے ہیں ۔۔۔ اور جھوٹے آگ پر پارہ کی طرح فنا ہو جاتے ہیں

اذا ما بدت نار من الله فتنة ۔۔۔ فكل كذوبٍ لا محالة يُحرق

جس وقت خدا کی آگ آشکارا ہوتی ہے ۔۔۔ پس ہر ایک جھوٹا جلایا جاتا ہے

ومن يحرق الصّديق حبّ مهيمن ۔۔۔ فطوبیٰ لمن يُصلیٰ بنار التومق

اور صدیق کو جو خدا کا دوست ہے کوئی جلا نہیں سکتا ۔۔۔ پس مبارک وہ جو دوستی کی آگ سے جلتا ہے

ومن كذّب الصّديق خبثا وفرية ۔۔۔ فيسفيه اعصارٌ ويُخزی ويسفق

جو شخص خباثت اور جھوٹ کی راہ سے صدیق کی توہین کرے ۔۔۔ پس ایک گردباد کی ہوا اُسکو اُڑا کر لیجاتی اور اُسکو رُسوا کرتی ہے اور اُسکے مُنہ پر [illegible]

ومهما يكن حق من الله واضحٌ ۔۔۔ وان ردّها زُمرٌ من الناس يبرق

اور جس جگہ حق واضح ہو ۔۔۔ اگرچہ لوگ اُسکو ردّ کریں تب بھی وہ چمک اُٹھتا ہے

ومن كان مُفتريا يُضاع بسُرعة ۔۔۔ ويهلك كذّاب بسمّ التخلق

اور مفتری جلد ہلاک کیا جاتا ہے ۔۔۔ اور کاذب جھوٹ کے زہر سے مر جاتا ہے

تریٰ قوله من کل خیرٍ خالیًا — کنبت خبیث الریح مُرٍّ سنعبق
تو اس کی بات کو ہر ایک نیکی سے خالی پائے گا — جیسا کہ ایک پلید بوٹی بد بو والی کڑوی جس کا نام سنعبق ہے

فیُقطع نبت لا مریح وجوده — وکل نخیل لا محالة یسمق
پس ایسی بوٹی کاٹ دیجاتی ہے جس کا وجود کچھ فائدہ نہیں دیتا — اور ہر ایک کھجور کا درخت ضرور اپنی لمبائی تک پہنچ جاتا ہے

وانی من المولیٰ عذیق مرجّب — فیعرق قاطع شجرتی کل مَعْرق
اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ کھجور ہوں جو بباکثرت میوہ اسکے نیچے ستون — پس جو شخص میرے درخت کو قطع کرنا چاہیگا اس کے بدن سے گرفت علیحدہ کیا جا

حسبتم قتال الصّادقین کهیّنٍ — و انّ سهام الصّادقین سیخرق
تم نے صادقوں کی لڑائی کو آسان سمجھ لیا ہے — اور صادقوں کے تیر آخر نشانہ پر لگا کرتے ہیں

تقدمت عبد الحق فی السبّ والهجا — فأقریك ما اهدیت لی کالمتشوقِ
اے عبد الحق تو نے گالیوں میں پیشقدمی کی — پس میں تیری ویسی ہی دعوت کرونگا جیسا کہ تونے اپنی آرزو سے تحفہ دیا

وسمیتنی کلبًا وقد فهت شاتمًا — وجاوزت حدّ الامر یا ایها الشقی
اور میرا نام تو نے کتا رکھا اور گالیوں سے تو نے منہ کھولا — اور اے شقی تو حد سے زیادہ گذر گیا

وما الکلب الّا صُورةٌ انت رُوحها — فمثلك ینبح کالکلاب ویزعق
اور کتا ایک صورت ہے اور تو اسکی روح ہے — پس تیرے جیسا آدمی کتے کی طرح بھونکتا ہے اور فریاد کرتا ہے

رمیتُك اذ عرّضت نفسك رَمْیةً — ومن اکثر التفسیق یوما یفسّق
میں نے تجھے اسوقت گالی دی جبکہ تو نے اپنے نفس کو گالی کا نشانہ بنایا — اور جو بدکار کہنے میں حد سے زیادہ گذر جائے آخر وہ بدکار ٹھیرایا جاتا ہے

فاسقیك ممّا قلت کاسًا رویّةً — وذٰلك دین لازم کیف یمحق
میں تیرے ہی قول سے تجھے لبالب پیالے پلاؤں گا — اور یہ لازم الادا قرض ہے پس اس سے کم نہیں کیا جائیگا

فذق ایها الغالی طعام التبادل — صفیفٌ شواءٌ بالجبیز المرقق
پس اے غلو کرنے والے بھاجی کا کھانا کھا — بھنا ہوا گوشت ہے چپاتی کے ساتھ

لطمْنٰك تنبیها فالغیت لطمنا — فلیت لنا النعلین من جلد عوهق
ہمنے تنبیہ کیلئے تجھے طمانچہ مارا اگر تو نے طمانچہ کو کچھ نہ سمجھا — پس کاش ہمارے پاس مضبوط اونٹ کے چمڑے کا جوتا ہوتا

وتسمع منی کل سبٍّ تریده — وان ترفقن فی القول والصول نرفق
اور جو گالی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سنے گا — اور اگر تو بات اور حملہ میں نرمی کرے گا تو ہم بھی نرمی کرینگے

أطلت لسانك كالبغايا وقاحةً
تونے بدکار عورتوں کی طرح اپنی زبان دراز کی

ظلمتك جهلاً يا اخا الغول فاتق
اور اے دیو تو نے اپنے پر ظلم کیا

واعلم ان جموعكم ایها الغوی
اور اے گمراہ میں خوب جانتا ہوں کہ تمہارے گروہ

علیّ حراصٌ لو تسرّون موبق
میرے قتل کیلئے سخت حریص ہیں اگر میرے قتل کا موقع پاؤ

فاقسمت جهداً بالذی هو ربّنا
پس میں نے خدا تعالیٰ کی قسم کھائی ہے

ساُصْلی قلوب المفسدین و اُحْرق
کہ عنقریب میں مفسدوں کے دل جلاؤں گا

اکفّ لسانی کل کفٍّ فان ترم
میں جہاں تک ممکن ہے زبان کو بند رکھتا ہوں

بخبث فانی دامغ هامة الشقی
پس اگر تو خبث کا ارادہ کرے تو میں شقی کا سر توڑنیوالا ہوں

و اَشْراك ما قلنا وقد فهت بالهجا
اور میری بات تجھے غصہ میں لائی اور تو پہلے بدگوئی کرچکا

بکلمٍ اسالتنی الیك فاغلق
ایسے کلموں کیساتھ جنہوں نے مجھے غصہ دلایا پس میں غصہ کرتا ہوں

ولا خیر فی رفق اذا لم تکن به
اور اس نرمی میں بہتری نہیں

مواضع رفق تطلب الرفق کالحق
جو نرمی کے محل پر نہو ایسا محل جو نرمی کو چاہتا ہو اور حق کیطرح اسکو مانگتا

ولو قبل سبّ المکفرین سببتهم
اور اگر کافر ٹھہرانیوالوں کے گالی دینے سے پہلے میں گالی دیتا

لکنت ظلوماً مُسْرِفاً غیر متقی
تو میں ظالم اور حد سے گذرنیوالا اور ناپرہیزگار ہوتا

ولکن هجوا قبلی فاوجب لی الهجا
مگر انھوں نے مجھ سے پہلے ہجو کی پس انکی ہجو نے

هجاهم فما عدوان عبدٍ مسبقٍ
مجھے ہجو پر برانگیختہ کیا پس لعو اس شخص پر کیا الزام جسپر سبقت کی گئی

وقد کفّروني و فسّقوني و انهم
انھوں نے مجھے کافر ٹھہرایا اور فاسق ٹھہرایا اور انھوں نے

کذئبٍ سطوا او مثل سیفٍ مّشقّق
بھیڑیئے کی طرح حملہ کیا یا پھاڑنے والی تلوار کی طرح

وما کان قصدی ان اکلّم مثلهم
اور میری نیت نہ تھی کہ ان کی طرح گفتگو کروں

ولکنهم قد کلفونی فاُقْلق
مگر جب انہوں نے تکلیف دی پس میں بے آرام کیا گیا

لهم صول کلبٍ والتحوّی کحیّة
انکا کتے کیطرح حملہ ہے اور سانپ کیطرح پیچ و تاب ہے

وعادات سرحانٍ وقلبٌ کخرنق
اور بھیڑیئے کیطرح عادتیں ہیں اور خرگوش کا دل ہے

ص۸۵

وَأرسلنی ربی لکفاءِ سیولھم
اور میرے خدا نے مجھے بھیجا ہے تا میں اسلام کیطرف سے انکے سیلاب کو ہٹا دوں
وغیض میاہ قد علت من تدفق
اور تا میں ان پانیوں کو خشک کروں جو گرتے گرتے زیادہ ہو گئے ہیں

وانی من المولیٰ وعُلِمتُ سُبلہٗ
اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں
وأعطیتُ حِکما من خبیر موفقٍ
اور حکیم توفیق دہندہ نے مجھے حکمتیں عطا ہوئی ہیں

فنجّیتُ من بدع الزمان دفتنہ
پس میں نے زمانہ کی بدعتوں اور فتنوں
أناسا اطاعونی وزادوا تعلقی
سے ان لوگوں کو نجات دی ہے جنہوں نے میری اطاعت کی اور میرا تعلق زیادہ کیا

الم تر کیف یشق فلکی حُبابہا
کیا تو دیکھتا نہیں کہ میری کشتی فتنہ کے بھاری پانی کو کیونکر پھاڑ رہی ہے
وتجری علیٰ راس العدا کالمُصفقِ
اور دشمنوں کے سروں پر ایسی چلتی ہے کہ ایک حال سے دوسرے حال تک پہنچا دیتی ہے

وأُعطیت من علم الھدیٰ وتافقت
اور میں علم ہدایت دیا گیا اور اُس کے جلوہ کا آفتاب
بنا شمس جلوتہ فصِرت کمشرق
مجھے پہنچا اور میری اُفق میں سے نکلا پس میں مشرق کی طرح ہو گیا

ولی اٰیۃ کبریٰ فمن غضّ بصرہ
اور میرے لئے نشان عظیم ہے پس جو شخص عناد سے اپنی آنکھ بند کرے
عنادًا فمن یعطیہ عین التأنق
اُسکو محاسن پر غور کرنے کی کون آنکھ بخشے

الم تر فتن الدّھر کیف تکنّفت
کیا تو دیکھتا نہیں کہ زمانہ کے فتنے کیسے محیط ہو گئے
وھَبّت ریاح لا کھیجان سَوْھق
اور ایسی ہوائیں چلیں جو تیز ہوا کا گرد باد کیا ہوتا ہے

فجئتُ من الرب الذی یرحم الوریٰ
پس میں اس رب کیطرف سے آیا جو خلقت پر رحم کرتا ہے
ویُرسل غیثا عند قحط مُعنزق
اور بادل کو تنگ کرنیوالے قحط کے وقت بھیجتا ہے

انا الضیغم البطل الذی تعرفونہ
میں وہ شیر بہادر ہوں جس کو تم پہچانتے ہو
ثمال الصّدوق مبید اھل التخلق
پناہ راستباز کی اور دروغ گو کو ہلاک کرنے والا

علی موطن یخشی الکذوب ھلاکہ
اُس میدان میں جو جھوٹا اپنی موت سے ڈرتا ہے
نقوم بصمصام حدید واذلق
ہم تیز تلوار کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں

فمن جاءَ نا فی موطن الحربُ الوغیٰ
پس جو شخص لڑائی کے میدان میں ہمارے پاس آیا
یداس ویسحق کالدواء المدقق
پس وہ پیسا جائے گا جیسا کہ دوا پیسی جاتی ہے

وواللہ القیت المراسیٰ للعدا
اور بخدا میں نے دشمنوں کے لئے لنگر ڈالا ہے
وقمتُ لسلم اولحرب ممزّق
اور میں صلح کیلئے کھڑا ہوں اور یا اُس لڑائی کیلئے جو ٹکڑے ٹکڑے کر دے

فان جنحوا للسلم فالسلم ديننا
پس اگر صلح کے لئے جھکیں تو صلح ہمارا دین ہے
وان ندع فی الهيجاء لم نتابق
اور اگر ہم لڑائی میں بلائے جائیں تو ہم پوشیدہ نہیں

اراهم كأرام وعين بصورهم
میں انکو بظاہر صورت ہرنیوں اور گاو دشتی کیطرح دیکھتا ہوں
وان القلوب كمثل حجر مدملق
اور دل ان کے پتھر کی طرح سخت ہیں

وان تبغني فی ندوة السلم تلفنی
اور اگر تو مجھے صلح کی مجلس میں بلائے گا تو مجھے وہاں پائے گا
وان تدعنی فی موطن الحرب تلتق
اور اگر تو مجھے جنگ کے میدان میں بلائے گا تو میں تجھ سے ملوں گا

ونخضع للاعداء قبل خضوعهم
اور ہم دشمنوں کیلئے جھکتے ہیں قبل اسکے جو وہ جھکیں ۔
ونرحل بعد الخصم من كل مازق
اور ہم میدان سے جبتک دشمن کوچ نہ کرے کوچ نہیں کرتے

فان اسلموا خير لهم ولئن عصوا
پس اگر اسلام لائے تو انکے لئے بہتر ہو اور اگر نافرمان ہوئے
فنكلمهم من بعده كالمشقق
پس ہم بعد اسکے انکو ایسا مجروح کرینگے جیسا کہ کوئی پھاڑا جاتا ہے

وقد جئتكم من نحو عشرين حجة
اور میں تمہارے پاس تخمیناً بیس برس سے آیا ہوں ۔
ففكر أهذا مدة المتخلق
پس سوچ کہ کیا یہ دروغ گو کی مدت ہے ۔

عجبت عماءً ان اكون ابن مريم
تو نے نابینائی سے تعجب کیا کہ میں ابن مریم ہو جاؤں
وان شاء ربی كنت اعلىٰ واسبق
اور اگر خدا چاہے تو میں اس مرتبہ سے بھی برتر ہو جاؤں

وتذكر لعن الخلق فی امر اتهم
اور آتھم کے مقدمہ میں تو لوگوں کی لعنت کا ذکر کرتا ہے
وقد لعن الابرار قبلی فحقق
حالانکہ ہمیشہ پہلے اس سے نیکوں پر لعنت بھیجی گئی تو تحقیق کر لے

وان الورىٰ عمی یسبون عجلةً
اور لوگ اندھے ہیں جلدی سے گالیاں دینی شروع کر دیتے ہیں
فليس بشیٔ لعنهم يا ابن احمق
پس ان کا لعنت کرنا اے ابن احمق کچھ چیز نہیں ہے

بل الله يرجع لعن كل مزوّر
بلکہ خدا تعالیٰ ہر یک جھوٹے کی لعنت ایسے پر ڈالتا ہے
اليه فيمسی بالملاعين ملحق
پس وہ ایسی حالت میں شام کرتا ہے کہ ملعون ہوتا ہے

فدع عنك ذكر اللعن يا صيد لعنة
اے لعنت کے شکار لعنت کا ذکر چھوڑ دے
الم تر ما لاقيت بعد التلقلق
کیا تو نے نہیں دیکھا کہ بکواس کے بعد تیرا کیا حال ہوا

اتزعم يا من لعنني بالجفاء ان
اے وہ شخص جو ظلم کے ساتھ مجھ پر لعنت کی
تخلص منی بل تدق وتسحق
کہ تو مجھ سے رہائی پا جائے گا بلکہ پیسا جائے گا

ص۸۷

كحبٍّ اذا ما وقع فى مطحن الرحىٰ
مثل اس دانہ کے جو چکی کے پیسنے کی جگہ میں پڑ جائے
فيعركه دور الرحىٰ و يُدقّقِ
پس چکی اُس کو پیس ڈالے گی اور باریک کر دے گی

لعنتم و ان الله يلعن وجهكم
تم نے لعنت کی اور خدا تمہارے مُنہ پر لعنت کرتا ہے
ولا لعن الّا لعن ربٍّ ممزّق
اور لعنت خدا کی لعنت ہے

وكنتُ اغضّ الطرف صبرا على الاذىٰ
اور میں ایذا پر چشم پوشی کرتا رہا
فلما انتهىٰ الايذاء ذقتم تحقّق
اور جب ایذا انتہاء کو پہنچی تو تم نے میرے ذرہ کو چکھ لیا

و ان كان صُلحاء الزمان كمثلكم
اور زمانہ کے صُلحاء اگر تمہارے جیسے ہوں
فلا شك انى فاسق بل كافسقِ
تو کچھ شک نہیں کہ میں فاسق بلکہ افسق ہوں

وما ان ارىٰ فى نفسك العلم والتقىٰ
اور میں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا
تصول كخنزير وكالحمر تشهق
اور تو خنزیر کیطرح حملہ کرتا ہے اور گدھوں کیطرح آواز کرتا ہے

رقصت كرقص بغيّةٍ فى مجالسٍ
اور تُو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا
وفسّقتنى مع كون نفسك افسقِ
اور مجھے فاسق ٹھہرایا حالانکہ تُو سب سے زیادہ فاسق ہے

وما نكره المضمار ان كنت اهله
اور ہم میدان سے کراہت نہیں کرتے اگر تُو اسکا اہل ہو
و ناتيك يوم نضالكم بالتشوّقِ
اور ہم تمہاری لڑائی میں شوق کے ساتھ آئیں گے

ومهما يكن حقّ من الله و اضحٌ
اور جس جگہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حق واضح ہو
و ان ردّها زمر من النّاس يبرق
اور اگرچہ لوگ اُسکو ردّ کر دیں وہ حق چمک اُٹھتا ہے

فذرنى و ربّى انّنى لك ناصحٌ
پس مجھے میرے رب کے ساتھ چھوڑ دے
و ان اك كذابًا فاُردىٰ و اُوبق
اگر مَیں کاذب ہوں تو ہلاک کیا جاؤں گا -

دعوت على فرده الله ساخطا
تونے میرے پر بددُعا کی سو خدا نے تیری بدُعا کو تجھ پر رد کر دیا
عليك فصرت كمثل ثوب مخرّق
پس تو پھٹے ہوئے کپڑے کی طرح ہو گیا

تعالوا انناضل ايّها الزمر كلكم
اے تمام گروہ کے لوگو آجاؤ
ليهلك من ارداه سم التخلق
تاکہ وہ شخص ہلاک ہو جو جھوٹ کے زہر سے ہلاک ہوا

اراكم كذئب اوكلب بصولكم
مَیں تمہیں بھیڑیئے کیطرح دیکھتا ہوں یا کُتّے کیطرح حملہ میں
وضاها تكلمكم حمارًا ينهق
اور تمہارا کلام گدھے کے آواز سے مشابہ ہے

لقد ذاق منا قومنا غیر مرۃ
ہماری قوم نے بے شمار مرتبہ

حساما جراحتہ الی الفرق ترتقی
ہماری تلوار کا وہ مزہ چکھا ہے کہ جن کا زخم چوٹی تک پہنچتا ہے

وان کنت فی شک فسل شیخ فجرۃ
پس اگر تجھے شک ہے تو شیخ بطالوی کو پوچھ لے

غویا غبیا فی البطالۃ موبق
جو غبی اور غوی اور بطالت میں ہلاک کیا گیا ہے

لکل امرءٍ عزم لامرٍ وعزمہ
ہر ایک شخص کسی امر کے واسطہ ایک قصد رکھتا ہے

اہانۃ دین اللہ فاذہب وحقق
اور قصد اس شخص کا اہانت دین کی ہے جا اور تحقیق کر لے

الا ایہا الشیخ الشقی تعمق
اے شیخ شقی سوچ

وفکر کانسان الی ما تنہق
اور انسان کی طرح فکر کر اور گدھے کی طرح آواز نہ کر

اکفرت قوما مسلمین خباثۃ
کیا تو نے مسلمانوں کو از روئے خباثت کے کافر ٹھیرایا

ظلمتک جہلا فاتق اللہ وارفق
تو نے جہالت سے اپنے پر ظلم کیا پس ڈر اور نرمی کر

وتقطع ایدی السارقین لدرہم
اور ایک درہم کیلئے چوروں کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں

فقل ما جزاء مکفر ومفسق
پس کہہ کہ کافر ٹھیرانے والے کی سزا کیا ہے

صبرنا علی طغواک فازددت شقوۃ
ہم نے تیری زیادتی پر صبر کیا

وخادعت انعاما بقولٍ ملفق
اور چارپایوں کو تو نے محض باتوں سے دھوکہ دیا

وان شئت بارزنی وان شئت فاستتر
اگر چاہے تو مقابلہ کر اور اگر چاہے تو چھپ جا

فانی سامحو کلما کنت تنمق
پس میں ہر ایک جو تو نے لکھا تھا عنقریب محو کر دونگا

وجدتک من قوم لئام تابطوا
میں نے تجھ کو اس قوم میں سے پایا ہے جنہوں نے شرارتوں کو

شرورا وسبوا الصلحین کحذلق
بغل میں اور صلحاء کو گالیاں دیں جیسے دروغگو لاف زن دیتے ہیں

سببت واغریت اللئام خباثۃ
تو نے گالیاں دیں اور بہت جاہلوں کو گالی کیلئے ترغیب دی

علی۔ فاذونی ککلب یحرق
پس انہوں نے مجھے کتے دانت پیسنے والے کی طرح تکلیف دی

فاقسم لولا خشیۃ اللہ والحیا
پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور حیا نہ ہوتا

لازمعت ان افنیک سبا وادہق
تو میں قصد کرتا کہ گالیوں سے تجھے فنا کر دیتا

وقد ضاقت الدنیا علیک کما تری
اور دنیا تجھ پہ تنگ ہو گئی جیسا کہ تو دیکھتا ہے

ودینک ہذا فاتق اللہ وارفق
اور دین تیرا یہ ہے پس خدا سے ڈر اور نرمی کر

ص ۸۹

وَاَن کنتَ قد سرّتك عادة غلظةٍ
اور اگر تجھے درشت گوئی کی عادت اچھی معلوم ہوتی ہے

فمزّق ثیابی من ثیابك اَمزق
پس تُو میرے کپڑے پھاڑ اور مَیں تیرے پھاڑونگا

الم تر شمل الدین کیف تفرّقت
کیا تُو نے دیکھا نہیں کہ دین میں کس طرح تفرقہ پڑ گیا ہے

فلیت کمثلك جاهل لم یُخلقِ
پس کاش تیرے جیسا جاہل پیدا ہی نہ ہوتا

وکذّبت نبأ الله فی خائرٍ فتا
اور لیکھرام کی پیشگوئی کے بارے میں تُو نے تکذیب کی

وقُلتَ بخبثٍ اَنّه لم یَصْدَقِ
اور خباثت کی رُو سے کہا کہ وہ سچّی نہیں ہوئی

وتنحتَ بُهتانًا علیّ کفاسقٍ
اور میرے پر تُو ایک فاسق کی طرح بہتان باندھ رہا ہے

وتُعزی الیٰ نفسی جرائم موبق
اور لیکھرام کے ہلاک کرنیوالے کا جُرم میری طرف منسوب کرتا ہے

اترمی بریئًا یا خبیث بذنبه
کیا تُو اے خبیث قتل کرنیوالے کا گناہ مجھ پر لگاتا ہے

الا تتقی الدّیانَ یا ایّها الشّقی
اے شقی کیا تُو خدا سے نہیں ڈرتا

فطورًا تشیر الیّ خبثا وتارةً
پس کبھی تو میری طرف اشارہ کرتا ہے

تشیر الی حزبی بکذب تخلق
اور کبھی میری جماعت کیطرف اُس جھوٹ سے جو بنا رہا ہے

وَوالله ان جماعتی فی جموعکم
اور بخدا میری جماعت تمہاری جماعتوں میں

کشجرة عذق عند نبت السنجق
کھجور کے درخت کیطرح ہی جو ایک خراب بوٹی کے پاس ہو جسکا نام سنجق ہو

ومثل الذی یتبعنی بعد سلمه
اور جو اسلام کے بعد میرا تابعدار ہوا اسکی یہ مثال ہے

کمثل ذری سرٍّ مُربّی باَوْدقِ
جیسے کہ وادی کی زمین عمدہ کی چوٹی جسپر کالا بادل برس گیا ہو

فلمّا عراه المحلُ رُبّی ثانیًا
پس جب خشک سال اُسپر طاری ہوا تو پھر اُسپر پانی برسا

فصار کمولیّ الا سرّة مورقِ
پس وہ اُس عمدہ زمین کیطرح ہو گئی جسپر دوبارہ بارش ہوتی ہو اور اپنی سبزی باہر

اتنکر آی الله خُبثا وشقوةً
کیا تُو خدا کے نشانوں کا انکار کرتا ہے

واٰیة میّتٍ بالدّم المندفق
اور اُس مُردہ کے نشان کو جسکے ساتھ خُون ٹپکتا ہے

اذلّت لی الاعناقُ من غیر اٰیةٍ
کیا نشان کے بغیر ہی گردنیں میری طرف جھک گئیں

اجاءتنی العُلماء من غیر مُقلقٍ
کیا علما بغیر کسی محرک اور بے آرام کرنیوالے کے یونہی آ گئے

الی الله نشکو من ظنون مکذّب
ہم خدا کیطرف مکذّبوں کی بدگمانیوں سے شکایت لیجاتے ہیں

وان المکذّب سوف یخزیٰ ویسحق
اور مکذّب رُسوا کیا جائے گا اور پیسا جائے گا

صـ۹

اتنكر آية خالق الارض والسماء
کیا تو خدا کے نشانوں سے انکار کرے گا

أأنت تحارب قدره ايها الشقي
کیا تو اے شقی اُس کی تقدیر سے جنگ کرے گا

اتذعرنا كالذئب يا كلب جيفةٍ
اے مُردار کے کُتّے کیا تو ہمیں بھیڑیئے کی طرح ڈراتا ہے

وانا توكّلنا على حافظٍ يقي
اور ہمیں اُس نگہبان پر توکل ہے جو نگہ رکھنے والا ہے

رضينا بربٍّ يظهر الخير والهدىٰ
ہم خدا سے جو خیر اور ہدایت کو ظاہر کرتا ہے راضی ہو گئے

رضيّنا بعسْرٍ ان قضىٰ او تفنق
اور ہم تنگدستی پر راضی ہو گئے اگر وہ چاہے اور یا تنعم پر

اءنت تُؤيّد فاسقا غير صالحٍ
کیا تُو فاسق ہونے کی حالت میں مدد کیا جائے گا

احلتَ بجهلك ايّها الغُول فاتّق
یہ تو کلمہ محال مُنہ پر لایا پس توبہ کر

واني اذا ما قمتُ لِلّٰه مخلصًا
اور مَیں جب اخلاص سے خدا کے لئے کھڑا ہوا

فايّدني ربّي معيني مُوفّقي
پس خدا توفیق دہندہ نے میری مدد کی۔

وكان لي الرحمٰن في كل مَوْطنٍ
اور خدا میرے لئے ہر میدان میں تھا

فمزّقتكم بالله كل المُمَزّقِ
پس مَیں نے خدا کے ساتھ تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

واُعْطيتُ قلمًا مثل منجرد الوغىٰ
اور مَیں قلم لڑائی کے گھوڑے کی طرح دیا گیا ہوں۔

فيسعر نيرانا وكالبرق يخفق
پس آگ کو سُلگاتی ہے اور برق کی طرح چلتی ہے

مُكرّ مفرّ مُقبل مُدْبرٍ معًا
حملہ کرنیوالے بھاگنے والے آگے ہونیوالے پیچھے ہونیوالے

كذاب اجارد عند مَوْقد مَازقٍ
جیسا کہ لڑائی کے میدان میں عمدہ گھوڑوں کی عادت ہے

وان يراعي صارم يحرق العدا
اور میرا قلم ایک تلوار ہے جو دشمنوں کو جلاتا ہے

كنار وما النيران منه بأحْرق
اور آگ اُس سے کچھ زیادہ جلانے والی نہیں

وان كلامي مثل سيفٍ مقطعٍ
اور میرا کلام تیغ بُرّان کی طرح ہے

يجذ رؤس المفسدين ويفرق
مُفسدوں کا سر کاٹتی اور جُدا کرتی ہے

وانّي اذا حاولتُ كلما فصيحة
اور جب مَیں نے خدا سے کلمات فصاحت طلب کئے

فناولني ربّي افانين منطقي
پس مَیں اپنے ربّ سے گوناگوں فصاحت کلام دیا گیا

واُعطيتُ في سُبل الكلام قريحةً
اور کلام کی راہوں میں ایسی طبیعت دیا گیا ہوں

كعوجاء مرقال تزجّ وتدبق
جو اُس اونٹنی لاغر کی طرح ہے جو جلد اور ہر ایک اونٹنی پر مقدم رہتی ہے

صلا ۹

وَنَزَّهَهَا الرحمٰن عن کلِّ آبلۃٍ
اورخدانے کلموں کو ہر ایک نقصان سے منزہ کیا
وصُیِّرَ غیری کالحقیر الحبلّق
اور میرا غیر حقیر کو تہ قد کی طرح کیا گیا

علونا ذُری فنن الکلام وقولنا
ہم کلام کی پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور
زلال نمیر لاکماءٍ مرنق
اور ہمارا قول آب خوش اور صافی ہے اور میلا کچیلا نہیں

فلو جاء نا بالزمر سحبان وائل
پس اگر اپنے گروہ کیساتھ سحبان وائل بھی ہمارے پاس آئے
لفرمن المیدان خوفا کخرنق
ہرآئینہ ڈر کر خرگوش کیطرح میدان سے بھاگ جائے

وفاضت علی شفتی من اللہ رَحمۃٌ
اور خدا کیطرف سے میرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی ہے
فقولی ونطقی اٰیۃٌ للمُحقق
پس میرا قول اور نطق محقق کے لئے ایک نشان ہے

وکلم کسمطِ لؤلؤٍ قد نظمتُها
اور کلمے موتیوں کیطرح ہیں جنکو میں نے منظوم کیا ہے
وجمل کافنان الحذیق الاسمقِ
اور جملے لطیف جو کھجور کی شاخوں کی طرح ہیں وہ کھجور جو بہت لمبی چلی گئی ہے

اذا ما عرضنا قولنا کالمناضل
جب ہم نے لڑنے والے کی طرح اپنا سخن پیش کیا
کمیْتٍ سقطتم اوکثوب مخرّق
پس تم مُردہ کیطرح یا پھٹے ہوئے کپڑے کیطرح گر گئے

فما کان یوم الجمع الّا لذلِکم
پس جلسہ ہدایت کا دن ایسی غرض سے تھا کہ تمہاری ذلّت ظاہر ہو
لیُبدی ربّی شان رجل موفق
اور تا خدا تعالیٰ توفیق یافتہ انسان کی شان ظاہر کرے

اباد کم الرحمٰن خزیا وَذِلّۃ
خدا نے تم لوگوں کو ذلّت کی مار سے مار دیا
وَایّدنی فضلا ففکر وعمق
اور اپنے فضل سے میری تائید کی پس سوچ اور خوب سوچ

الا ربّ خصم کان اَلوی کمثلکم
خبردار ہو بہت سے دشمن تمہاری طرح سخت لڑنے والے تھے
مُصِرًّا علی تکفیرہ غیر محتقی
تکفیر پر اصرار کرنے والا باز نہ آنے والا

فلما اتاہ الرشد من واھب الھدیٰ
پس جبکہ اُسکو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پہنچی
اتانی وبایعنی بقلبٍ مُصَدّقِ
میرے پاس آیا اور دل کی تصدیق سے بیعت کی

رئیتُ اولی الابصار لا ینکرونی
مَیں نے دانشمندوں کو دیکھا ہے کہ میرا انکار نہیں کرتے
ویُنکر شانی جاھل متحرّق
اور جو جاہل اور بخیل ہو وہ میری شان سے انکار کرتا ہے

لھم اعین لا یُبصرون بھا فمن
اُنکے واسطے آنکھیں ہیں جن سے وہ نہیں دیکھتے پس اُن کو
یریھم اذا فقدوا عیون التانق
کون دکھلاوے جب وہ اچھی باتوں کے دیکھنے کی آنکھ نہیں رکھتے

۹۲ ؎ الا ایها الغالی الام تفسق
اے غلو کرنے والے تو کب تک گالیاں دے گا

فقد ونك نصحی واتق الله وارفق
پس میری نصیحت قبول کر اور خدا سے ڈر اور نرمی کر

وما جئتکم من غیر ایٍ و حجةٍ
اور میں بغیر نشانوں کے تمہارے پاس نہیں آیا

وقد اشرقت ایٰت ربّی وتشرق
اور میرے رب کے نشان چمکے ہیں اور بعد اسکے چمکیں گے

فما وقع منها خذ کمن یطلب الهدیٰ
پس جو کچھ اسمیں سے واقع ہو گیا اُسکو طالب ہدایت کیطرح لے لے

وما لم یقع فاترك هواك ورنق
اور جو واقع نہیں ہوا اُس کے لینے کا منتظر رہ

رئیت کثیرا من لئامٍ وانّنی
مَیں نے بہت لئیم دیکھے مگر مَیں نے

کمثلك ما آنست رجلا زبعبق
تیرے جیسا بدخو کوئی نہ دیکھا

تستر لبك تحت کبرٍ و نخوةٍ
تیری عقل تکبر اور نخوت کے نیچے چُھپ گئی

کلبّ عفانی بطن جوز مُرصق
اُس مغز اخروٹ کیطرح جو تنگ اور سخت چھلکے والے اخروٹ میں چُھپ گیا ہو

اراك کفدّانٍ تخاذل رجله
مَیں تجھو اُس بیل کیطرح دیکھتا ہوں جو چلنے میں سُستی کرتا ہے

فلا بدّ من رجلٍ یسوق ویرعقِ
پس ایسے آدمی کا ہونا ضروری ہو کہ ہانکے اور بلند آواز سے زجر کرے

وما انت الّا کالعصافیر ذلةً
اور تُو کچھ نہیں مگر ایک چڑیا ہے

وتحسب نفسك من عماءٍ کسوذق
اور نابینائی سے اپنے تئیں ایک شاہین سمجھتا ہے

فترجم یا ابلیس ثم بحربةٍ
پس اے ابلیس تو سنگسار کیا جائیگا اور پھر ایک حربے کیساتھ

تُمزّقُ تمزیقا کثوبٍ مُشبرقِ
پتلے کپڑے کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا

ورثتَ لئاما قد خلوا قبل وقتکم
تُو اُن لئیموں کا وارث ہو گیا جو تمہارے پہلے گذر گئے

تشابهت الاطوار یا ایّها الشقی
اے شقی تمہارے طور اُن سے مشابہ ہو گئے

وساء تك ما قلنا فعینك قد عمت
اور تجھو ہماری بات بُری معلوم ہوئی اور تُو اندھا ہو گیا

کمثل خفافیش اذا الشمس تشرق
اُن شپروں کیطرح جو سُورج کے چمکنے کے وقت اندھی ہو جاتی ہیں

ومن لم یکن فی دینه ذا بصیرةٍ
اور جو شخص اپنے دین میں بصیرت نہ رکھتا ہو

یکن امره تکذیبُ امرٍ محققِ
محققوں کی تکذیب اس کی عادت ہو گئی

قفوتم امورا لم یکن علمها لکم
تم ان امور کے پیرو ہو گئے جن کا تمہیں علم نہ تھا

فانی علیکم یا عدا الحق اشفقِ
اور مَیں اے دشمنانِ حق تمہاری حالت پر ہراساں ہوں

ص۹۲

وَتُنکر ما ابدی المہیمنُ عزّتی
اور خدا نے جو ہماری عزت ظاہر کی اس سے تو انکار کرتا ہے

ولا تنتہی بل کالمجانین تشمقِ
اور باز نہیں آتا بلکہ دیوانوں کی طرح خوش ہوتا ہے

وبون بعید بین شلق وقرشنا
اور چھوٹی مچھلی اور ہماری بڑی مچھلی میں بڑا فرق ہے

فنبلعکم کالقرش یا اہلَ عملقِ
پس ہم تمہیں بڑی مچھلی کی طرح نگل لیں گے اے ظالمو

ونحن بحمد اللہ نلنا مدارجا
اور ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے مدارج تک پہنچ گئے

وصرتم کمیتٍ اوکخشبٍ مُدَہلقِ
اور تم مردہ کی طرح ہوگئے یا ٹوٹی ہوئی لکڑی کی طرح

احاطت بنا الانوار من کل جانبٍ
ہر ایک طرف سے ہمیں نور محیط ہوگئے ہیں

ومن افقنا شمس المحاسن تشرق
اور ہمارے رفق سے آفتاب محاسن طلوع کرتا ہے

وینمو من الرحمٰن حق مطہرٌ
اور خدا کی بات نشو و نما پاتی ہے

وما کان من غول فیفنی ویمحق
اور جو شیطان کیطرف سے ہو وہ فنا ہو جاتا ہو اور نقصان پذیر ہو جاتا ہے

وو اللہ انی مؤمن ومحبّہ
اور بخدا میں مومن اور محب خدا ہوں

اءنت علینا باب ذی المجد تغلق
کیا تو ہم پر خدا تعالےٰ کا دروازہ بند کرتا ہے

وتذکرنی کالمفسدین محقّرًا
اور مجھے تحقیر سے تو یاد کرتا ہے اور

تقول فقیر مفلسٌ بل کمدحق
کہتا ہو کہ ایک محتاج مفلس بلکہ ایسے آدمی کیطرح ہو جو بالکل بے نصیب ہو

اتفخر یا مسکین من قلّة النہیٰ
اے مسکین کیا کم عقلی کی وجہ سے

بمالٍ و اولادٍ وجاہٍ و نُشتقِ
مال اور اولاد اور مرتبہ اور نوکر چاکروں سے فخر کرتا ہے

وما الفخر الا بالتقاة وبالہدیٰ
اور فخر محض پرہیزگاری کے ساتھ ہے

ولا مال فی الدنیا کقلب یتقی
اور دنیا میں کوئی مال پرہیزگار دل کی طرح نہیں

تسبُّ وقد شاہدت صدقی وایتی
تو مجھے گالی دیتا ہو اور میرا صدق اور میری شان دیکھ چکا ہے

وان الفتیٰ بعد البصیرة یحتق
اور مرد آدمی بصیرت کے بعد بدگوئی سے ٹھیر جاتا ہے

علیٰ راس مائةٍ بعث رجل مجدّد
صدی کے سر پر ایک مجدد آیا

حدیث صحیح لا کقولٍ ملفق
یہ حدیث صحیح ہے کوئی بناوٹی کا قول نہیں

اتعزو الیّ الافتراء خباثة
کیا میری طرف خباثت سے افترا کی تہمت کرتا ہے

وقد عصمنی ربّ الوریٰ من تخلّق
اور خدا نے مجھے جھوٹ بولنے سے بچایا ہوا ہے

۹۴ نشأتُ احبّ الصّدق طفلاً ویافعًا
میں بچپن سے جوانی اور کہولت کے زمانہ تک
وکھلاً ولو مُزّقت کلّ المُمزّقِ
سچائی سے دوستی رکھتا ہوں اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاؤں

شربنا زلالاً لا یُکدّر صفوہ
ہم نے وہ پانی پیا ہے جسکی صفائی مکدّر نہیں ہوتی
وذقنا شرابًا مُحییًا من تذوّق
اور ہمنے وہ شربت پیا ہے جو وقتًا فوقتًا پینے سے زندہ کر دیتا ہے

عجبتُ لعقلك یا اسیر ضلالة
تیری عقل پہ اے گرفتار ضلالت تعجب ہے
ترکت نمیر الماء من حبّ غلفق
تُو نے اچھا پانی کائی کی خواہش سے ترک کر دیا

اتبصر فی عین مخالفك القذی
کیا تو اپنے مخالف کی آنکھ میں ایک تنکا دیکھتا ہے
وعینك من جذل عتا تتشقق
اور تیری آنکھ ایک موٹی جڑ کے اندر جانے سے پھٹ رہی ہے

تموت بوادٍ ذی حقافٍ عقنقل
تو ایک ریتلے اور تہ بتہ ریت کے جنگل میں مرتا ہے
وتکرہ روضًا من عذیق ملبّق
اور کھجوروں کے باغ سے پرہیز کرتا ہے

تجلّی الھدیٰ والشمس نضّت نقابھا
ظاہر ہو گئی ہدایت اور سورج نے برقع اُتار ڈالا۔
وانت کخفاش الدّجیٰ تتابق
اور تو خفاش کی طرح چھپتا ہے

وسمیتنی اشقی الرّجال تعصّبًا
اور میرا نام تو نے اشقی الرجال رکھا ہے۔
فتعلمان متناغدًا ایّنا الشّقی
پس مرنے کے بعد تجھے معلوم ہوگا کہ ہم دونوں میں سے کون شقی ہے

ولا یستوی المرأان ھٰذا محقّق
اور ایسے دو آدمی برابر نہیں ہو سکتے کہ ایک ان میں سے محقق ہے
وآخر یتبع کل قول ملفّقِ
اور دوسرا ہر ایک رطب و یابس کی پیروی کرتا ہے

اریٰ راسك المنحوس قفرًا من النھیٰ
میں تیرے منحوس سر عقل سے خالی دیکھتا ہوں۔
وقلبًا کموماةٍ و نفسًا کسلمق
اور تیرے دل کو بے آب و دانہ جنگل کی طرح اور تیرے نفس کو بنجر زمین کی طرح

متی ضلّ عقل المرء ضلّت حواسه
جب انسان کی عقل گمراہ ہو جاتی ہے تو ساتھ ہی حواس بھی گمراہ ہو
فلا یُونس الوحل المزلّ ویزمق
پس وہ پھسلانے والے کیچڑ کو نہیں دیکھتا اور پھسل جاتا ہے

کذالك مُتّم من عنادٍ و نقمةٍ
اسی طرح تم عناد اور کینہ سے مر گئے۔
فانّی لکم تائید ربٍّ موفق
پس خدا کی تائید تمہیں کہاں ہے۔

افی الکفر امثالٌ جفاءً وّ غلظةً
کیا کفر و نیز ظلم اور درشتی میں تمہارا کوئی نمونہ پایا جاتا ہے
لکم ایّھا الرامون رمی المتغلق
اے لوگو جو محض دروغگوئی سے گالیاں دے رہے ہو

۹۵

أهذا هو التقوىٰ الذى فى جموعكم
کیا یہی تمہاری جماعتوں کا تقویٰ ہے

أتلك الامور ومثلها شان متقى
کیا یہ امور اور انکی مانند متقی کی شان کے لائق ہیں

وقلتُ لكم توبوا وكفّوا السانكمُ
اور مَیں نے تمہیں کہا کہ توبہ کرو اور زبان کو بند رکھو

فما كان فيكم من يتوب ويتقى
پس تم میں کوئی بھی ایسا نہ تھا کہ توبہ اور تقویٰ اختیار کرتا

وللّٰه ايٰت لتائيد امرنا
اور خدا نے ہمارے امر کی تائید میں کئی نشان ظاہر کئے ہیں

وانا كتبنا بعضها للمحقق
اور بعض کو ہم نے محققوں کے لئے لکھ دیا

علىٰ قلب اهل اللّٰه نزلت سكينة
اہل اللہ کے دل پر سکینت نازل ہوگئی

وقلبك يا مفتون يعوى وينهق
اور تیرا دل اے فتنہ میں پڑے ہوئے گدھے کی طرح آواز کر رہا ہے

ايا لاعنى ان السعادة فى التقى
اے میرے لعنت کرنیوالے سعادت نیک بختی میں ہے

فخف قهر ربّ حافظ الحق واتّق
پس خود نگہدارندۂ حق سے ڈر اور تقویٰ اختیار کر

إذا كُتِبَ انّ الموت لا بد تدرك
جب لکھا گیا کہ موت ضرور ہے

فموت الفتى خير له من تملق
پس مرد کا مرنا جھوٹ بولنے سے بہتر ہے

ولا يفلح الانسان الّا بصدقه
اور انسان محض صدق سے نجات پاتا ہے

وكل كذوبٍ لا محالة يُوبق
اور ہر ایک دروغگو آخر ہلاک ہوتا ہے

وما انفقت شدقاك بالسبّ والهجا
اور تو نے گالیوں کے ساتھ اس لئے مُنہ کھولا ہے

وتكذيب اهل الحق الّا لتمحق
اور اس لئے تکذیب کرتا ہے کہ تا محو کیا جائے

وانّ سِقام الجسم مُلتمسُ الشفا
اور جسم کی بیماری قابل شفا ہے

وليس دواء فى الدكاكين للشقى
مگر شقاوت کی کسی دوکان میں دوا نہیں

وَوَاللّٰهِ لولا حربتى لم تكن ترىٰ
اور بخدا اگر میرا حربہ نہ ہوتا

نهيكا تحظ ضلالةً حين تسمق
تو تو کوئی ایسا بہادر نہ پاتا کہ گمراہی کو بند ہونے سے روکتا

وانّى كتبتُ قصيدتى هٰذه لكم
اور مَیں نے یہ قصیدہ تمہارے مقابلہ کیلئے لکھا ہے

فمن حيكم من كان حيّا ليمق
پس تمہارے گروہ میں سے جو زندہ ہے وہ بھی لکھے

كبكم اراكم او كاحُمُرة الفلا
میں گونگوں کیطرح تمہیں دیکھتا ہوں یا جنگل کے گدھوں کیطرح

غدا طلق السنكم كزوج تطلق
اور تمہاری زبان کی رو انگی ایسی کھوئی گئی جیسا کہ عورت کو طلاق دیجاتی ہے

۹۶

أتحسب انّ القول قول الاجانب
کیا تو گمان کرتا ہے کہ یہ قول غیروں کا قول ہے

وقد صُبّ من عینی کملؤٍ مدغفق
حالانکہ یہ میرے چشمہ سے پانی ٹپکنے والے کیطرح گرایا گیا ہے

فما هی الّا کلمة قیل مثلها
پس یہ تو ایسا کلمہ ہے کہ پہلے ایسا کہا گیا ہے

فقالوا اعان علیه قوم کمشفق
اور لوگوں نے کہا کہ اس کی دوسروں نے مدد کی ہے

ففکر اتعلم مُنشئا لی کتمته
پس فکر کر کیا ایسا منشی تجھے معلوم ہو جو مَیں نے چھپا رکھا ہو

فیملوا القصائد لی بحجر التابق
پس وہ میرے لئے پوشیدہ بیٹھ کر قصیدہ لکھتا ہو

اتنحت کذبا لیس عندک شاهدٌ
کیا تو ایسا جھوٹ تراشتا ہو کہ اس پر تیرے پاس کوئی گواہ نہیں

علیه وتنبح کالکلاب وتزعق
اور کتوں کی طرح بھونکتا اور فریاد کرتا ہے

رضیت بحکاکات ابلیس شقوة
شیطانی وساوس کے ساتھ تو راضی ہو گیا

وآثرت سبل الغیّ یا ایّها الشقی
اور گمراہی کی راہیں اے شقی تو نے اختیار کیں

اتنکر آیاتی وقد شاهدتها
کیا تو دیدہ و دانستہ میرے نشانوں سے اعراض کرتا ہے

اتعرض عن حق مبین مزوّق
کیا تو کھلے کھلے اور آراستہ حق سے انکار کرتا ہے

وقد مات آتم عمّک المتنصّر
اور آتھم تیرا چچا نصرانی مر گیا

وقد حقّ ان تمحی لحاکم وتحلق
اور واجب ہوا کہ تمہاری داڑھیاں نابود کیجائیں اور منڈائی جائیں

رئیتم جوازیکم من الله ربّنا
تو تم نے خدا تعالیٰ کیطرف سے اپنی سزائیں دیکھ لیں۔

ومتّم کموت المفسد المتخلّق
اور تم اس طرح مر گئے جس طرح مفسد دروغگو مرتا ہے

وقد قطع ربّی انف الجمع کلّهم
اور میرے خدا نے تمام مخالفوں کی ناک کاٹ دی

واخزی العدا وابادکلا بمازق
اور دشمنوں کو رسوا کیا اور سب کو میدان میں ہلاک کر دیا

تکنّف قلبک صدّ ظلمات الشقا
تیرے دل پر انکار شقاوت محیط ہو گیا

فما ان اری فیک الهدایة تشرق
پس مَیں نہیں دیکھتا کہ ہدایت تجھ میں چمکے

وقد ضاع ما علّمت ان کنت عالما
اگر تو عالم تھا تو تیرا سب علم برباد ہو گیا

کزُبُر اذا حُملت علی ظهر زهلق
اُن کتابوں کی طرح جبکہ گدھے پر لادی جائیں

اراک ومن ضاهاک ربرب جهلة
مَیں تجھے اور تیرے امثال کو جاہلوں کا ریوڑ دیکھتا ہوں

تلا بعضکم بعضا کاحمق انزق
بعض بعض کے پیچھے لگے جیسے نادان شتاب کار

ص۹

رئیتم عواقبکم بترک سفینتی
تم نے میرے سفینہ کے ترک سے اپنا انجام دیکھ لیا

وضاعت خلایاکم ومُتم کمغرق
اور تمہاری بڑی بڑی کشتیاں تباہ ہو گئیں اور تم غرق شدہ انسان کیطرح ہو

وعندی عیون جاریات من الھُدیٰ
اور میرے پاس ہدایت کے چشمے جاری ہیں

ھنیئًا لرجلٍ قد دناھا لیستق
اُس آدمی کو وہ چشمے گوارا ہوں کہ اُنسے نزدیک ہُوا تا پانی پیئے

واُعطیتُ علمایملاء العَین قرّۃً
اور میں خدا تعالیٰ کیطرف سے علم دیا گیا ہوں جو آنکھ کو ٹھنڈا کرتا ہے

ونورًا علیٰ وجہ المخالف یبزق
اور نور دیا گیا ہوں جو مخالف کے مُنہ پر تھوکتا ہے

وانی اری العَادین فی تیھۃ الشقا
اور میں ظالموں کو شقاوت کے جنگل میں دیکھتا ہوں

ومن جاءنی صدقًا فقد دخل جوسقی
اور جو صدق کے ساتھ میرے پاس آیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوگیا

ولوکنتُ دجالًا کذوبًا لضرّنی
اور اگر میں دجّال اور دروغگو ہوتا تو مجھے اس شخص کی

عداوۃ من یّدعو علیَّ لاوبق
عداوت ضرر پہنچاتی جو مجھ پر میرے ہلاک ہونے کیلئے بد دعا کرتا تھا

دعوا ثم سبّوا ثم کادوا فخُیّبوا
انہوں نے بد دعائیں کیں پھر گالیاں دیں پھر مکر کیا پھر نامید ہو گئے

لما حفظتنی عین ربٍّ مرمّق
کیونکہ خدا تعالیٰ کی آنکھ نے مجھے بچا لیا وہ خدا جو ہمیشہ اپنی نظر میں رکھتا ہے

ینازع اقوام ویشتد حربھم
قومیں جھگڑتی ہیں اور انکی لڑائی سخت ہوتی ہے

فیُعلی المھیمن کل من کان اصدق
پھر خدا تعالیٰ اُس شخص کا غلبہ ظاہر کرتا ہے جو اسکے نزدیک صادق ہوتا ہے

فلیت عقول الزمر قبل افتضاحھا
پس کاش کہ مخالف جماعتوں کی عقلیں اُنکی رُسوائی سے پہلے

یصلن الی حق مبین محقق
کُھلے کُھلے حق کو پالیں

وما انا الا منذرٌ عند فتنۃٍ
اور میں فتنہ کے وقت ایک منذر ہو کر آیا ہوں

وقد جئتُ من ربّی کراعٍ معفق
اور میں اپنے رب کیطرف سے ایسا چرواہا ہوں جو بکریوں پراگندہ کو اپنی طرف لاتا ہے

ولی قربۃ شدّ واعلیّ عصامھا
اور میری ایک مشک ہے جس کا بند میرے پر مضبوط کیا گیا ہے

لاُروی اقواما بماءٍ اغدق
تاکہ میں قوموں کو بہت سے پانی سے سیراب کردوں

فمن یاتنی صدقا کعطشان ساعیا
پس جو شخص صدق کیساتھ پیاسے کیطرح دوڑتا ہوا میرے پاس آئیگا

یجدکاھلی ھذا ذلولًا لمُستق
میرے اس مونڈھے کو پانی کے طلب کرنیوالے کیلئے جھکا ہُوا پائیگا

فقم شاھدًا للّٰہ ان کنت خاشعًا
پس اگر تو خدا کیلئے خشوع رکھتا ہو تو للہ گواہی کیلئے کھڑا ہو جا

واکرم ناسٍ عندہ فاتک تقی
اور خدا کے نزدیک بزرگ آدمی وہی ہے جو دلیر اور نیک بخت ہو

۹۵

وقد كنتُ لِلّٰه الذى كان ملجائِى

اور مَیں اس خدا کیلئے ہوگیا جو میری پناہ ہے

وذٰلك سرٌّ بين روحى ومزعقى

اور یہ بھید ہے مجھ میں اور میری فریادگاہ میں

رئيتُ وجوهًا ثم اٰثرت وَجْهَه

مَیں نے کئی مُنہ دیکھے پس اس کا مُنہ اختیار کرلیا

فواهاً له ولوجهه المتّالق

پس کیا اچھا وہ ہے اور کیا اچھا ہے اُسکا مُنہ چمکنے والا

احبّ بروحى فالق الحبّ والنوٰى

میں اپنی جان کے ساتھ اسکو دوست رکھتا ہوں جو دانہ اسکے جرم سے علیحدہ

وانّى لاوّل من نوى كل ملزق

اور مَیں وہ پہلا شخص ہوں جس نے ہر ایک پیوستہ کو پھینکدیا ہے

و لِلّٰه اسرار بعاشِق وَجْهِه

اور خدا کو اسکے عاشق کے ساتھ بھید ہیں

فسل من يشاهد بعض هذا التعلّق

پس اس شخص سے پُوچھ جو اس تعلّق کو دیکھنے والا ہے

لِحِبّى خواصٌ فى الوصَالِ وفرقةٍ

میرے دوست کیلئے وصال اور جُدائی میں خواص ہیں

ففى القرب يحيينى وفى البعد يُوْبِق

پس وہ قرب میں زندہ کرتا ہے اور دُوری میں ہلاک کرتا ہے

واعطيتُ مِن حبّى قميص خلافةٍ

اور مَیں اپنے پیارے کیطرف سے قمیص خلافت دیا گیا ہوں

قميص رسُول الله ابيض اَشْهقِ

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قمیص جو بہت سفید ہے

واعطيتُ علم الفتحِ علم محمّدٍ

اور مَیں فتح کا جھنڈا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے دیا گیا ہوں

واعطيتُ سيفا جذّ اصل التخلق

اور مَیں وہ تلوار دیا گیا ہوں جس نے جڑ دروغگوئی کی کاٹ دی

فتلك علاماتٌ على صدق دعوتى

پس میرے صدق دعوے پر یہ علامتیں ہیں۔

فان كنت تطلبها ففتّش وعمّقِ

پس اگر تو ان علامتوں کو طلب کرتا ہے پس تفتیش کر اور سوچ

وان صراطى مثل جسْرٍ على اللظى

اور میری راہ دوزخ پر پُل ہے

حفافاه نارٌ فاتنى ايها التّقى

اور دونوں کنارے اُسکے آگ ہے، پس اے پرہیزگار میرے پاس آجا

اذا ما تحامتنى الاراذل كلهم

اور جب تمام رذیلوں نے مجھے چھوڑ دیا

فايقنتُ ان شريف قومى سيلتقى

پس مَیں نے یقین کیا کہ جو میری قوم کا شریف ہے، وہ ضرور مجھ سے ملیگا

ارى الله يخزى الفسقين ويصطفٰى

میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ فاسقوں کو رُسوا کریگا اور اپنے

عبادًا له قتلوا بسيف التعشق

بندوں کو جو عشق کی تلوار سے قتل کئے گئے چن لے گا

ويأتى زمانٌ ان ربّى بفضله

اور وہ زمانہ آتا ہے کہ میرا رب اپنے فضل سے

يجذّ رؤس المفسدين ويفرق

مُفسدوں کے سر کاٹے گا اور جُدا کرے گا

۹۹

وَقَد صُقلت کلمی کمثل سجنجل ۔۔۔ فترنو الیھا مقلۃ المتانق

اور میرے کلمے آئینہ کی طرح صاف کئے گئے ہیں ۔۔۔ پس تعجب کرنیوالے کی نظر اُسکو ٹکٹکی لگاکر دیکھتی ہے

اریٰ غِیدَ اسرارٍ نضضن لرمقنا ۔۔۔ ومن غیرنا باعدن کالمتابق

میں دیکھتا ہوں کہ نرم اندام عورتیں اسرار کی ہمارے لئے ننگی ہوگئیں ۔۔۔ اور غیروں سے وہ چھپنے والیوں کی طرح دُور ہوگئیں

اذا ما خرجن من الخبیط بزینۃ ۔۔۔ فاصبی رشاقتھن قلب مُرمّقِ

اور جبکہ وہ ہودہ سے زینت کے ساتھ نکلیں ۔۔۔ پس اُن کا حُسنِ اندام دیکھنے والوں کا دِل لے گیا

اذا ما تجلّیٰ حسنھن بنورہ ۔۔۔ فرحلت کجالیۃ ظلومُ یَغسقِ

اور جب اُن کا حُسن اپنے نُور کے ساتھ چمکا ۔۔۔ پس اندھیرائیں چلاگیا جیساکہ وُہ لوگ جو اپنے گھرکے آوارہ پھرتے ہیں

وقَلّ من الاَخدان من کان حُسنہ ۔۔۔ کحسن عذارانا وخَدٍّ آبرقِ

اور معشوقوں میں سے بہت کم ہوگا جسکا حُسن ہمارے ۔۔۔ ان باکرہ مضامین کی طرح ہوگا اور رخسار روشن ہونگے

فجلت بہ ذات الکسور لنا السُوا ۔۔۔ و انستُ وَھدَ الجائرین کمملق

پس ہمارے لئے اُنکے ساتھ نشیب فراز کی راہ سیدھی کی گئی ۔۔۔ اور مَیں نے ظلم کرنیوالوں کے گڑھوں کو برابر زمین کیطرح دیکھا

ولیس کشرح الصدر للمرء نعمۃٌ ۔۔۔ ومن اَرذء الاوقات وقت التازق

اور انسان کیلئے شرح صدر جیسی اور کوئی نعمت نہیں ۔۔۔ اور سب وقتوں سے زیادہ ردّی وقت تنگدلی کا وقت ہے

ونفس کموماۃ السباع مبیدۃ ۔۔۔ بھا الذئب یعوی کالاسیر المخنق

اور بہت ایسے نفس ہیں کہ جنگل کے درندوں کیطرح ہلاک کرنیوالے۔ ۔۔۔ انمیں بھیڑیا چیخیں مارتا ہو جیساکہ قیدی جسکا گلا گھونٹا گیا ہو

فما خفتُ صولتھم وحقّرت امرھم ۔۔۔ بما صاننی ربی بعین التّومق

پس میں اُنکے حملہ سے نہیں ڈرا اور اُنکے کاروبار کو حقیر جانا ۔۔۔ کیونکہ خُدا نے اپنی محبت کی آنکھ سے مجھے بچا لیا

وکائن تریٰ من مفسد ھو صائل ۔۔۔ علیّ فیدفعہ الحفیظ ویخفق

اور بہت مفسد تو دیکھے گا کہ وہ مجھ پر حملہ کرنیوالے ہیں ۔۔۔ پس خدا ایسے دشمن کو دفع کرتا اور اُسکو تازیانہ مارتا ہے۔

تجلّت من الرحمٰن انوار حُجّتی ۔۔۔ فما الخوف ان تعرضْ وان تتعزّق

خدا کی طرف سے میری حُجت کے نور ظاہر ہوگئے ہیں ۔۔۔ پس کچھ خوف کی جگہ نہیں اگر تو کنارہ کرے یا بخل کرے

سینصرنی ربی ویُعلی عمارتی ۔۔۔ فھدّوا ورضوا من اکفّ و آشوق

عنقریب خدا مجھے مدد دیگا اور میری عمارت کو بلند کریگا ۔۔۔ پس اگر ممکن ہے تو اُس عمارت کو ہتھیلیوں اور پنڈلیوں سے مسمار کردو

تبصّر خصیمی هل ترٰی من علامةٍ [مذا]
اے میرے دشمن خوب دیکھ کیا تو کوئی علامت پاتا ہے

بها یعرف الکذّابُ عند المحقق
جس سے جھوٹا پہچانا جاتا ہے۔

اذا ما نقول هلمّ لا تتبرّیٔ لنا
جب کہیں آ تو ہمارے مقابل پر آتا نہیں

وفی بیتك المنحوس تهذی وترتقی
اور اپنے منحوس گھر میں لکھتا اور اوپر چڑھتا ہے

دعوتَ فاکثرتَ الدّعاء لنکبتی
تُونے بد دُعا کی اور میری ادبار کیلئے بہت بددُعا کی

فواللّٰه زدنا بعده فی التفوّقِ
پس بخدا ہم بعد اس کے تفوّق میں زیادہ ہوئے

عرضنا علیکم رحمةً امرَ ربّنا
ہم نے مہربانی سے اپنے رب کا امر تمہارے پیش کیا

فلم تحفلوا الکبرًا وقد کنتُ اشفقِ
پس تم نے کچھ پرواہ نہ کی اور میں ڈرتا تھا

وقلتُ لکم توبوا ولا تترکوا الحیا
اور میں نے کہا کہ توبہ کرو اور حیا کو مت چھوڑو۔

فزدتم عنادًا واعتدیتم کافسق
پس تم عناد کی رو سے بڑھ گئے اور حد سے زیادہ گذر گئے جیسا کہ فاسق بڑھتے ہیں

وانی حبستُ النفس عند فضولکم
اور میں نے تمہاری بکواس کے وقت اپنے تئیں روکا

صبورًا علی سبٍّ وّ شتم مُحرّقِ
اور تمہاری گالیوں پر صبر کیا

وواللّٰه لا یخزی الصدوق بقولکم
اور بخدا صادق تمہاری بات کے ساتھ رسوا نہیں کیا جائیگا۔

ایرهق قتر وجه من کانَ اَصْدقِ
کیا صادق کے مُنہ پر غبار آسکتی ہے۔

فتوبوا الی الربّ الوریٰ واستغفروا
پس خدا کی طرف توبہ کرو اور گناہ کی معافی چاہو

ولا تشتروا بالحقِّ عیشًا مرمقِ
اور تھوڑے عیش کے لئے حق کو مت چھوڑو

خاتمة الکتاب

إن کتابی هذا اٰخر الوصایا للعُلماء۔ الذین تصدوا للتکذیب والاستهزاء یا حسرةً علیهم وعلی ما اروا من حالةٍ۔ إنهم فتحوا علی الناس ابواب ضلالةٍ فی زمن تطائرت فیه الفتن کشعلة جوالة۔ والناس کانوا تائهین فی موماة بطالةٍ۔ فالقاهم العلماء فی وهدٍ مغتالةٍ۔ وجمعوا لهم قذائف جهالةٍ ثم اوقدوا قذائفهم بقبسٍ وذبالةٍ وصاروا لهم کضغثٍ علی ابّالةٍ واختاروا مدارج الیهودِ۔ وسلکوا مسلك الغیّ والعنود۔ وما کانوا منتهین

[مذا] سہو کاتب ہے اصل میں "بکتا ہے" شمس

فغلظت علیہم بعد ما اکدنی الاستعطاف۔ ولم ینفع التملق و الایتلاف۔ ولم ار فیہم اہل قلب صافٍ۔ ولا فتیً مصافٍ۔ وانہم رغبوا من العلم فی المشوف المعلمِ۔ ومن الدّر فی الدرھم۔ وترکوا طائف اسرارٍ فاقت فی السناعۃ۔ کرجل یتخطّی رقاب نخب الجماعۃ۔ اوکاثرۃٍ تتحری طرق الشناعۃِ وکانوا یعرفون شانی ومقامی۔ ورؤا اٰیتی وسمعوا کلامی۔ وانی اکثرت لھم وصیّتی حتی قیل انی مِکثارٌ۔ وماعفتُ ان یسبّنی اشرارٌ۔ فما نفعھم کلامی و مقالی وما انتفعوا بتفصیلی واجمالی۔ وکان ھذا اعظم المصائب علی الاسلام۔ لولا رحمۃ اللہ ذی الجلال و الاکرام فالحمد للہ علی ما رحم و ارسل عبدہٗ بالاٰیٰت وانزل من البیّنٰت المفحمات۔ وقطع دابر المفسدین۔ انّہ احسن الی الخلق واتم حجتی۔ واظھر لھم اٰیتی۔ واعلا لھم رایتی۔ واماط جلباب الشبھات وما بقی الاجھام التعصّبات۔ وابدیٰ فی تائیدی انواع العُجاب۔ ونجّا اولی الالبابِ من حجب الارتیاب۔ وحان ان اطوی البیان و اقصّ جناح القصّۃ۔ واعرض عن قوم لا یبالون الحق بعد اتمام الحجۃ۔ فاعلموا اننی الاٰن اصرف وجہی عن کل من اھان من الظّٰلمین المتجاھلین وابعد نفسی من المنکرین الخائنین واعاھد اللہ ان لا اخاطبہم من بعد واحسبہم کالمیّتین المدفونین ولا اُکلّم المکفّرین المکذّبین۔ ولا اسبّ السّابین المعتدین۔ ولا اضیع وقتی لقومٍ مسرفین۔ الا الذین تابوا و اصلحوا وجاء ونی مسترشدین ودقّوا باب طلب الھدایۃ۔ واستفسروا والثلج القلب لا کاھل الغوایۃ واٰمنوا مع المؤمنین۔ وھذا اٰخر ما کتبنا فی ھذا الباب۔ وندعو اللہ ان یفتح لعبادہ سبل الصّدق والصّواب۔ والحمد للہ فی المبدء والماٰب

وعلیہ توکّلنا والیہ انبنا وایاہ نستعین۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ[1] اٰمین

تمّت

الرّاقم میرزا غلام احمد القادیانی ۲۶ مئی ۱۸۹۷ء

[1] الاعراف: ۹۰